والدین

کی یادوں کے دریچے

تصنیف و تالیف:

ڈاکٹر سلیمُ اللہ جندران

والدین
کی یادوں کے دریچے

پنج سالہ برسی مضامین و منظومات کا مجموعہ

۱۴۳۰ھ ---- ۱۴۳۴ھ

۲۰۰۹ء ---- ۲۰۱۳ء

تصنیف و تالیف:

ڈاکٹر سلیم اللہ جندران

ماسٹر محمد حسین پبلی کیشنز

بھوآحسن تحصیل پھالیہ (ضلع منڈی بہاؤالدین) پنجاب (پاکستان)

Marfat.com

جُملہ حقوق محفوظ

نام کتاب : والدین کی یادوں کے دریچے
تصنیف و تالیف : ڈاکٹر سلیم اللہ جندران
کمپوزنگ : نجم عباس، عبدالقادر
سن اشاعت : ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ
۱۱/ جولائی ۲۰۱۴ء
ناشر : ماسٹر محمد حسین پبلیکیشنز بھوآ حسن (منڈی بہاؤالدین)
(0344-6035467, 0345-5765402)
پرنٹر/ سٹاکسٹ : نجابت علی تارڑ
زاویہ پبلشرز، لاہور
فون نمبرز 042-37248657-37112954
0300-9467047

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحات
❀	**حصہ اول**	7
❀	**(ا) مبادیات**	7
1	انتساب	9
2	حرف تمنا! دائمی رشتہ	10
3	پیش لفظ	11
❀	**(ب) شماریات**	15
4	محترم ماسٹر محمد حسین صاحب جندران: حالات زندگی: ماہ وسال کے آئینہ میں	17
❀	**(ج) نثریات: مضامین ومقالات**	51
5	پیارے اباجی	52
6	آج یہ گھر مجھے اپنا نہیں لگتا	60
7	ماسٹر محمد حسین: حیات وخدمات ۔۔۔ میں نے کیوں لکھی؟	68

Marfat.com

8	ماسٹر محمد حسین صاحب: پیشہ معلمی پر جن کو ناز تھا	76
9	میرا آئیڈیل: ٹیچنگ پروفیشن	88
10	اباجی کے ساتھ میرے یادگار لمحات!	94
11	میاں جی کا سفر ولادت سے وصال تک	112
12	میرے پیارے میاں جی!	117
13	جانے والے تیرے قدموں کے نشاں باقی ہیں!	120
14	نانا ابو کا نام کیسے روشن رکھا جاسکتا ہے؟ (مکالمہ)	122
15	میرے والد محترم کی محبت، نصیحت اور وصیت!	125
16	والد گرامی کی خصوصی سلسلہ وار پند و نصیحت	140
17	وصیت نامہ برائے پسران	147
❀	**(د) شعریات: منظومات**	151
18	یاداں دے اتھرو	153
19	روشن دیوا	155
20	ماسٹر محمد حسین کی نذر	157
21	ماسٹر محمد حسین مرحوم و مغفور دی نذر	159
22	How Can I Thank My Kind Father?	161

Marfat.com

❀	**حصہ دوم** **(ا) مبادیات**	165
23	تشکر نامہ	167
❀	**(ب) شماریات**	171
24	والدہ محترمہ منور سلطانہ: حالاتِ زندگی ماہ و سال کے آئینے میں	172
❀	**(ج) نثریات: مضامین و مقالات**	181
25	میری نانو کی بہن، میری امی کی خالہ اور میری دادی جان	183
26	صدر معلمہ محترمہ منور سلطانہ کی زندگی کے چند اوراق	187
27	والدہ محترمہ کی خدمت میں ہدیہ عقیدت	193
❀	**(د) شعریات: منظومات**	201
28	How Can I Thank My Kind Mother?	202
❀	**حصہ سوم** **ضمیمہ جات (ا، ب، ج، د)**	205
29	(ا) والد گرامی اور والدہ محترمہ کے بہنوں بھائیوں کے نام والدین مرحومین کی برسی کے ایک اطلاع نامہ کا عکس	208

Marfat.com

30	(ب) والدین کی یادوں پر مبنی برسی مضامین اور منظومات اخبارات و جرائد کے آئینہ میں: مرتبہ فہرست	212
31	(ج) بیٹوں اور بیٹیوں کے نام والد گرامی کے ایک مکتوب کا قلمی عکس اور اس کا کمپوز شدہ ڈرافٹ	217
32	(د) والد گرامی کی آخری آرام گاہ (بیرونی عکسی منظر)	222
33	فی امان اللہ	208

حصہ اول

(الف)

مبادیات

Marfat.com

انتساب

والد محترم محمد حسین صاحب انگلش ٹیچر

(متوفی ۲۷ نومبر ۲۰۰۸ء)

اور

والدہ محترمہ منور سلطانہ صدر معلمہ

(متوفیہ ۱۱-اکتوبر ۱۹۷۶ء)

کے نام!

نیز آپ کو جلد جا ملنے والوں:

- ☆ آپ کے بیٹے وسیم اللہ (وفات: ۱۹۷۵ء)
- ☆ آپ کے نواسے باقر حسین (وفات: ۲۰۰۱ء)
- ☆ آپ کی پوتی بشریٰ تسلیم (وفات: ۲۰۰۶ء)
- ☆ آپ کی پوتی خدیجہ عظیم (وفات: ۲۰۱۳ء)

کے نام!

Marfat.com

حرفِ تمنا! دائمی رشتہ

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّیَّتُهُمۡ بِاِیۡمَانٍ اَلۡحَقۡنَا بِهِمۡ ذُرِّیَّتَهُمۡ وَمَاۤ اَلَتۡنٰهُمۡ مِّنۡ عَمَلِهِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ

(سورۃالطور: ۵۲:۲۱)

''اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی (ف ۲۰) اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی (ف ۲۱)''۔

(اردو ترجمہ: امام احمد رضا خان، کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

تفسیر سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، ''خزائن العرفان'':

ف ۲۰:-''جنت میں اگرچہ باپ دادا کے درجے بلند ہوں تو بھی اُن کی خوشی کے لیے اُن کی اولاد اُن کے ساتھ ملا دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُس اولاد کو بھی وہ درجہ عطا فرمائے گا۔''

ف ۲۱:-''انہیں اُن کے اعمال کا پورا ثواب دیا اور اولاد کے درجے اپنے فضل و کرم سے بلند کیے۔''

❀ ❀ ❀

Marfat.com

پیش لفظ

سوداؔ نگاہِ دیدۂ تحقیق کے حضور
جلوہ ہر ایک ذرے میں ہے آفتاب کا

میرے پیارے اور محترم قارئین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:

یہ کتاب "والدین کی یادوں کے دریچے" والد محترم اور والدہ محترمہ کی یاد میں لکھے اور پڑھے گئے مضامین و منظومات کا مجموعہ ہے۔ ان مضامین اور منظومات کا تعلق ۲۰۰۹ء سے ۲۰۱۳ء تک کے والد گرامی کے پانچ برسی ایام سے ہے۔

محترم والدین کی حسین یادوں اور دل نشیں خوابوں کا یہ محل حصہ مبادیات، شماریات اور ضمیمہ جات کے علاوہ مشمولہ عنوانات کی مناسبت سے کل بائیس (۲۲) دریچوں پر مشتمل ہے۔ سولہ (۱۶) دریچے اردو نثر پاروں سے عبارت ہیں جب کہ چھ (۶) دریچے اردو، انگریزی اور پنجابی نظموں کی دھنک سے مزین ہیں۔ ان میں اکثر دریچے اپنے اپنے الگ عنوانات و موضوعات کے تحت گذشتہ پانچ سالوں میں متعدد اخبارات، رسائل اور جرائد میں طبع ہو چکے ہیں بہرحال قارئین کی سہولت کے لیے ان کی کتابی اور اجتماعی اشاعت کی ضرورت مسلسل محسوس کی جا رہی تھی۔ کیونکہ کتابی اشاعت کی صورت میں ان تذکار و اذکار کا یکجا محفوظ حصول ممکن تھا اور ابلاغ بھی زیادہ آسان، مؤثر اور مربوط متوقع تھا۔

یہ منشائے ربانی عزوجل ہے کہ انسان اپنے والدین کے حقوق جانے اور مانے اُن کے احسانات اور عنایات کو ہرگز فراموش نہ کرے۔

ارشاد خداوندی ہے:

Marfat.com

اَنِ شْکُرْلِیْ وَلِوَالِدَیْكَ ط (لقمٰن: ۱۴)

''یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''کہ (اپنے خاندانی) نسب سیکھو جن کے جاننے سے عزیز واقارب سے صلہ رحمی کرسکو گے۔ اقارب میں صلہ رحمی کرنا مال میں کثرت اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔''

فرمودات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں والدین کے وصال مبارک کے بعد بھی اُن کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا طریقہ باقی رکھا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''آدمی جب ماں باپ کے لیے دعا چھوڑ دیتا ہے اُس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔'' (طبرانی فی التاریخ والدیلمی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حدیث ۴۵۵۵۶)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

''اپنے ماں باپ کی دوستی پر نگاہ رکھ۔ اُسے قطع نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ تیرا نور بجھا دے گا۔'' (اسے بخاری نے ادب المفرد میں، طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے شعب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، حدیث ۸۶۲۸)

امام احمد رضا خان فرماتے ہیں:

''والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اُس سے کبھی عہدہ برآ ہو وہ اُس کے حیات و وجود کے سبب ہیں تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیاوی پائے گا سب اُنہیں کے طفیل ہیں کہ ہر نعمت و کمال وجود پر موقوف ہے اور وجود کے سبب وہ ہوئے تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے کبھی بری الذمہ نہیں ہوسکتا۔''

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۴، صفحہ ۴۰۱، فروری ۲۰۰۳ء)

دوستانِ عزیز، رفقائے مکرم، اعزہ واقرباء!

Marfat.com

میرا یہاں والدین کی یادوں کے ان دریچوں کی ترتیب وتزئین کا مقصد یہ ہے کہ اپنے والدین کریمین کے انمول احسانات اور گراں مایہ نوازشات کا کھلے لفظوں اعتراف و اِظہار کروں۔ موجودہ اور آنے والی نسل بھی اپنے ان آباؤ اجداد اور اسلاف کی احسان شناس رہے! ان اسلاف کے اچھے اخلاق اور اچھی اقدار کی پاسدار رہے! اس طرح والدین اور بزرگان کی تعظیم وتکریم کا جذبہ نسل درنسل کم نہ ہونے پائے! یہ جذبہ، یہ احساس روز بروز تحریر وتقریر اور فعل وعمل سے پھلتا پھولتا رہے! والدین کی روح اپنی یادوں اور اچھی باتوں کی تازگی پا کر راضی رہے!

ادبی حوالہ سے ”والدین کی یادوں کے دریچے“ کا تعلق سوانحی ادب سے جڑتا ہے۔ بقول عابد میر (۱۹، مئی ۲۰۰۶ء) سوانح نگاری کی ابتدا مشرقی خطے میں عربوں نے کی ہے یہ سوانح نگاری کا آغاز طلوع اسلام کے بعد ہوا۔ اردو میں سوانح نگاری کا جدید عہد حالی، شبلی اور ان کے رفقاء کا مرہونِ منت ہے۔ حالی نے سوانح نگاری کو باقاعدہ صنف کے طور پر پہلی بار متعارف کرایا۔ انہوں نے اردو میں ’حیاتِ سعدی‘، ’حیاتِ جاوید‘، اور ’یادگارِ غالب‘ تحریر کیں۔ شبلی کے نزدیک سوانح نگاری کا سب سے بڑا مقصد اصلاح اخلاق ہے۔ ڈاکٹر سید عبداللہ (۱۹۹۸ء) کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں سوانح نگاری کے رجحانات کو سب سے زیادہ ترقی علم حدیث کی وجہ سے ملی ہے۔ علمائے حدیث نے ہزاروں بلکہ لاکھوں اشخاص کے سوانح حیات جمع کیے اس سے اشخاص کی زندگی سے دلچسپی کی تحریک پیدا ہوئی۔ مزید یہ کہ عمدہ ترین سوانح عمریاں فقط یادگار کی بجائے قومی ترقی کی خاطر تحریر کی گئی ہیں۔

تاریخ میں اولاد کی طرف سے والدین کے سوانح حیات جمع کرنے کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً صوفی تبسم کے بڑے صاحبزادے صوفی گلزار احمد نے ہفتہ وار گوشۂ تبسم کے عنوان سے اُن کی سوانح حیات تحریر کرنے کا آغاز ۹، مارچ ۱۹۸۴ء سے کیا۔ آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی کے زیرِ اہتمام ”سید الطاف علی بریلوی

Marfat.com

(علیگ): حیات و خدمات" (۱۹۹۲ء) کی اُن کے بھتیجے سید مصطفیٰ علی بریلوی کی طرف سے تصنیف وتالیف بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ عطاء الحق قاسمی کے کالم روزنِ دیوار سے "اباجی" سے کچھ ملاقاتیں!" (مورخہ ۱۶ جنوری، ۱۸ جنوری ۲۰۱۴ء)۔ ڈاکٹر مرزا اختیار بیگ کے کالم شہ رگ سے "دنیا کا سب سے پیارا نام "ماں" (مورخہ ۴ نومبر ۲۰۱۳ء)، پروفیسر افتخار احمد صدیقی کی گیارہویں برسی پر ادبی ایڈیشن میں اُن کی صاحبزادی محترمہ سلمیٰ صدیقی کے مضمون "روشنی کا راستہ" (مورخہ ۲۲ جون ۲۰۱۱ء) کی اشاعت اور ڈاکٹر مقصودہ حسین کے قلم سے چار سو پچانوے (۴۹۵) صفحات پر مبنی اپنے والد گرامی کی مکمل سوانح عمری بعنوان "ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم" (۲۰۱۱ء) الغرض یہ سارے سوانح ایسی ہی مثالوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

بیٹا باپ کا راز ہوتا ہے۔ باپ کی یادوں کا امین ہوتا ہے۔ اس حیثیت سے میری اس سوانحی کاوش کو قارئین و متعلقین کیسے پاتے ہیں۔ ادبی، تہذیبی اور اصلاحی حوالہ سے اس کا کیا مقام بنتا ہے؟ اس کا تعین مستقبل کے قارئین و ناقدین ہی کرسکیں گے۔

مری دعا ہے کہ دنیا و آخرت میں یہ ادنیٰ سی کاوش خوشنودی خدا عزوجل اور اطاعتِ مصطفیٰ ﷺ کے حصول کا موجب ہو! یہ صلہ رحمی کا ذریعہ ثابت ہو! میرے پیارے بہن بھائیوں، معزز رشتہ داروں اور حصہ منظومات میں شامل اردو، پنجابی شاعروں کے لیے یہ ہدیہ عقیدت۔۔ صدقہ جاریہ اور علم نافع قرار پائے۔ (آمین ثم آمین)

العارض

سلیم اللہ جندران

یکم رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ۔ ۳۰/ جون ۲۰۱۴ء

سہ پہر پونے پانچ بجے

بھوآحسن، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین (پنجاب)

(پاکستان)

Marfat.com

حصہ اوّل

(ب)

شماریات

Marfat.com

"بے شک آدمی پر ایک وقت وہ گذرا کہ کہیں اُس کا نام بھی نہ تھا۔"

(القرآن)(سورۃ الدہر:۱)(۷۶:۱)

والدِ گرامی

محترم ماسٹر محمد حسین صاحب جندران

۶ نومبر ۱۹۳۷ء--------۲۷ نومبر ۲۰۰۸ء

(27-11-2008--------06-11-1937)

حالاتِ زندگی: ماہ و سال کے آئینہ میں

ع محفل ماہ و سال کو دن رات دفتر چاہیے

(شاہد شیدائی)

Marfat.com

ابتدائی معلومات: ولادت، تعلیم و تربیّت

۱)	نام	محمد حسین
۲)	عرف	بگّو
۳)	قد	پانچ فٹ چھ انچ
۴)	قومیت	مسلم (پاکستانی)
۵)	ذات	جندران
۶)	پیشہ	معلمی
۷)	والد صاحب کا نام	فضل الٰہی
۸)	والدہ صاحبہ کا نام	نواب بی بی
۹)	دادا جان کا نام	لدھے خان
۱۰)	پردادا جان کا نام	جہان خان
۱۱)	دادی جان کا نام	کرم بی بی (کرم بھری)
۱۲)	پردادی جان کا نام	بیگم بی بی
۱۳)	بہنیں	(چار) سرداراں بیگم، خورشید بیگم، اقبال بیگم، نذیراں بیگم
۱۴)	بھائی	(تین) غلام حسین، رستم علی، محمد حسین (خود)
۱۵)	تاریخ پیدائش	۶، نومبر ۱۹۳۷ء (06-11-1937)
۱۶)	جائے پیدائش	احمد نگر چٹھہ تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

۱۷)	ابتدائی دینی تعلیم	عربی جامع مسجد احمد نگر چٹھہ
۱۸)	سن میٹرک	۲،نومبر ۱۹۵۵ء(02-11-1955)
۱۹)	ادارہ	ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول احمد نگر
۲۰)	انٹرمیڈیٹ (آرٹس)	۲،دسمبر ۱۹۵۷ء(02-12-1957)
۲۱)	ادارہ	اسلامیہ کالج گوجرانوالہ
۲۲)	سی ٹی ای	۲۸،اگست ۱۹۶۵ء(28-08-1965)
	(سرٹیفکیٹڈ ٹیچرز ایگزامینیشن)	
۲۳)	ادارہ	ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن راولپنڈی ریجن راولپنڈی
۲۴)	قرآن خوانی کا محکمانہ کورس	۶،جولائی ۱۹۶۸ء تا ۵،اگست ۱۹۶۸ء
۲۵)	زیر اہتمام	سنٹر ہیڈ ماسٹر رامکے چٹھہ (گوجرانوالہ)،اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز حافظ آباد (ویسٹ)

؎ یاد عہد رفتہ میری خاک کو اکسیر ہے
میرا ماضی میرے مستقبل کی تفسیر ہے

(اقبالؒ)

؎ کچھ حقائق، کچھ معارف، کچھ لطائف، کچھ نکات
اس طرح بکھرے پڑے ہیں، جیسے تاروں کی برات

(شورش کاشمیری)

❀ ❀ ❀

Marfat.com

سکول اور کالج کے رئیسان/ اساتذہ کرام

محترم رئیسانِ ادارہ (سربراہان)

(۱) گورنمنٹ ہائی سکول احمد نگر چٹھہ (گوجرانوالہ) (۱۹۴۵ء۔۱۹۵۵ء)

جناب عبدالرحمٰن صفوی صاحب

جناب صوفی محمد دین صاحب

جناب ایم فیروز دین ملہی صاحب

محترم اساتذہ کرام

جناب حاجی چراغ دین صاحب

جناب حفیظ تائب صاحب

جناب عطا الٰہی صاحب

جناب محمد صادق دلاوری

(۲) اسلامیہ کالج گوجرانوالہ (۱۹۵۶ء۔۱۹۵۷ء)

محترم اساتذہ کرام

جناب ڈاکٹر وحید قریشی صاحب

؎ جو کوئی شعیب آئے میسر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

(اقبالؔ)

قریبی کلاس فیلوز

گورنمنٹ ہائی سکول احمد نگر چٹھہ
(۱۹۴۵ء۔۱۹۵۵)

ڈاکٹر حاجی شاہنواز جندران (احمد نگر چٹھہ)
جناب ثناءاللہ کھوکھر (سینئر ہیڈ ماسٹر)
(احمد نگر چٹھہ)
محترم عبدالمجید منہاس برادر حفیظ تائب صاحب
شاعرِ نعت (احمد نگر چٹھہ)
ملک محمد ریاض صاحب (احمد نگر چٹھہ)
جناب قمر الزمان (احمد نگر چٹھہ)

ع آتا ہے یاد مجھ کو گزرا ہوا زمانہ

(اقبالؔ)

لڑکپن کے قریبی ساتھی

چودھری جاوید اختر چٹھہ، حاجی نذیر احمد جندران، حاجی فضل کریم، چودھری ساجد حسین چٹھہ، محمد اشرف جاوید چوہان، محمد مالک جندران

سکول لائف کا یادگار سفر

بطور سکاؤٹ بذریعہ ٹرین سکاوٹ ٹرین میں سکول ایجوکیشن کے دوران پنجاب سے سندھ (کراچی) تک کا سفر۔

ے بسفر رفتند مبارکباد
بسلامت روی و باز آئی

(سفر پر جانا مبارک ہو۔ سلامتی سے جاؤ اور خیریت سے واپس آؤ)

Marfat.com

مقاماتِ ملازمت

؏ وہی جہاں ہے تیرا جس کو تو کرے پیدا

(بالِ جبریل)

	تاریخ	مقام
۱)	۱۱، جون ۱۹۵۸ء	تقرری بطور اَن ٹرینڈ (UT) ٹیچر گورنمنٹ مڈل سکول چک نمبر ۴۴ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
۲)	۲۷، ستمبر ۱۹۶۱ء	تبادلہ بطور انگلش ٹیچر گورنمنٹ مڈل سکول قادر آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
۳)	۲۱، ستمبر ۱۹۶۳ء	تبادلہ گورنمنٹ مڈل سکول شیخ پور (گجرات)
۴)	۹، اکتوبر ۱۹۶۳ء	تبادلہ گورنمنٹ مڈل سکول دھنی کلاں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
۵)	۱، جون ۱۹۷۶ء	تبادلہ گورنمنٹ مڈل سکول کدھر تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
۶)	۱۱، مئی ۱۹۷۷ء	تبادلہ گورنمنٹ مڈل سکول بھوآحسن تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
۷)	۵، نومبر ۱۹۹۷ء	ریٹائرمنٹ از اں گورنمنٹ ہائی سکول بھوآحسن تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤ الدین
۸)	کل عرصہ ملازمت:	انتالیس برس، چار ماہ، پچیس دن (۳۹ برس، ۴ ماہ، ۲۵ دن)

؎ مومن کے جہاں کی حد نہیں ہے!
مومن کا مقام ہر کہیں ہے!

(علامہ محمد اقبال)

❀ ❀ ❀

Marfat.com

ملازمت سے فراغت کے موقع پر سٹاف ممبرز کی یادگار رفاقت

تاریخ: ۵ نومبر ۱۹۹۷ء (05-11-1997)

ادارہ: گورنمنٹ ہائی سکول بھوآحسن تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

نمبر شمار	اسم گرامی رفیق محترم	منصب/عہدہ
۱۔	چوہدری غلام قادر دھوتھڑ	ہیڈ ماسٹر (HM)
۲۔	محمد نواز تارڑ	سیکنڈری سکول ٹیچر (Sc)(SST)
۳۔	محمد اسلم عابد	سیکنڈری سکول ٹیچر (SST)
۴۔	محمد اعظم بھٹی	سیکنڈری سکول ٹیچر (SST)
۵۔	محمد حسین	ایلیمنٹری سکول ٹیچر (EST)
۶۔	ارشد اقبال تارڑ	ایلیمنٹری سکول ٹیچر (EST)
۷۔	عمر حیات	سینئر ورنیکلر ٹیچر (SVT)
۸۔	ذوالفقار احمد	سینئر ورنیکلر ٹیچر (SVT)
۹۔	حافظ منظور احمد	عربیک ٹیچر (AT)
۱۰۔	خضر حیات	فزیکل ایجوکیشن ٹیچر (PET)
۱۱۔	عظیم اللہ جندران	ڈرائنگ ماسٹر (DM)
۱۲۔	سلطان احمد	پرائمری سکول ٹیچر (PST)
۱۳۔	سید طاہر محمود	پرائمری سکول ٹیچر (PST)

Marfat.com

۱۴۔	محمد افضل شہزاد	پرائمری سکول ٹیچر(PST)
۱۵۔	امیر اعظم	پرائمری سکول ٹیچر(PST)
۱۶۔	ریاض احمد	جونیئر کلرک(JC)
۱۷۔	فتح محمد	نائب قاصد(Naib Qasid)
۱۸۔	محمد نواز	مالی(Mali)
۱۹۔	محمد ولایت	چوکیدار(Chowkidar)
۲۰۔	محمد بوٹا	سویپر(Sweeper)
۲۱۔	مشتاق احمد	نائب قاصد(Naib Qasid)
۲۲۔	محمد نواز	لیبارٹری اٹینڈنٹ(LA)
۲۳۔	محمد اسلم	سیکورٹی گارڈ(SG)

ع ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم

(علامہ محمد اقبالؒ)

Marfat.com

عقد و اولاد

گیارہ ستمبر ۱۹۶۵ء (11-09-1965)	محترمہ منور سلطانہ دختر غلام محمد سکنہ کولوتارڑ (حافظ آباد) کے ساتھ عقد مبارک
انتیس مئی ۱۹۶۶ء (29-05-1966)	پہلوٹھی کے بیٹے سلیم اللہ کی ولادت
چھ اگست ۱۹۶۸ء (06-08-1968)	دوسرے بیٹے عظیم اللہ کی ولادت
انیس مئی ۱۹۶۹ء (19-05-1969)	پہلی بیٹی نعیم کوثر کی ولادت
یکم جنوری ۱۹۷۲ء (01-01-1972)	تیسرے بیٹے کلیم اللہ کی ولادت
پندرہ مئی ۱۹۷۳ء (15-05-1973)	چوتھے بیٹے تسلیم اللہ کی ولادت
تیس مارچ ۱۹۷۴ء (30-03-1974)	پانچویں بیٹے وسیم اللہ کی ولادت
چھ ستمبر ۱۹۷۶ء (06-09-1976)	دوسری بیٹی شمیم کوثر کی ولادت

سب مجھے حسب خواہش ملتا ہے
بے حد و بے حساب ملتا ہے

(سید عبدالعلی شوکت)

❀ ❀ ❀

اللہ نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں اور تمہارے لیے تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کیے اور تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی۔ (النحل: ۷۲)

Marfat.com

اولاد کی رسمی تعلیم و تربیت

(کیفیتِ اولاد بوقت وصال مبارک والدِ گرامی)

سلیم اللہ	ایم۔اے (انگلش)، ایم۔اے (ٹیچنگ آف انگلش فارن لینگوئج)، ایم۔ایڈ، پی۔ایچ۔ڈی سکالر (ایجوکیشن)
عظیم اللہ	ایم۔اے (اُردو)، ایم۔ایڈ (داخلہ ایم فل اُردو بعد از وصال والد گرامی)
کلیم اللہ	میٹرک
تسلیم اللہ	ایم۔اے (پنجابی)، ایم۔ایڈ (جاری)، ایل ایل بی۔ [تکمیل ایم فل (ایجوکیشن) بعد از وصال والد گرامی]
نعیم کوثر	میٹرک، پی ٹی سی
شمیم کوثر	میٹرک

نیک تعلیم و تربیت والد کی طرف سے اولاد کے لیے سب سے بہتر تحفہ ہے۔

(الحدیث، ترمذی شریف)

❖ بچے کی ابتدائی نشوونما کے بعد والدین کے لیے لازمی ہے کہ اس کے معاش اور معاد کے متعلق ضروری نفع بخش تعلیم دی جائے اور وہ جب بڑا ہو جائے تو اس کی شادی کی جائے اُسے ایسا پیشہ اور ہنر سکھایا جائے جو اس جیسے دوسرے ساتھیوں کے شایان شان ہو۔

(بحوالہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی: البدور البازغہ)

اولاد کی خاطر روزگار و معاش کے لیے مساعی و رہنمائی

(کیفیتِ اولاد بوقت وصال مبارک والدِ گرامی)

سلیم اللہ	سینئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ڈھنی کلاں تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین
عظیم اللہ	ڈسٹرکٹ ٹیچر ایجوکیٹر کلسٹر ٹریننگ اینڈ سپورٹ سنٹر گورنمنٹ ہائی سکول دھنی کلاں (منڈی بہاؤالدین)
کلیم اللہ	پروپرائیٹر غوثیہ بک ڈپو اینڈ شاپنگ سنٹر بھوآحسن تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین
تسلیم اللہ	جونئیر کلرک گورنمنٹ ہائی سکول بھوآحسن تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین
نعیم کوثر	پی ایس ٹی گورنمنٹ گرلز سیکنڈری سکول قادرآباد تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین
شمیم کوثر	نجی امور خانہ داری کا کل وقتی انتظام وانصرام

> وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ
>
> اور بے شک ہم نے تمہیں زمین میں جماؤ (ٹھکانا) دیا اور تمہارے لیے اس میں زندگی کے اسباب بنائے۔ (القرآن: الاعراف:۱۰)

❀ ❀ ❀

Marfat.com

بچوں کے نکاح مسنونہ کی توفیق وسعادت

تاریخ	معیت
اکیس اگست ۱۹۹۲ء	پہلے بیٹے سلیم اللہ کا نکاح
(21-08-1992)	ہمراہ شاہینہ نازلی بنتِ منظور حسین (کراچی)
ستائیس دسمبر ۱۹۹۳ء	دوسرے بیٹے عظیم اللہ کا نکاح
(27-12-1993)	ہمراہ فرزانہ کوثر بنتِ رستم علی جندران (احمد نگر چٹھہ، گوجرانوالہ)
ستائیس دسمبر ۱۹۹۳ء	تیسرے بیٹے کلیم اللہ کا نکاح
(27-12-1993)	ہمراہ رخسانہ کوثر بنتِ رستم علی جندران (احمد نگر چٹھہ، گوجرانوالہ)
سولہ اکتوبر ۱۹۹۸ء	چوتھے بیٹے تسلیم اللہ کا عقد اول (نکاح مسنونہ)
(16-10-1998)	ہمراہ منزہ کوثر بنتِ حبیب اللہ مرحوم بمقام شاہکوٹ (شیخوپورہ)
نو اپریل ۱۹۹۹ء	چوتھے بیٹے تسلیم اللہ کی بارات کے ہمراہ روانگی اور اس کی
(09-04-1999)	زوجہ کی رخصتی کی تقریب میں شرکت
بارہ اپریل ۱۹۹۹ء	پہلی بیٹی نعیم کوثر کا نکاح
(12-04-1999)	ہمراہ فاروق حسین ولد غلام نبی جندران
	(قادر آباد منڈی بہاؤ الدین)
بارہ اپریل ۱۹۹۹ء	دوسری بیٹی شمیم کوثر کا نکاح
(12-04-1999)	ہمراہ آصف علی ولد بشیر احمد جندران (رامکے چٹھہ، حافظ آباد)
تیئس فروری ۲۰۰۳ء	چوتھے بیٹے تسلیم اللہ کا عقدِ ثانی
(23-02-2003)	ہمراہ رحمانہ ارم بنت محمد اسلم جندران
	(قادر آباد، منڈی بہاؤ الدین)

❀ ❀ ❀

Marfat.com

والدِ گرامی کے لیے دادا جان کا منصب مبارک!

تاریخ	عطائے رحمت ونعمت
تئیس نومبر ۱۹۹۳ء (23-11-1993)	پوتی فاطمہ سلیم کی ولادت
چھ نومبر ۱۹۹۴ء (06-11-1994)	پوتے محمد احمد کی ولادت
سترہ نومبر ۱۹۹۴ء (17-11-1994)	پوتی مریم عظیم کی ولادت
پانچ جنوری ۱۹۹۵ء (05-01-1995)	پوتے غلام نبی احمد کی ولادت
آٹھ جنوری ۱۹۹۵ء (08-01-1995)	پوتی جویریہ سلیم کی ولادت
تئیس اگست ۱۹۹۷ء (23-08-1997)	پوتی فاکہہ سلیم کی ولادت
انیس نومبر ۲۰۰۰ء (19-11-2000)	پوتی میمونہ تسلیم کی ولادت
تیس دسمبر ۲۰۰۳ء (30-12-2003)	پوتی خدیجہ عظیم کی ولادت

Marfat.com

دس اپریل ۲۰۰۴ء	پوتی عائشہ تسلیم کی ولادت
(10-04-2004)	
تیئس جون ۲۰۰۶ء	پوتی بشریٰ تسلیم کی ولادت
(23-06-2006)	
پچیس جنوری ۲۰۰۹ء	پوتے محمد عبداللہ کی ولادت
(25-01-2009)	(بعد وصال مبارک داداجان)
تیس اگست ۲۰۱۲ء	پوتے معظم حسین کی ولادت
(30-08-2012)	(بعد وصال مبارک داداجان)
پندرہ جولائی ۲۰۱۳ء	پوتے محمد عبدالرحمٰن کی ولادت
(15-07-2013)	(بعد وصال مبارک داداجان)

❀ ❀ ❀

الحدیث

اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَابَھُمْ ۔ (ابن ماجہ)

اپنے بچوں کی عزت کرو اور اُن کو اچھے آداب و اخلاق کی تعلیم دو۔

آؤ بچو!

میرے بچو، میرے پیارو آؤ
اپنی اپنی خوشیوں میں مجھے بھی ساتھ ملاؤ

(صوفی غلام مصطفیٰ تبسم)

Marfat.com

والد گرامی کے لیے نانا جان کا منصب مبارک!

تاریخ	عطائے رحمت و نعمت

بیس مارچ ۲۰۰۰ء (20-03-2000) نواسی زینب فاروق کی ولادت

تیس اگست ۲۰۰۰ء (30-08-2000) نواسی زنیرہ آصف کی ولادت

بارہ مارچ ۲۰۰۱ء (12-03-2001) نواسے باقر حسین کی ولادت

سترہ جنوری ۲۰۰۲ء (17-01-2002) نواسے محمد ابوبکر کی ولادت

سترہ اپریل ۲۰۰۳ء (17-04-2003) نواسے فیصل فاروق کی ولادت

بیس فروری ۲۰۰۵ء (20-02-2005) نواسے حبیب فاروق کی ولادت

دس جولائی ۲۰۰۷ء (10-07-2007) نواسے محمد عمر کی ولادت

ع یہاں اب میرے رازداں اور بھی ہیں!

(اقبالؒ)

❀ ❀ ❀

Marfat.com

اہم مطبوعہ نگارشات

تاریخ	موضوع
مئی، ۲۰۰۴ء	ماہنامہ ''نوائے اساتذہ'' لاہور میں صفحہ ۴۳ پر تعلیمی مسائل کے کالم کے تحت ''ڈسٹرکٹ منڈی بہاؤالدین میں ٹیچرز ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کے قیام کی ضرورت'' کے عنوان سے مضمون کی اشاعت
۲، ستمبر ۲۰۰۶ء	روزنامہ ''علاقہ'' منڈی بہاؤالدین میں ادارتی صفحہ پر ''ضلع کی تعلیمی ترقی کا پلان اور چند تجاویز'' کے عنوان سے مضمون کی اشاعت
۱۰، نومبر ۲۰۰۶ء	روزنامہ ''جذبہ'' منڈی بہاؤالدین میں ''ضلع منڈی بہاؤالدین کی تعلیمی ترقی کا پلان'' کے عنوان سے مضمون کی اشاعت [والد گرامی کے وصال کے بعد راقم الحروف نے اِس پلان کی ایک کاپی جناب ڈسٹرکٹ کو آرڈی نیشن آفیسر ڈسٹرکٹ منڈی بہاؤالدین کی خدمت میں بھجوائی جس پر انہوں نے اپنی سفارشات کے ہمراہ اسے ہمدردانہ غور وخوض اور عملدرآمد کے لیے ڈویژنل اور صوبائی حکام بالا کی خدمت میں ارسال فرمایا۔] (بحوالہ لیٹر نمبر 1294 مورخہ 209-04-13)
سن ندارد	غوثیہ بک ڈپو اینڈ شاپنگ سنٹر بھوآحسن تحصیل پھالیہ منڈی بہاؤالدین کے سرپرست کی حیثیت سے منسلک محترم دکانداران، رفیقان اور قرابت داران کے لیے غوثیہ بک ڈپو اینڈ شاپنگ سنٹر بھوآحسن کے ٹائٹل والے عید کارڈ کا اجراء

کھول کر آنکھ میرے آئینۂ گفتار میں آنے والے دور کی ہلکی سی اک تصویر دیکھ

(اقبالؔ)

Marfat.com

نمایاں غیر مطبوعہ نگارشات

تاریخ	موضوع
اکیس نومبر ۱۹۶۱ء (21-11-1961)	چارفل سکیپ صفحات پر مبنی "آزادی مبارک" کی قلمی تحریر
جنوری تا جولائی ۱۹۹۸ء (1998ء)	والدِ گرامی کی روز مرہ خرچ کی ڈائری کا اندراج اور اولاد کے لئے روزانہ ایک نصیحت کی تحریر
سترہ جولائی ۲۰۰۷ء (17-07-2007) یکم رجب المرجب ۱۴۲۸ ہجری (تعطیلات موسم گرما)	اپنی تجہیز و تکفین اور فاتحہ خوانی کے سلسلہ میں آنے والے تعزیت داران کی آمد و نشست کے حوالہ سے اپنی زندگی مبارک میں مستقبلیاتی ۲۴ نکاتی لائحہ عمل کی تیاری (برائے اولاد)
۲۰۰۸ء (2008ء) (تعطیلات موسم سرما)	اولاد کے لئے اکیس (۲۱) نکات پر مبنی نصیحت/ وصیت نامہ (بیٹے عظیم اللہ کی درخواست اور فرمائش پر رقم کیا گیا)
۲۰۰۱ء۔ ۲۰۰۸ء (2001ء--2008ء)	تلامذہ، رفقاء، اعزہ و اقرباء کے اسمائے گرامی، ایڈریسز ٹیلی فون نمبرز پر مشتمل ڈائری کی ترتیب
سن ندارد	اہلیہ محترمہ کے سرکاری گرلز سکول کے لیے ٹائم ٹیبل کے مختلف قلمی خاکہ جات
متفرق ادوار	محترم رشتہ داران کے نام قلمی خطوط، اولاد کے نام مکاتیب

اے سب کی پیاری، سب کی چہیتی
کہہ منہ زبانی، کچھ آپ بیتی

(کلیات اسمٰعیل)

اہم سماجی تقاریب میں شرکت

ہے رسم افتتاحی صد شکر اس چمن میں
روشن ہیں کتنی شمعیں دانش کی انجمن میں

(ڈاکٹر سید فیاض حیدر نسیم)

تاریخ	تقاریب
پچیس مارچ ۱۹۹۷ء (25-03-97)	مسجد گورنمنٹ ہائی سکول ڈھنی کلاں (منڈی بہاؤالدین) کی پہلی اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔
پانچ نومبر ۱۹۹۷ء (05-11-97)	گورنمنٹ ہائی سکول بھوآحسن (منڈی بہاؤالدین) میں اپنی ریٹائرمنٹ کی تقریب میں شرکت فرمائی۔
۱۹۹۸ء (1998ء)	گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول بھوآحسن کے قیام کے لیے مقامی جلسہ میں اہل دیہہ کی طرف سے ارباب سیاست و حکومت کی خدمت میں سکول کا متفقہ مطالبہ اور اہل دیہہ کی محترم بھٹی برادران کو تعاون کی یقین دہانی
۲۰۰۱ء (2001ء)	کرکٹ میچ منعقدہ بمقام گورنمنٹ ہائی سکول بھوآحسن میں شمولیت برائے تقسیم انعامات
چھ جون ۲۰۰۲ء (06-06-02)	محفل میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مقابلہ حسن نعت منعقدہ گورنمنٹ ہائی سکول بھوآحسن میں شمولیت کی سعادت
مارچ ۲۰۰۳ء (مارچ 2003ء)	گورنمنٹ انٹر میڈیٹ کالج بھوآحسن کے قیام کی افتتاحی تقریب میں شمولیت

Marfat.com

اکتوبر ۲۰۰۴ء (اکتوبر 2004ء)	گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول بھوآحسن میں لٹریسی ٹریننگ ورکشاپ کے اختتامی پروگرام میں شمولیت اور خطاب
۲۰۰۶ء (2006ء)	غربی جنازہ گاہ بھوآحسن کی باقاعدہ تعمیری مہم کے لیے پیش قدمی و تحریک کا آغاز
تین اپریل ۲۰۰۶ء (03-04-06)	بریار فلنگ سٹیشن بھوآحسن کا افتتاح بطور مہمانِ خصوصی
انتیس مئی ۲۰۰۶ء (29-05-06)	مسلم کمرشل بینک بھوآحسن کے قیام کی افتتاحی تقریب میں شمولیت

وَاِنْ کُنْتُ عَنْکُمْ غَائِبًا تُحْسِنُوْا ذِکْرِی۔

اور اگر میں اُن سے غائب رہوں تو وہ مجھے ذکرِ خیر سے یاد کریں۔

(حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

Marfat.com

قرابت داران کی وفات اور مفارقت

ع ٹھہرتا نہیں کاروانِ وجود

(اقبالؔ)

تاریخ	فوت شدگان
انیس مئی ۱۹۷۳ء (19-05-1973ء)	والد محترم فضل الٰہی کی وفات
۱۹۷۵ء (1975ء)	سب سے چھوٹے بیٹے وسیم اللہ کی وفات
گیارہ اکتوبر ۱۹۷۶ء (11-10-1976)	اہلیہ محترمہ منور سلطانہ کی وفات
سات دسمبر ۱۹۷۹ء (07-12-1979)	سسر محترم غلام محمد کی وفات
تیئس جون ۱۹۹۲ء (23-06-1992ء)	والدہ محترمہ نواب بی بی کی وفات
چھ اپریل ۱۹۹۵ء (06-04-1995ء)	بڑی ہمشیرہ نذیراں بیگم کی وفات
تیرہ مارچ ۲۰۰۱ء (13-03-2001)	نواسے باقر حسین کی وفات

Marfat.com

تئیس جولائی ۲۰۰۴ء سب سے بڑے بھائی غلام حسین صاحب کی وفات
(23-07-2004)
چھبیس جون ۲۰۰۶ء خوشدامن (ساس) محترمہ حسین بی بی صاحبہ کی وفات
(26-06-2006)
سولہ ستمبر ۲۰۰۶ء پوتی بشریٰ تسلیم کی وفات
(16-09-2006)

بعد از وصال والدِ گرامی

اکیس جولائی ۲۰۰۹ء سب سے بڑی ہمشیرہ خورشید بیگم کی وفات
(21-07-2009ء)
تئیس مئی ۲۰۱۳ء پوتی خدیجہ عظیم کی وفات
(23-05-2013)

؎ موت کو سمجھا ہے غافل اختتامِ زندگی
ہے یہ شامِ زندگی صبحِ دوامِ زندگی

(اقبالؒ)

❀ ❀ ❀

Marfat.com

مقامی تعلیمی وسماجی اور نجی اداروں کی رکنیت وسرپرستی

۱ ممبر گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول کونسل بھوآحسن
(تحصیل پھالیہ، منڈی بہاؤالدین)

۲ ممبر گورنمنٹ ہائی سکول کونسل بھوآحسن
(تحصیل پھالیہ، منڈی بہاؤالدین)

۳ ممبر زکوٰۃ وعشر کمیٹی بھوآحسن
(تحصیل پھالیہ، منڈی بہاؤالدین)

۴ سرپرست غوثیہ بک ڈپو اینڈ شاپنگ سنٹر بھوآحسن
(تحصیل پھالیہ، منڈی بہاؤالدین)

؎ رہ تُو، رہرو بھی تُو، رہبر بھی تُو، منزل بھی تُو

(علامہ محمد اقبالؒ)

❀ ❀ ❀

Marfat.com

مختلف ادوار میں طبّی ماہرین و معالجین سے دورانِ علالت باقاعدہ روابط، ملاقاتیں اور سفر

؎ درد سے سنواری ہے روحِ زندگی ہم نے

(کلیات صوفی تبسم)

1980ء کی دہائی:

اصلاحِ معدہ کے لیے گاہے بگاہے مرزا شمیم اختر صاحب انچارج دیہی مرکز صحت قادر آباد تحصیل پھالیہ (گجرات) سے رابطہ۔

1993ء (تعطیلات موسم گرما):

شدید بخار اور کھانسی کے پیش نظر بذریعہ ایمبولینس عزیز بھٹی شہید ہسپتال گجرات کے لئے روانگی اور اپنے شاگرد عزیز ڈاکٹر عباس طاہر گوندل صاحب (ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ DHQ ہسپتال) کی زیر نگرانی میڈیکل سپیشلسٹ ڈاکٹر اسد اللہ حیدر ملک صاحب سے علاج کے لئے ڈی ایچ کیو گجرات ہاسپٹل میں ایڈمشن۔

1995ء:

بفضل تعالیٰ جل جلالہ اپنے شاگرد عزیز ڈاکٹر عباس طاہر گوندل کی خصوصی نگہداشت اور مشفق و محترم معالج ڈاکٹر اسد اللہ حیدر ملک صاحب کے دست مبارک سے مکمل شفا اور بحالی صحت کی نوید مسرت۔

Marfat.com

9 اپریل 2005ء:

دوبارہ کھانسی، بخار کے حملہ کے پیش نظر میڈیکل سپیشلسٹ ڈاکٹر حیدر اسد اللہ ملک صاحب سے رابطہ کے لئے ملک حیدر ہسپتال گجرات کا وزٹ۔

9 اپریل 2005ء تا 26 دسمبر 2005ء:

جاری علاج کے فالواپ کے لئے ملک حیدر ہسپتال گجرات کی بارہ دفعہ وزٹ۔

31 جنوری 2006ء تا 12 اکتوبر 2006ء:

محترم معالج سے رابطہ اور چیک اپ کے لئے ملک حیدر ہسپتال کی آٹھ دفعہ وزٹ۔

7 فروری 2007ء تا 16 اکتوبر 2007ء:

علاج کے فالواپ کے لئے چھ بار ملک حیدر ہسپتال کی وزٹ۔

19 جنوری 2008ء تا 29 ستمبر 2008ء:

فالواپ سات بار وزٹ۔

4 نومبر 2008ء:

اپنی حیات مبارک میں ملاقات طبیب کی خاطر ملک حیدر ہسپتال گجرات کا آخری سفر

27 نومبر 2008ء:

دارفانی سے ابدی آرام گاہ کی طرف سفر آخرت۔

؎ ہر شے مسافر ہر چیز راہی! کیا چاند تارے، کیا مرغ و ماہی

؎ رخصت اے بزم جہاں سوئے وطن جاتا ہوں میں
آہ! اس آباد ویرانے میں گھبراتا ہوں میں

(اقبالؔ)

Marfat.com

رحلت کے مہینے میں وردِ زباں دعا

والد گرامی اپنی زندگی مبارک کے آخری مہینہ میں شدتِ مرض سے دو چار رہے۔اس دوران جب بھی گھر میں آپ اولاد کے لیے دعا فرماتے یا راقم الحروف آپ کے وجود ہستی کو اولاد کے لیے غنیمت جانتے ہوئے آپ سے اپنی اولاد کے حق میں دعا کی درخواست کرتا تو آپ اکثر یہ ہی دعا بارگاہ الٰہیہ میں پیش کرتے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ (البقرۃ:۲۰۱)

اولاد کی نذر کیا جانے والا مشہور منظوم کلام

کبھی کبھی اصلاحی نقطہ نظر سے والد گرامی اپنی زندگی مبارک میں اولاد کو معروف شاعر بہادر شاہ ظفر کا یہ کلام سنایا کرتے تھے:

ظفرؔ آدمی اس کو نہ جانیئے گا ہو وہ کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

❀ ❀ ❀

”بے شک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔“	(البلد:۴) (۹۰:۴)

Marfat.com

یومِ رحلت کی چند یادگار باتیں

مستعار حیات کی کل مدّت:

اکتہر (۷۱) برس اور چوبیس (۲۴) دن

آخری روز اپنے دست مبارک سے خرچ:

(۱) طلوعِ فجر سے پہلے اپنی پوتیوں کو ملاقات پر کچھ روپے عنایت کیے۔

(۲) وصال مبارک سے تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے قبل گورنمنٹ ہائی سکول دھنی کلاں کے سٹاف کی ریفریشمنٹ کے لیے اڑھائی سو روپے بھجوائے!

آخری روز منہ سے نکلنے والا یادگار جملہ:

''آج یہ گھر مجھے اپنا نہیں لگتا''۔۔بیٹوں اور بہوؤں سے تکرار کے ساتھ فرمایا:

''آج یہ گھر مجھے اپنا نہیں لگتا''

وصال سے کچھ دیر قبل استعمال ہونے والی خوراک:

ثرید

آپ کی زبان مبارک سے جاری ہونے والے زندگی کے آخری الفاظ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد...

(پھر آواز مدھم اور بعد میں بالکل خاموش ہوگئی)

Marfat.com

آپ کے کانوں میں پڑنے والے آخری الفاظ:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہر یارِ ارم تاجدار حرم نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
جن کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
(امام احمد رضاؒ)

دارِفانی سے رحلت کا وقت:

تقریباً پونے بارہ بجے دن

دارِفانی سے رحلت کا دن:

جمعرات

نمازِ جنازہ کی امامت:

میاں تنویر احمد معظمی ولد مولانا عطا محمد مرحوم
(خطیب جامع مسجد گلزار مدینہ بھوآحسن)

تدفین:

بعد نمازِ عصر

مقامِ تدفین:

غربی قبرستان نزد جنازگاہ بھوآحسن تحصیل پھالیہ (منڈی بہاؤالدین)

تاریخ وفات و تاریخ تدفین:

۲۸ ذیقعد ۱۴۲۹ھ/ ۲۷ نومبر ۲۰۰۸ء

Marfat.com

آخری آرام گاہ (قبر) کے قریب ترین پڑوسی

۱) مشرق کی سمت ملحقہ جگہ میں مدفون:

شان محمد ولد مولاداد رانجھا

ہمراہ اہلیہ محترمہ

۲) مغرب کی سمت پہلو میں مدفون:

اکلوتی قبر: آسودہ خاک:

پوتی خدیجہ عظیم دختر عظیم اللہ جندران

(مغرب کی سمت ملحقہ جگہ تاحال دیگر قبور سے خالی ہے)

۳) شمال کی سمت قریب ترین مدفون:

(i) نور محمد ولد اللہ دتہ مسلم شیخ

(ii) حسرت محسن ولد محمد انور مسلم شیخ

۴) جنوب کی سمت قریب ترین پڑوس:

(i) بہادر خان ولد غلام محمد تارڑ

(ii) خضر حیات ولد سردار خان تارڑ

(iii) غلام رسول ولد غلام محمد تارڑ

والدِ محترم کی

اولاد کو مختلف طبقاتِ زندگی کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید!

(والد گرامی کے ایک مکتوب سے ماخوذ)*

۱) بنی نوع انسان: "بنی نوع انسان کی خدمت اور محبت میں زندگی بسر کریں۔"

۲) والدین: "والدین کو ایصالِ ثواب کرتے رہنا۔"
"والدین کی بخشش کے لیے دُعائیں کرنا۔"

۳) اولاد: "اپنی اولاد کی نیک تربیت کریں تاکہ یہ آپ کی بخشش کا وسیلہ بن سکیں۔"

۴) بڑا بھائی: "بڑا بھائی والد کی جگہ ہوتا ہے اُس کا ہر نیک حکم ماننا۔ اپنی اولادوں کو بھی یہی درس دینا۔"

۵) بہنیں: "بہنوں سے اچھا سلوک کرنا۔ بہنوں کو تمام عمر سینوں سے لگائے رکھنا۔"
"بہنوں کو کسی وقت بھی جدائی کا احساس نہ ہونے دینا۔"

۶) بیویاں: "اپنی بیویوں کی دُعائیں لینا اور اُن سے بھی اچھا سلوک عمر بھر روا رکھنا۔"
"اپنی عورتوں کے جائز حقوق جو اللہ اور اُس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے آپ پر واجب ہیں انہیں ضرور پورا کریں۔"

Marfat.com

۷) رشتہ دار: ''رشتہ داروں سے نہایت ہی اچھا سلوک کرنا۔''

''میری بہنوں اور میرے بھائیوں، اپنی پھوپھیوں اور اپنے چچاؤں سے اور اُن سب کی اولادوں سے بغیر کسی طمع کے اور لالچ کے اچھا سلوک کرنا۔''

۸) دوست احباب: ''میرے تمام دوست احباب اور

۹) شاگرد: شاگردوں کا بھی احترام کرنا اور اُن کی دل سے عزت و احترام بجالانا۔''

۱۰) مسلمانانِ عالم: ''تمام مسلمانوں کی بخشش کے لیے دُعائیں کرنا۔''

[*نوٹ: مکتوب کا مکمل متن ضمیمہ جات میں شامل ہے۔]

والد گرامی نے اپنی اولاد کو زندگی کے دیگر طبقات مثلاً چھوٹوں، بڑوں، ہمسایوں، مہمانوں، اساتذہ کرام، رشتہ داروں (بالخصوص دادی، دادا، نانی، نانا) پھوپھیوں، چچاؤں اور اُن سب کی اولادوں) اور اپنے بیگانے فوت شدگان کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کی خصوصی تاکید فرمائی۔ اس کا مفصل ذکر اس کتاب کے حصہ اول میں شامل مضامین (۱) ''والد گرامی کی سلسلہ وار خصوصی پند و نصیحت'' (۲) ''وصیت نامہ برائے پسران'' سے ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ (سلیم اللہ جندران ۱۶/ اگست ۲۰۱۴ء)

Marfat.com

محترم والدین کے نام تصنیفات وتحقیقات کے انتسابات

① نام تصنیف:

"My Tenses"

مصنف:

سلیم اللہ جندران

سنِ تکمیل وطباعت:

۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء

غوثیہ بک ڈپو بھوآحسن (منڈی بہاؤالدین)

متن اِنتساب:

"پیارے والد گرامی محمد حسین صاحب انگلش ٹیچر کے نام:

جنہوں نے اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کے لیے بھاری سے بھاری جانی و مالی قربانی سے کبھی دریغ نہ کیا اور جن کی رہنمائی ہمیشہ میرے لیے نشان منزل قرار پائی!"

(صفحہ نمبر ۲)

② نام تحقیق:

The Impact of District Teacher Educators Mentoring Support upon Primary School Teachers Professional Progress in District Mandi Baha-ul-Din

(M.Phil Education Thesis)

محقق:

تسلیم اللہ جندران

سنِ تکمیل وتصدیق:

۲۰۱۳ء، منہاج یونیورسٹی، لاہور

متن انتساب:

"Dedicated to the loving memories of my late sweet Mother, Headmistress Mohtarma Munawar Sultana & my late kind Father, Mohtram Master Muhammad Hussain."

۳ نام تصنیف:

Source of Light
(Religious Rhymes for the Children)

مصنف:

سلیم اللہ جندران

سنِ تکمیل وطباعت:

۱۴۳۵ھ/ ۲۰۱۴ء، ماسٹر محمد حسین پبلیکیشنز بھوآحسن، تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین۔

متن انتساب:

"Dedicated to my kind mother, late Head Teacher
Mohtarmah Munawwar Sultanah
(24-03-1942........11-10-1976)
With the highest regards and heartiest salutations!"

❀ ❀ ❀

والدِ محترم کی یاد میں!

ماسٹر محمد حسین پبلی کیشنز بھوآ حسن تحصیل پھالیہ

(ضلع منڈی بہاؤالدین)

کے زیرِ اہتمام

تعلیمی و ادبی مطبوعات کی اشاعت

۱) اسلامک رائمز (فار دی چلڈرن) (۲۰۱۳ء)

Islamic Rhymes (for the Children) (2013)

۲) سورس آف لائیٹ
ری لیجس رائمز فار دی چلڈرن (۲۰۱۴ء)

Source of Light:

Religious Rhymes for the Children (2014)

۳) والدین کی یادوں کے دریچے (۲۰۱۴ء)

[Waldain ki Yadoan kay Dariechay (2014)]

Marfat.com

حصہ اول

(ج)

نثریات:

مضامین ومقالات

Marfat.com

پیارے اباجی!

تحریر: سلیم اللہ جندران

دنیا میں کی جنھوں نے، ماں باپ کی اِطاعت
دنیا میں پائی عزت، عقبیٰ میں پائی راحت

(حالیؔ)

والدین اولاد کے لئے قدرت کا انمول عطیہ اور بے مثل نعمت کا مقام رکھتے ہیں۔ جس جذبے، لگن اور محبت و چاہت کے ساتھ والدین اپنی اولاد کے آرام وسکون کا زندگی بھر خیال رکھتے ہیں وہ صرف انہی کا خاصا ہے۔ چاہے کوئی انسان اپنی دیکھ بھال کے لئے کسی فرد کی خصوصی خدمات لاکھ دولاکھ روپے ماہوار تنخواہ کے عوض بھی مستعار لے لے پھر بھی جس دردمندی اور ایثار وخلوص کے ساتھ ہمہ وقت والدین اپنی اولاد کا خیال رکھتے ہیں اُس کی مثال دنیا میں کہیں اور ملنا محال ہے اور قابل ذکر امر یہ کہ والدین اولاد کی خاطر یہ خدمت اعزازی، بے لوث اور بلا معاوضہ ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ کاش! ہم سب کو والدین کے اس جذبے کی حقیقی قدر اور صحیح احساس ہو! (آمین)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے والدین کا وجودِ مسعود اولاد کے لئے دھوپ میں چھاؤں، سائے میں ٹھنڈک، مصیبت میں امید وراحت، خلوت میں جلوت اور پژمردگی و مایوسی کے عالم میں نوید مسیحا کی حیثیت رکھتا ہے۔ ماں کے قدموں تلے جنت کی بشارت ہے۔ باپ کے چہرۂ انور پر محبت کی ایک نظر ڈالنے سے حج مقبول کا ثواب ثابت ہے۔ قرآنِ حکیم میں والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا یوں حکم دیا گیا ہے:

"تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے اُن میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن سے ہوں نہ کہنا اور اُنہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور اُن کے لیے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر اے میرے رب تو اُن دونوں پر رحم کر جیسا کہ اُن دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا۔" (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۳۔ ۲۴، کنزالایمان)

ہر امی جان، ہر ابا جان کا اپنی اولاد پر جس قدر احسان ہے اس کا رہتی دنیا تک تذکرہ ہوتا رہے گا کیونکہ زندہ و پائندہ کتاب قرآن مجید میں رقم کر دیا گیا ہے:

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ

"یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔" (سورۃ لقمٰن آیت نمبر ۱۴، کنزالایمان)

مجھے اپنے والدِ گرامی کے وجودِ مسعود کا سایۂ رحمت ساڑھے بیالیس برس تک میسر رہا جب میں دس برس چار ماہ گیارہ دن کا تھا ہمارا ایک بھائی وسیم اللہ تو اپنے شیر خوارگی کے عالم میں پہلے ہی وفات پا چکا تھا جبکہ باقی تین بھائیوں عظیم اللہ، کلیم اللہ، تسلیم اللہ اور دو بہنوں نعیم کوثر اور شمیم کوثر میں چھوٹی بہن کی عمر فقط ایک ماہ تھی میرے علاوہ دیگر سب بہن بھائیوں کی عمریں ابھی پہلی دہائی کے اندر ہی تھیں کہ گیارہ اکتوبر ۱۹۷۶ء کو پیاری امی جان کی جدائی دیکھنا پڑی۔ ان کی رحلت کے بعد گیارہ اکتوبر ۱۹۷۶ء سے ۲۷ نومبر ۲۰۰۸ء تک ہمارے والدِ گرامی ماسٹر محمد حسین صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے نہ صرف باپ بلکہ ماں ہر دو کا سنہری کردار ادا کرتے ہوئے ہماری پرورش اور تعلیم و تربیت کی خاطر تن من دھن سب کچھ لٹانے سے کچھ بھی دریغ نہ کیا۔ ابا جان کی خدمتِ اقدس میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ یہاں ماں کے حضور بھی ہدیہ نیاز پیش کرنا ضروری ہے کیونکہ جب ہماری والدہ اللہ کو پیاری ہوئیں تو یہ ابا جان کی والدہ (ہماری دادی جان نواب بیگم) ہی تھیں جنہوں نے جھکی کمر اور ضعف کی حالت میں اپنی

عمر کے بقیہ سال اپنے بیٹے کی اولاد کی خدمت اور دیکھ بھال میں گذار دیے۔ ۱۹۷۶ء تا ۱۹۹۲ء ابا جان کو اپنے امی جان کا ساتھ میسر رہا۔ میں بھوآحسن سے ۵۵ کلو میٹر کی مسافت پر واقع ڈگری کالج منڈی بہاوٗالدین حصول تعلیم کی خاطر جایا کرتا تھا دادی جان روزانہ سورج نکلنے سے پہلے ناشتہ تیار کر دیا کرتی تھیں۔ صبح شدید کہر پڑی ہوتی یا دھند، گرمی ہوتی یا سردی، دادی جان اپنے پوتوں، پوتیوں کی خدمت پر مامور رہتیں۔ بہرحال ۱۹۹۲ء میں دادی جان بھی اپنے خالق حقیقی کو جا ملیں والد گرامی اپنی رفیقہ حیات کی رفاقت سے تو ۱۹۷۶ء سے ہی اُن کی رحلت کی وجہ سے محروم تھے۔ ۱۹۹۲ء میں آپ کی والدہ ماجدہ (ہماری دادی اماں) کی شفقت کا سایہ بھی اُٹھ گیا۔

پیارے ابا جان کے احسانات پہلے ہی ہم سب بہن بھائیوں پر کچھ کم نہ تھے۔ والدہ صاحبہ کے سنِ وصال ۱۹۷۶ء سے مسلسل وہ بھاری بھرکم ذمہ داری اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کمال احسن انداز میں انجام دے رہے تھے بہرحال اب وہ فریضہ مزید مشکل ہو چکا تھا یہ خالق کائنات کا خاص کرم ہی تھا کہ پیارے ابا جان نے اپنی حیات کے آخری لمحات تک اولاد کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ بچپن میں ہماری والدہ رحلت فرما گئیں۔ ماں کے بغیر ایک گھر کیسا چلتا ہے؟ پھر ان چھ (۶) بچوں کی دیکھ بھال جن میں بڑا بیٹا دس سال کا ہو اور باقی سب کی عمریں ایک ماہ سے آٹھ سال کے اندر ہوں ان کی پرورش ایک باپ کے لئے کس قدر ذمہ داری کی متقاضی ہو گی؟ پھر یہ بات سال دو سال کی نہیں یہ بتّیس (۳۲) برس کا عرصہ تھا جس کی ایک ایک گھڑی انمول پیار، مثالی خلوص، شدید محنت اور انوکھی محبت سے رقم تھی۔ ابا جی نے اپنی ذات کو ہم پر نچھاور کیے رکھا۔ خود ہمیں ناشتہ کراتے، دوپہر شام کا کھانا کھلاتے۔ سکول کالج سے جب ہم واپس آتے اکثر بس سٹاپ پر ہم انہیں حالت انتظار میں پاتے۔ اگر کوئی بیٹا گھر سے باہر سفر میں ہوتا تو اُس کی واپسی تک درود پاک اور آیۃ الکرسی پڑھ پڑھ کر اُس کی سلامتی و

خیریت کے لئے خدائے ذوالجلال سے مسلسل دعا کرتے رہتے ۔کئی بار ہماری سفر پر روانگی سے پہلے راہِ خدا میں صدقہ وخیرات کرتے ۔زندگی بھر رزقِ حلال کا لقمہ ہمیں کھلانے کی سعی کرتے رہے ۔ہم سب بہن بھائیوں کو بھی ہمیشہ اپنا فرضِ منصبی ایمانداری اور پوری دلجمعی سے ادا کرنے کی تاکید کرتے رہے۔

ع عمر بھر تیری محبت میری خدمت گر رہی

(اقبالؔ)

پیارے اباجی پیشہ کے حوالہ سے ایک معلم تھے پیشۂ معلمی سے آپ کا شغف دیدنی تھا طلبہ سے محبت آپ کی سرشت میں شامل تھی ۔آپ کے شاگردانِ عزیز کی کثیر تعداد گواہ ہے کہ زندگی بھر کسی طالب علم کے لئے آپ کو چھڑی اٹھانے کی نوبت نہ آئی ۔آپ نے کبھی کسی طالب علم کو گالی نہ دی ۔اپنے طلبا کو اپنے دسترخوان پر کھلانے پلانے میں بڑی خوشی محسوس کی اور اس معمول کو نہ صرف دورانِ سروس بلکہ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی آخری دم تک جاری رکھا۔طلبا کے ساتھ آپ نے اپنائیت اور وابستگی کا گہرا رشتہ آخری دم تک استوار رکھا۔اندرون ملک اور بیرون ملک مقیم اپنے تمام شاگردوں کے مکمل نام اور پتے آپ کو زبانی یاد تھے ۔کلاس روم کی چاردیواری سے باہر گلی، محلہ، بازار، سڑک ،گھر پر کثیر تعداد میں شاگرد آپ کو ملتے رہتے اور رہنمائی ومشاورت حاصل کرتے رہتے ۔رب کریم نے بطور استاد آپ کو مثالی شہرت وعزت عطا فرمارکھی تھی ۔آپ کو اپنے پیشہ پر بڑا فخر تھا بنیادی طور پر آپ کی تعیناتی بطور انگلش ٹیچر ہوئی تھی غیر ملکی زبان کی تدریس آپ نے ایسے دلنشین انداز میں کی کہ آپ کے کئی اہل وعیال والے شاگردوں کو ابھی تک آپ کے لکھوائے ہوئے انگریزی زبان کے رموز واوقاف اور گرائمر کے اصول آج بھی زبانی یاد ہیں ۔آپ کے مضمون (ڈسپلن) کے آپ کے شاگردوں پر نمایاں اثرات تھے ۔ایک دفعہ دوران کلاس آپ نے اپنے ایک شاگرد سے سوال کیا:

Marfat.com

"What do you want to be in your life?"

اُس طالب علم نے بے ساختہ فوری جواب دیا:

"Sir, I want to be an English teacher."

کبھی بھی احترام اُستاد کی کمی کی آپ نے شکایت نہ کی۔ ہم نے ایسا شکوہ آپ کی بہتر (۷۲) سالہ زندگی میں کبھی نہ سُنا۔ آپ نے کام کی کثرت یا سٹاف کی قلت کا بھی کبھی شکوہ نہ کیا۔ گورنمنٹ ہائی سکول دھنی کلاں (منڈی بہاؤالدین) (سابق گورنمنٹ مڈل سکول دھنی کلاں (گجرات) کے حصہ مڈل میں آپ دو ہی استاد تعینات تھے۔ دوسرے آپ کے ساتھ ریاضی کے معروف استاد چوہدری محمد اسلم وڑائچ (ایس وی ٹیچر) تھے۔ ماشاءاللہ! آپ دو اساتذہ کرام کی کاوش سے دھنی کلاں سکول کی کارکردگی نہ صرف نصابی بلکہ ہم نصابی سرگرمیوں (سپورٹس) کے میدان میں ضلع اور ڈویژن بھر میں مثالی تھی۔ الحمدللہ! آپ کے شاگردوں میں بعض ایسے بھی ہوئے جنھوں نے بورڈ/ ڈویژن کی سطح پر ممتاز پوزیشن حاصل کی اور بعض ایسے بھی ہوئے جنھوں نے ماشاءاللہ سکول ایجوکیشن کی مضبوط بنیاد پاتے ہوئے آگے جا کر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے امتحان میں صوبہ بھر میں اپنے گروپ میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے آپ کو سکول ایجوکیشن کی سطح پر اپنے شاگردوں کو ایسی مستحکم تعلیمی بنیاد دیں اور موثر تحریک و ترغیب مہیا کرنے کی صلاحیت بخشی کہ چھوٹے سے پسماندہ دیہاتی سکول میں جہاں آپ نے تدریسی خدمات انجام دیں وہاں سے ملک کو معیاری پڑھی لکھی افرادی قوت مہیا ہوئی۔ پرائمری ٹیچر سے پرنسپل پوسٹ گریجوایٹ کالج تک، ڈسپنسر سے سینئر میڈیکل آفیسر، میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تک، سرویئر سے سینئر جیوفزیسٹ تک، سب انجینئر سے ایکسین تک، کیشیئر سے سینئر بینکر تک، ایڈووکیٹ سے ایڈیشنل سیشن جج تک، سیکرٹری یونین کونسل سے سیکرٹری صوبائی اسمبلی تک، کونسلر سے ممبر قومی

Marfat.com

اسمبلی تک، مڈل پاس کسان سے گریجوایٹ، پوسٹ گریجوایٹ فارمر تک، مقامی مسجد کے خطیب سے مرکزی درسگاہ و خانقاہ کے منتظم تک اور کانسٹیبل سے انتہائی ذمہ دار ملٹری و پولیس آفیسرز میجر اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس، ٹیلی فون آپریٹر سے ڈسٹرکٹ مینجر تک مختلف ذمہ داریوں کے حامل افراد آپ کی روحانی اولاد، شاگردانِ عزیز سے وطن عزیز کو میسر ہوئے!۔ رب العزت ان سب کی نیک خدمات اور قومی تعمیر و ترقی کے لئے ایماندارانہ کردار کو اپنے استادِ گرامی کے لئے رہتی دنیا تک صدقہ جاریہ ثابت فرمائے۔

ے تزئینِ گلستاں کو دیے ولولے نئے
دائم ترا یہ سلسلۂ رنگ و بو رہے

(قیوم نظر)

پیارے اباجی! آپ کے وصال مبارک (۲۸ ذیقعد ۱۴۲۹ھ / ۲۷ نومبر ۲۰۰۸ء) سے لے کر آج تک آپ کے شاگردان اور تعلق داران جس انمول اور والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار آپ کی خاطر ہم سے کر رہے ہیں اور آپ کے بارے جو نیک گواہی ہر خاص و عام کی زبان پر ہے اُس سے یہ حقیقت کھل کر منکشف ہوتی ہے کہ مخلوقِ خدا سے نیک گواہی حاصل کرنے کے لئے اور انسانیت کے دل میں اپنا مقام جاگزیں کرنے کے لئے کسی بڑے عہدے یا جاہ و منصب کی ہرگز ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اعلیٰ اخلاق، انسانیت کا درد اور عوام کی حقیقی فلاح و بہبود کا جذبہ ایسے منصب کے حصول کو رب العزت کے فضل و کرم سے یقینی بنا دیتے ہیں۔ اباجی ایلیمنٹری سکول ٹیچر تھے۔ دنیاوی لحاظ سے کوئی تفاخر یا امارت ان کے افتخار کی علامت نہ تھی۔ نہایت قناعت پسندی کے ساتھ معلمی پیشہ کی تنخواہ سے اولاد کو پڑھایا۔ ایک بیٹے کو ڈاکٹریٹ درجہ تک تعلیم دلوائی۔ دو بیٹوں کو اکیڈمک ماسٹر کے علاوہ پروفیشنل پوسٹ گریجوایشن کروائی۔ ملازمت کے لیے اور مساعی فرمائی۔ چوتھے بیٹے کو شغل تجارت سے منسلک

Marfat.com

کیا۔ رب العزت نے آپ کو اپنی زندگی مبارک میں اپنی ساری اولاد کی شادیوں کے فریضہ سے سرخرو فرمایا۔ ماشاء اللہ! سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ نے علاقہ بھر کی تعلیمی سماجی ترقی میں بھرپور کردار ادا کیا۔

اپنے گاؤں بھوآحسن (پھالیہ) میں گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول، گورنمنٹ انٹر کالج، مسلم کمرشل بینک کے قیام کے لئے نمائندہ خدمات فراہم کیں اپنی زندگی مبارک کے آخری سالوں میں آپ نے گاؤں کے گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول کی اپ گریڈیشن کی خاطر پورے گاؤں بھوآحسن کی سطح پر دو تین بھرپور عوامی اجتماعات کا اہتمام کیا بہر حال اُن کی زندگی میں یہ کام ہوتے ہوتے بس دو چار ہاتھ لبِ بام رہ گیا اب آپ کے دیرینہ ساتھی ماسٹر حاجی سلطان احمد صاحب اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہی تھا کہ والدِ گرامی کو عوام کی خدمت کی یہ سعادت نصیب ہوئی اور یہ نیک نامی مقدر بنی۔

کچھ اچھا کام رہ جاتا ہے باقی
کوئی پیغام رہ جاتا ہے باقی
چلے جاتے ہیں دنیا چھوڑ کر لوگ
بس اُن کا نام رہ جاتا ہے باقی

(انور شعور)

Thou art like scent in the bud,
Disperse thyself: get release.
Load thy pack upon thy shoulder
Fan the meadow with thy breeze.

(Muhammad Iqbal, Trans: Sultan Zahoor Akhtar)

پیارے اباجی!

جس محبت، مشقت اور ایثار و خلوص کے ساتھ آپ نے اپنی جسمانی و روحانی اولاد

Marfat.com

کی تعلیم وتربیت کی اس کا احسان چند صفحات کی یہ تحریر ہرگز نہیں چکا سکتی کیونکہ:

"والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ برآ ہو۔ وہ اس کے حیات و وجود کے سبب ہیں تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائے گا سب اُنہیں کے طفیل میں ہوئیں کہ ہر نعمت وکمال وجود پر موقوف ہے اور وجود کے سبب وہ ہوئے تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہوسکتا۔" (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ابا جی!

یہ ہمارا فرض ہے اور آپ کا ہم پر قرض بھی کہ جو علم آپ نے ہمیں سکھایا، ہم اُسے خلق خدا کی بھلائی کے لئے استعمال کریں، عام کریں۔ ہمارے اعمال نیکی پر منتج ہوں۔ آپ کے لئے وہ صدقہ جاریہ ثابت ہوں۔ اشاعتِ علم اور فلاحِ انسانیت کا جو درس آپ نے ہمیں دیا ہم اس پر عمل پیرا رہیں۔ یہ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ آپ کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور بلندی درجات عطا ہو۔

؎ زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی ترا سفر
مثلِ ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورُستہ اُس گھر کی نگہبانی کرے

(اقبالؒ)

محررہ

۳ مئی ۲۰۰۹ء (03-05-2009)

Marfat.com

آج یہ گھر مجھے اپنا نہیں لگتا!

تحریر: سلیم اللہ جندران

(پیارے اباجان محترم محمد حسین صاحب انگلش ٹیچر کی یاد میں اُن کی پہلی برسی کے موقع پر پیش کی گئی ایک یادداشت)

آج اباجان کو ہم سے رُخصت ہوئے ایک سال بیت چُکا ہے۔ یہ ۲۸ ذیقعد ۱۴۲۹ھ/ ۲۷ نومبر ۲۰۰۸ء عیسوی جمعرات کی بات ہے پیارے اباجان کو گذشتہ دو اڑھائی مہینوں سے کھانسی کی تکلیف نے نڈھال کر رکھا تھا۔ ہفتہ بھر سے تو آپ صاحب فراش ہو چکے تھے۔ تقریباً دو دہائیوں یعنی عرصہ بیس سال سے آپ گجرات کے معروف معالج ڈاکٹر اسد اللہ حیدر ملک صاحب کے زیر علاج تھے آپ کا معمول کا میڈیکل چیک اپ کرایا جاتا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیں ان کے دستِ مبارک سے شفا ملتی رہی۔ ماشاء اللہ! ایسے مربّی و محسن کے ہم شکر گزار تھے تاہم ان دو تین مہینوں سے ان کی بھی کوئی دوا کارگر نہیں ہو رہی تھی۔ اباجان کو اپنی نقاہت اور شدت علالت کے پیش نظر چوبیس گھنٹے ایک مستقل اٹینڈنٹ کی ضرورت تھی یہ قدرت کی عطا سے سعادتمندی کی علامت تھی کہ ہم چاروں بھائیوں میں سے آپ کے سب سے چھوٹے فرزند دلبند تسلیم اللہ نے ۱۷ نومبر ۲۰۰۸ء سے ۲۰ دسمبر ۲۰۰۸ء تک اباجان کی خدمت میں دن رات حاضری کے لئے اپنے سرکاری جاب سے رخصت استحقاقیہ لے کر آپ کی خدمت پر اپنے آپ کو مامور کر لیا۔ اگر کسی ایمرجنسی یا ضروری کام کی خاطر اسے گھر سے نکلنا پڑتا تو بقیہ ہم تینوں بھائیوں میں سے کوئی نہ کوئی بھائی حالات کے

Marfat.com

مطابق ابا جان کی خدمت میں ضرور حاضر رہتا۔

یہ ۲۸ ذیقعد ۱۴۲۹ھ/ ۲۷ نومبر ۲۰۰۸ء جمعرات کی بات ہے کہ صبح ساڑھے آٹھ بجے کے قریب ہم تینوں بھائی (سلیم اللہ، عظیم اللہ، کلیم اللہ) بھی آپ کے بیڈ روم میں حاضر ہوئے۔ آپ کی صحت کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور مؤدبانہ التجا کی۔ پھر ادب سے اپنے معمول کے روزگار پر روانہ ہونے کے لئے اجازت چاہی۔ ہم نے آپ کی دست بوسی کی۔ آپ نے دعا دی۔ مغموم دلی کیفیت کے ساتھ خدا کی رحمت کی آس لیے حصول معاش اور فرض منصبی کی ادائی کے لیے ڈیوٹی سٹیشن کی طرف روانہ ہوئے۔ غالباً ساڑھے دس کا وقت تھا کہ تسلیم اللہ نے مجھے سکول فون کیا "مجھے ابا جان کی خاطر دوا لانے کے لئے پھالیہ جانا ہے لہٰذا آپ گھر ابا جان کے پاس پہنچیں۔" میں پندرہ منٹ میں گھر بھوآحسن پہنچ گیا۔ اس وقت تک صبح کی خنکی کچھ کم ہو چکی تھی۔ صحن میں دھوپ کی کرنیں بکھر رہی تھیں۔ میں نے ابا جان کو سہارا دے کر بیڈ سے کرسی پر بٹھایا۔ پھر میں نے اور آپ کی چھوٹی بہو رخسانہ کوثر نے کرسی کو بازوؤں سے تھاما اور آہستہ آہستہ آپ کو گھر کے صحن میں لائے اور وہاں بچھی چارپائی پر لٹایا۔ دھوپ نکلنے سے صحن کا ماحول کافی بہتر ہو چکا تھا۔ میں نے ایک صاف تولیے کو گرم پانی میں بھگو کر دو تین بار نچوڑا۔ پھر اُسے ابا جان کے جسم اقدس پر پھیرا۔ پھر خشک تولیے سے نمی کو خشک کیا۔ اس کے بعد میں نے زیتون کے تیل کے ساتھ ہلکی سی مالش کی۔ تکیے کے ساتھ ٹیک لگوا کر آپ کو بستر پر بٹھایا۔ چند چمچ ثرید آپ کو پیش کیا۔ تھوڑا سا ثرید کھلانے کے بعد آپ کے بالوں کو کنگھی کی۔ آپ کے لباس مبارک کو درست کیا۔ بستر کی چادر کو درست کیا۔ سرہانے رکھے تکیہ کو آراستہ کیا اُس وقت جس بستر پر آپ محوِ استراحت تھے وہ آپ کی بڑی بیٹی نعیم کوثر نے آپ کے لئے خصوصی طور پر بڑی عقیدت کے ساتھ تیار کر کے بھجوایا تھا۔ اتنے میں گھر تازہ اخبار پہنچا۔ میں وضو کر کے چارپائی پر آپ کے قدموں میں بیٹھ کر آپ کو کچھ خبریں

Marfat.com

سنانے لگا تا کہ آپ کا بیماری سے کچھ خیال ہٹ جائے توجہ بٹ جائے۔ ابھی کچھ منٹ ہی گزرے تھے کہ میری نگاہ والد صاحب کے چہرہ اقدس پہ پڑی۔ گذشتہ دو تین روز سے سانس کی تکلیف کی وجہ سے اُن کا دہن مبارک کچھ کُھلا سا رہتا تھا۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ ان کے لب باہم قریب ہو رہے ہیں کُھلا دہن مبارک بند ہو رہا ہے۔ جونہی آپ کے لب مبارک باہم ملے آپ کے چہرہ اطہر پر مسکراہٹ کے واضح اثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے۔ پاس کھڑا آپ کا پوتا غلام نبی احمد جو ابھی بارہ سال کا ہے کہنے لگا ''ویکھو جی! میاں جی ہسدے پئے نے۔''

؎ نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم برلبِ اوست

(اقبالؒ)

چہرہ انور پر تبسم کی یہ کیفیت کچھ دیر برقرار رہی۔ پھر آپ کی آنکھوں کی پُتلیاں کسی ایک نقطے پر مرتکز ہوتی محسوس ہوئیں۔ آپ کا سرِ اقدس سرہانے پر ساکن ہوتا ہوا نظر آیا۔ اتنے میں آپ کے شاگردِ عزیز میڈیکل پریکٹشنر برادر بشیر احمد تشریف لے آئے۔ انہوں نے آپ کی نبض پر ہاتھ رکھا۔ اس کی رفتار شکستہ ہو رہی تھی۔ اباجی کے منہ سے برادر بشیر احمد صاحب کو اس وقت جو مدھم سی آواز سنائی دی وہ کہتے ہیں کہ استاد گرامی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کا ورد کر رہے تھے۔ حسن اتفاق اور خوش قسمتی کہ میں اور میرا چھوٹا بھائی ہم دونوں بھی اس وقت وضو کی حالت میں تھے ہم نے بھی اس وقت آپ کی چارپائی کے دائیں بائیں کھڑے ہو کر نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں مندرجہ ذیل اشعار پیش کرنا شروع کر دیے۔

؎ مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا)

ہماری زباں پہ یہ اشعار جاری تھے۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ہم دو بھائی اور برادر بشیر احمد آپ کی چار پائی کے ایک طرف کھڑے تھے قریب ہی آپ کی دو بہوئیں فرزانہ کوثر، رخسانہ کوثر افسردہ اور غمگین کھڑی تھیں۔ کسی ہستی کے آخری سفر پر روانگی کا یہ پہلا منظر تھا جو میں نے اپنی آنکھوں سے اُس روز بڑے قریب سے دیکھا تھا موت کائنات کا ایک بہت بڑا راز ہے جسے خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے مجھے نہیں معلوم تھا کہ ایک گھنٹہ قبل ابا جان کی خاطر جو تیاری ہوئی تھی وہ اپنے خالق حقیقی کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لئے ہو رہی تھی۔ طہارت و صفائی، زینت و آرائش، تسلی و اطمینان کے ساتھ درود وسلام کے جلو میں آپ تقریباً پونے بارہ بجے کے قریب اپنے اخروی گھر کے لئے روانہ ہوئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

(الفجر: ٨٩: ٢٧-٣٠)

"اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور

Marfat.com

میری جنت میں آ۔'' (کنزالایمان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

اِنَّ لِلّٰہِ مَآ اَخَذَ وَ لَہٗ مَآ اَعْطٰی وَ کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بَاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ ط

''یقیناً اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور عطا کیا۔ ہر چیز کیلئے اس کے پاس ایک وقت مقرر ہے پس تمہیں صبر کرنا چاہیے اور ثواب کی نیت رکھنی چاہیے۔ (صحیح بخاری)

پیارے اباجی نے اُس روز اپنے اخروی گھر کی طرف روانہ ہونا تھا۔ شاید آپ کچھ دنوں سے اس سفر کے منتظر تھے۔ ہر روز صبح سویرے آپ پوچھتے کہ آج دن کون سا ہے؟ حسب معمول آپ نے ۲۸ ذیقعد ۱۴۲۹ ہجری/ ۲۷/ نومبر ۲۰۰۸ عیسوی جمعرات کی صبح کو بھی پوچھا کہ آج کون سا دن ہے؟ یقیناً یہی جمعرات کا دن جس کا انتظار تھا آپ نے علی الصبح اپنی جیب مبارک کو خالی کیا۔ روزمرہ ضرورت کی جو رقم آپ کی جیب مبارک میں تھی وہ آپ نے مجھے (اپنے سب سے بڑے بیٹے کو) مرحمت کی۔ دراصل یہ نئی نسل کو ذمہ داری کی تفویض کی گھڑی تھی۔ پیارے اباجی کو اس وقت بولنے میں دقت محسوس ہو رہی تھی۔ میں آپ کے اس اشارہ کو بخوبی نہ سمجھ سکا۔ میں نے وہ رقم آپ ہی کو لوٹا دی۔ آپ نے پھر مجھے مرحمت فرمائی مگر سچی بات تو یہ ہے کہ میں ہچکچا رہا تھا۔ میں ابھی زیادہ دیر تک ذمہ داری واختیار اور تفویض وتقسیم کا تاج آپ کے سر ہی دیکھنا چاہ رہا تھا۔ اباجی کے جیتے جی میری یہ ہی خواہش تھی کہ میرے سمیت باقی سب بھائی اور ان کے بچے انہی سے ضرورت کے وقت طلب کرتے رہیں اسی تناظر میں آپ کی جیب مبارک کو خالی رکھنا میں نے گوارہ نہ کیا اور وہ روپے آپ کو دوبارہ پیش کر دیے۔ تاہم ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس وقت اباجان نے ذہنی طور پر رختِ سفر باندھ رکھا تھا اور مجھے

Marfat.com

جانشینی کی ذمہ داری کے لئے تیار کر رہے تھے۔

Emily Dickinson کی نظم "Farewell" کی یہ لائنز یہاں موقع محل کے مطابق نظر آتی ہیں:

"Good-bye to the life I used to live,
And I the world I used to know,
Now I am ready to go!"

آپ نے گذشتہ کئی ہفتوں سے صرف سفید لباس پر ہی اکتفا کیا ہوا تھا کسی اور کلر کا کوئی لباس ہم پیش کرتے تو فقط سفید لباس کا ہی اصرار فرماتے۔ یعنی آپ نے موت سے پہلے ہی سفید کفن کو اپنا لیا تھا۔ جب ۲۸ ذیقعد/ ۲۷ نومبر جمعرات کے دن کا سورج طلوع ہوا تو آپ نے صبح سویرے دو تین بار ذکر فرمایا:

''آج یہ گھر مجھے اپنا نہیں لگتا...... آج ایسے لگتا ہے میں کسی اور گھر میں ہوں۔''

آپ کے ان جملوں پر گھر میں موجود آپ کی چھوٹی بہو مسز کلیم اللہ اور آپ کے بیٹوں کلیم اللہ اور تسلیم اللہ نے عرض کیا ''ابا جان آپ اپنے ہی گھر میں ہیں۔ آپ کا وہی بیڈ روم ہے۔ سامنے دیوار پر وہی کلاک آویزاں ہے۔'' بہر حال ابا جان کے وہ الفاظ مبارک کہ آج مجھے یہ گھر اپنا نہیں لگتا ایک سال بعد بھی ہمارے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ ایک نہ ایک دن یقیناً آنا ہے کہ ہمیں بھی فانی دنیا کے اس گھر سے بیگانہ ہو کر اپنے اخروی گھر کے لیے روانہ ہونا ہے۔ ادھر ابا جان اس فانی گھر سے دائمی گھر کی طرف روانہ ہو رہے تھے اُدھر آپ کا بیٹا تسلیم اللہ پھالیہ سے دوائی لانے کے لئے موٹر سائیکل پر سوار سیدا شریف پہنچ چکا تھا۔

دن کے پونے ۱۲ بجے والدِ گرامی نے داعئ اجل کو لبیک کہا۔ چھوٹے بھائی

عظیم اللہ نے تسلیم اللہ کو فون پر مطلع کیا کہ واپس آجاؤ۔ دوا کی ضرورت نہیں رہی۔

بچھڑ رہا ہے کوئی شخص عمر بھر کے لئے
یہ وقت کاش ٹھہر جائے لمحہ بھر کے لئے

(مقبول عامر)

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾

''اور جو اُس کے حضور ایمان کے ساتھ آئے اچھے کام کیے ہوں تو اُنہیں کے درجے اونچے بسنے کے باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ اُن میں رہیں اور یہ صلہ ہے اُس کا جو پاک ہوا۔'' (سورۃ طٰہٰ: ۷۵-۷۶)

اسی اثناء میں پڑوس سے محترم برادران منور حسین، محمود، اظہر اقبال کی والدہ محترمہ خالہ خدیجہ پہنچیں۔ ابا جان کے سر مبارک اور ٹھوڑی کے ارد گرد رومال لپیٹا گیا۔ اعزہ واقرباء کو آپ کے وصال کی اطلاع بھجوائی گئی۔ حسب وصیت ابا جان کو غسل دینے کے مرحلہ میں خود شامل ہوا۔ آبِ زمزم سے دُھلا کفن آپ کو نصیب ہوا۔ آپ کے شاگردانِ عزیز، رفقائے کار، احبابِ گرامی، تعلق داران اور رشتہ داران نے آپ کے ساتھ محبت کی انتہا کر دی۔ آپ کے جنازہ میں عوام کا ایک سمندر اُمڈ آیا۔ بھوآحسن کی تاریخ میں یہ نماز جنازہ کا سب سے بڑا اجتماع تھا۔ بہت ساری عوام تدفین تک قبرستان میں ہی موجود رہی اور تدفین کی تکمیل پر ہی سب نے نیک دعاؤں کے ساتھ آپ کو خدا کے سپرد کر کے اپنے گھر کی راہ لی۔ اس مثالی محبت وعقیدت کے اظہار کا اللہ تعالیٰ تمام متعلقین کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ بلندی درجات نصیب فرمائے۔

Marfat.com

ٹھہرتا نہیں کاروانِ وجود
کہ ہر لحظہ ہے تازہ شانِ وجود

(اقبالؒ)

آج ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۰ھ کے روز آپ کی پہلی برسی کے موقع پر آپ کی یاد خوب تازہ ہو رہی ہے اگرچہ آپ کا وجود مسعود ہم میں موجود نہیں مگر آپ کی پیاری اور نیک باتیں ہمیں بھولی نہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم آپ کی نیک وصیت پر پورے طور پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ آپ کی بیس (۲۰) نکاتی وصیت کا آخری پوائنٹ آپ کے الفاظ میں ہی آپ کے قارئین کے ساتھ شیئر کر رہا ہوں۔

"رب العزت ہم سب کے مالک، رزّاق اور خالق ہیں ان سے اور رسول پاک ﷺ سے بدرجہ اتم محبت رکھیں۔ اول آخر یہی چیز کام آنے والی ہے۔ دنیا کی محبت عارضی ہے اور فنا ہو جانے والی ہے۔"

رحمٰن و رحیم قادرِ مطلق عزوجل ذات سے یہ امید ہے کہ ان شاء اللہ رؤف و رحیم نبی کریم ﷺ کا صدقہ وہ مالک، رزاق اور خالق آپ سے بہتر معاملہ فرمائے گا۔ یہ احسانِ خداوندی ہی ہے کہ جب آپ اس فانی گھر سے رخصت ہو رہے تھے تو جو وِرد آپ کے لب پر جاری تھا وہ درود پاک تھا اور دوسروں کی جو آواز آپ کے کانوں تک پہنچ رہی تھی وہ صلوٰۃ وسلام تھا۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

(امام احمد رضاؒ)

❀ ❀ ❀

”ماسٹر محمد حسین: حیات و خدمات“ میں نے کیوں لکھی؟

تحریر: سلیم اللہ جندران

ہے میسر جن کو الفت باپ کی
کیسے بھولیں گے وہ شفقت باپ کی
ماں کے قدموں میں ہے جنت، بالیقیں
باپ کا سایہ بھی ہے، عظمت نشیں

(شفیق الرحمن نیر)

پیارے ابا جی کو ہم سے رخصت ہوئے دو سال ہونے والے ہیں۔ ۲۸/ ذیقعد ۱۴۳۱ھ، ۶ نومبر ۲۰۱۰ء بروز ہفتہ آپ کی دوسری برسی ہے۔ اس دوسری برسی کے موقع پر ”ماسٹر محمد حسین جندران: حیات و خدمات“ کے عنوان سے آپ کے حالاتِ زندگی، تعلیمی وسماجی خدمات اور آپ کے اعزہ واقرباء، رفقاء، شاگردانِ عزیز اور دیگر احبابِ گرامی کی طرف سے پیش کردہ تعزیتی پیغامات و تاثرات پر مبنی ایک تصنیف کی اشاعت کا ارادہ تھا۔ الحمدللہ! اُس کا مسودہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔ یہ مضمون اس مسودہ تحریر کا ابتدائیہ ہے۔ اس مضمون میں ان محرکات اور مقاصد کا ذکر کیا گیا ہے جن کو مدنظر رکھتے ہوئے اس موضوع پر قلم اٹھایا گیا ہے۔

ابا جی کی ولادت احمد نگر چٹھہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانولہ میں ۶ نومبر ۱۹۳۷ء (06-11-1937) کو ہوئی محکمہ تعلیم میں بطور سکول ٹیچر ملازمت کے سلسلہ میں آپ کو تحصیل پھالیہ ضلع گجرات منتقل ہونا پڑا۔ تمام عرصہ ملازمت آپ کا ادھر ہی گذرا۔ اس

Marfat.com

سلسلہ میں آپ نے بھوآحسن تحصیل پھالیہ حال ضلع منڈی بہاؤالدین میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ ۲۷ نومبر ۲۰۰۸ء/ ۲۸ ذیقعد ۱۴۲۹ھ بروز جمعرات آپ کا یہیں وصال مبارک ہوا اور یہیں بھوآحسن کے غربی قبرستان میں آپ آسودہ خاک ہیں۔

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہو تیرا
نور سے معمور یہ خاکی شبستان ہو تیرا

(اقبالؒ)

اس مختصر تعارف کے بعد اب عنوان تحریر کے حوالہ سے دل کی بات کی جاتی ہے۔ یہ سال ۲۰۰۶ء کی بات ہے کہ میں نے محترم والد صاحب کے خیالات وافکار اور آراء پر مبنی ایک مضمون ''ضلع منڈی بہاؤالدین کی تعلیمی ترقی کا پلان'' والد صاحب کے نام سے ہی منسوب کرتے ہوئے ضلع منڈی بہاؤالدین کے مقامی اخبارات روزنامہ ''علاقہ'' اور روزنامہ ''جذبہ'' کو بھجوایا اُن اخبارات میں جب یہ مضمون بالترتیب ۲ ستمبر ۲۰۰۶ء اور ۱۰ نومبر ۲۰۰۶ء کو شائع ہوا تو والد گرامی نے وہ اشاعت ملاحظہ فرماتے ہوئے مسرت کا اظہار فرمایا اور مجھ سے یوں گویا ہوئے:

''نیک اولاد اپنے والدین کا نام روشن رکھتی ہے۔''

ابا جان کی طرف سے اس حوصلہ افزائی اور پسندیدگی کے اظہار سے مجھے یہ جذبہ اور ترغیب میسر ہوئی کہ والد گرامی کے وہ افکار ونظریات اور خدمات جن میں خلق خدا کے لئے کوئی بھلائی کا پیغام نمایاں ہو انہیں منظر عام پر لایا جائے۔ آنے والی نسل تک انھیں منتقل کیا جائے۔ اس سے ان شاء اللہ والد گرامی کی روح بھی راضی رہے گی اور ان شاء اللہ ان کا نام اور کام بھی روشن رہے گا۔ مجھے والد گرامی کا وہ جملہ آج بھی کانوں میں گونجتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ میری یہ کوشش ان کی خدمت اقدس میں ایک ادنیٰ سا ہدیہ عقیدت ہوگا۔ خدا تعالیٰ محترم والد گرامی کے درجات بلند فرمائے۔

Marfat.com

والدِ گرامی اپنے وصال مبارک سے دو ماہ قبل شدید کھانسی کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ مناسب طبی علاج کے ساتھ ساتھ میری اکثریہ کوشش ہوتی کہ کسی طرح ان کی کچھ نہ کچھ بیماری سے توجہ ہٹی رہے۔ ایک روز آپ کا پوتا غلام نبی احمد آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے مخاطب کرتے ہوئے اس بچے سے پوچھا "آپ کے میاں جی (دادا ابو) کا کیا نام ہے؟ اس نے جواب دیا "ماسٹر محمد حسین صاحب" پھر میں نے پوچھا "میاں جی کے والد صاحب کا کیا نام تھا؟ اُس نے بتا دیا "فضل الٰہی" والد گرامی میری اور غلام نبی احمد کی یہ گفتگو انہماک سے سماعت فرما رہے تھے میں خوش تھا کہ چلو چند گھڑیوں کے لئے اباجی کی توجہ بیماری اور تکلیف سے کسی قدر ہٹی ہوئی ہے۔ غالباً میں نے ابھی غلام نبی احمد سے یہ تیسرا سوال کیا ہی تھا کہ میاں جی کے والد صاحب کے والد صاحب کا نام بھی آپ کو آتا ہے؟ والدِ گرامی خود گویا ہوئے اور فرمانے لگے کہ بہت کم لوگوں کو اپنی دوسری یا تیسری پشت کے بارے کچھ معلومات ہوں گی یا ان سے دلچسپی بحال ہوگی۔ والد گرامی کے اس اظہار خیال نے مجھے اس ضرورت کا احساس دلایا کہ کسی خاندان، نسل یا قوم کے بارے اگر آنے والی نسل کو بھی آگاہ کرنا مطلوب ہو تو اس قوم کی تاریخ کو جس سے آنے والی قوم کو کوئی بھلائی، نیکی کا سبق مل سکے، محفوظ کیا جانا اور منتقل کیا جانا ضروری ہے۔ "ماسٹر محمد حسین جندران: حیات و خدمات" اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اقدس ہے:

"انساب کا علم سیکھو اس کے ساتھ تم اپنے ارحام تک پہنچو گے۔ بیشک صلہ رحمی اہل میں محبت، مال میں اضافہ اور عمر میں زیادتی کا باعث ہے۔"

(تفسیر ابن کثیر جلد چہارم)

قرآن حکیم میں یہ دعا بھی سکھائی گئی ہے:

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾

Marfat.com

''اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں۔'' (الشعراء:۸۴)

والدِ گرامی کی پہلی برسی کی مناسبت سے راقم الحروف نے دو اردو مضامین۔ ''پیارے ابا جان''، ''آج یہ گھر مجھے اپنا نہیں لگتا!'' اور ایک انگریزی نظم "How Can I Thank My Kind Father?" لکھی تھی یہ تینوں آئیٹمز جب مختلف اخبارات اور جرائد و رسائل میں شائع ہوئے تو قارئین کی طرف سے حوصلہ افزا ریسپانس (تاثرات) ملا اور متعدد نے اس خواہش کا بھی کئی بار اظہار فرمایا کہ استاد محمد حسین صاحب کی حیات و خدمات پر جامع کتاب شائع ہونی چاہیے۔ خاص طور پر گھر میں تینوں چھوٹے بھائیوں عظیم اللہ، کلیم اللہ، تسلیم اللہ کی بھی یہ بڑی چاہت اور تقاضا تھا کہ یہ کام بہر صورت ہونا چاہئے لہٰذا میں ذہنی طور پر اسے ایک فرض بھی سمجھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو تھا کہ اس کی تکمیل کی توفیق عطا ہو! انفرادی مضامین بھی خصوصی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں مگر کتاب کی اپنی افادیت ہوتی ہے۔

؎ سرور علم ہے، کیفِ شراب سے بہتر
کوئی رفیق نہیں ہے، کتاب سے بہتر

(پیرزادہ عاشق کیرانوی)

محترم استادِ گرامی پروفیسر ڈاکٹر مہر محمد سعید اختر صاحب کی یہ نصیحت بھی میرے لیے خوب تحریک کا سامان بنی۔ آپ فرماتے ہیں کہ منتشر مضامین و مقالات کو کتابی شکل دے ہی دینی چاہیے کیونکہ کتاب کسی نہ کسی شیلف پر پڑی مل ہی جاتی ہے کسی نہ کسی طور پر قارئین کے ہاتھ لگ ہی جاتی ہے۔

؎ انسان ہے حباب سمندر کتاب ہے
ہر علم کی بقا کا مقدر کتاب ہے

(جان کاشمیری)

Marfat.com

جہاں تک اس موجودہ کتاب کی افادیت کا تعلق ہے توقع کی جاتی ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے مندرجہ ذیل مقاصد کے حصول میں مدد ملے گی اور اس سلسلہ میں یہ کاوش بہتر اثرات مرتب کرے گی:

(۱) والد گرامی کو اللہ تعالیٰ نے جو عزت، شہرت، مقام و مرتبہ معاشرہ میں عطا فرما رکھا تھا اور جس عقیدت و محبت کا اظہار آپ کے ساتھ آپ کی وفات کے بعد آپ کے اعزہ و اقرباء، رفقاء، شاگردان عزیز اور دیگر احباب گرامی نے کیا اُس سے اس پسندیدہ تصور اور اخلاقی قدر کو فروغ ملے گا کہ عظیم انسان بننے کے لئے اعلیٰ تعلیمی ڈگری، بڑے پے گریڈ، اعلیٰ عہدے، اونچے مکان اور عالی شان سواری لازمی شرط نہیں بلکہ اعلیٰ اخلاق اور شائستہ کردار ہی بنیادی تقاضا ہے یہ کتاب اسی نظریہ کی ترجمان ہے۔ والد گرامی متوسط طبقہ سے تعلق رکھنے والے فرد تھے۔ پیشے کے اعتبار سے ایک ایلیمنٹری سکول ٹیچر تھے۔ سادہ اور قناعت پسندی کی زندگی بسر کرنے والے انسان تھے بہر حال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کی پیشہ وارانہ دیانتداری کی بدولت جو مقام انہیں عطا فرمایا وہ قابل رشک اور قابل فخر تھا۔

(۲) یہ کتاب حقیقی اولاد کی طرف سے اپنے والدین کے لئے اور روحانی اولاد کی طرف سے استاد گرامی کے لئے ایک ہدیہ عقیدت اور خراج تحسین کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس تصنیف کی ترویج سے حقیقی و روحانی اولاد کو بالترتیب اپنے والدین اور اساتذہ کرام کی زیادہ سے زیادہ تعظیم و تکریم کا درس ملے گا جس سے معاشرتی امن و سلامتی اور استحکام کے جذبہ کو فروغ ملے گا۔ اسلام کی درخشندہ روایات اور پسندیدہ اقدار کا ارتقاء ہو گا۔

ع عطا اسلاف کا جذبِ دروں کر

(اقبالؔ)

Marfat.com

(۳) یہ تصنیف ان شاء اللہ تعالیٰ غفور رحیم ذاتِ باری تعالیٰ کے حضور والد گرامی کے درجات کی بلندی اور مغفرت کے لئے درخواست گذار اور مددگار ثابت ہوگی۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی شخص مرتا ہے اور اس کے چار پڑوسی اس کے بھلا ہونے کی گواہی دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میں نے تمہاری شہادت قبول کرلی اور جن باتوں کا تمہیں علم نہیں تھا، میں نے معاف کردیں۔'' (ابن ماجہ شریف)

بخاری و مسلم شریف میں حضور ﷺ کا ایک اور فرمان مبارک موجود ہے:

''لوگو! تم زمین پر خدا تعالیٰ کے گواہ ہو تم جس کو اچھا کہتے ہو خدا اس کو جنت میں داخل کردیتا ہے۔''

مذکورہ تصنیف میں مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ڈیڑھ سو (۱۵۰) سے زائد افراد کی والد گرامی کے حق میں تحریری نیک گواہی ہے امید و التجا ہے کہ ان شاء اللہ وہ گواہی ذات باری تعالیٰ کے حضور قبول ہوگی!

(۴) یہ نگارش پیارے ابا جان کی وفات کے بعد ان شاء اللہ ان کے لئے ایک نیکی ثابت ہوگی کیونکہ ایک بار بنو سلمہ قبیلے کا ایک آدمی بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا والدین سے اُن کی وفات کے بعد بھی نیکی کی جاسکتی ہے؟

نبی برحق ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں! اُن کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے استغفار کرنا، ان کے وعدوں کو پورا کرنا، ان کے دوستوں کا احترام کرنا اور ان کے رشتوں کو قائم رکھنا۔'' (سنن ابن ماجہ، سنن ابوداؤد)

یہ کتاب والد گرامی کے لئے دعائے مغفرت سے عبارت ہے اس میں ان کے خاندان اور اعزہ و اقرباء کا تعارف و تذکرہ شامل ہے۔ اسی کتاب میں ان کی

تحریر کردہ وصیت بھی رقم ہے لہٰذا یہ کتاب ہمیں والد گرامی کے لئے استغفار کو قائم رکھنے کی یاد مسلسل دلاتی رہے گی اس سلسلہ میں یہ کاوش ان شاء اللہ زندہ و تابندہ دستاویز ثابت ہوگی۔

⑤ محترم والد گرامی کی حیات و خدمات پر مبنی یہ کاوش ان شاء اللہ تعالیٰ صدقہ جاریہ ثابت ہوگی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب انسان (مومن) مرجاتا ہے تو اُس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین کے (۱) صدقہ جاریہ (۲) وہ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں (۳) نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہے۔ (ابو داؤد جلد نمبر ۲، ص: ۴۲)

لہٰذا یہ کتاب محترم والد صاحب کی جسمانی و روحانی اولاد کی طرف سے خدا تعالیٰ کے حضور سراپا دعا و استغفار سے عبارت ہے اور ایک نیک علمی و تاریخی اشاعت کی حیثیت سے ایسی یادداشتوں اور تجربات کی ترجمان بھی ہے جن سے دوسرے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

⑥ اس کتاب کی ترتیب کا مقصد احکامات الٰہی کی روشنی میں والدین کے حق کا اعتراف و اظہار بھی تھا۔ خداوند قدوس کا یہ حکم مبارک ہے:

(اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ)

''یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا'' (ترجمہ کنز الایمان: سورۃ لقمٰن: ۱۴)

اس حکم خداوندی کی روشنی میں اس کتاب میں والدین کے حق و مرتبے کا اعتراف بھی کیا گیا ہے اور اولاد کے لئے ان کی لازوال خدمات پر اظہار تشکر بھی پیش کیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ اس سے رضائے الٰہی بھی نصیب ہوگی اور والدین کی روح بھی راضی رہے گی۔ نیز دوران حیات اور بعد از وفات والدین کے جو

Marfat.com

حقوق اولاد پر لازم ہیں ان کی پاسداری کا بھی قارئین اور پسماندگان کو سبق ملتا رہے گا۔

⑦ امید کی جاتی ہے کہ ان شاء اللہ اس کتاب کا مطالعہ واستفادہ معلم و متعلم ہر دو کے لئے بہتر دعوت عمل کا سبب بنے گا۔ تدریس و تعلم سے منسلک حلقوں کے لیے سکون و وقار کا پیغام فراہم کرے گا۔ معلمی پیشہ سے اپنائیت اور وابستگی کے جذبہ کو مزید مستحکم کرے گا۔ تعمیر قوم میں مددگار ثابت ہوگا۔

''ماسٹر محمد حسین: حیات و خدمات'' میں نے کیوں لکھی؟

اس ابتدائیہ کا اختتام شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر پر کرنا چاہوں گا۔

نام نیکِ رفتگاں ضائع مکُن
تا بماند نامِ نیکت برقرار

(گذرے ہوئے لوگوں کی نیک نامی ضائع نہ کر
تاکہ تیرا بھی اچھا نام باقی رہے)۔

❀ ❀ ❀

''جو شخص بھی کسی دوسرے آدمی کی سوانح عمری لکھتا ہے وہ یا تو خود اُسے اچھی طرح جانتا ہے اور اُس کی زندگی کے بہت سے پہلوؤں سے واقف ہوتا ہے وہ صاحب سوانح کے زندگی کے بہت سے نشیب و فراز کا چشم دید گواہ ہوتا ہے۔'' (عرفان پاشا (۲۰۱۳ء) (ص:۴۹)

Marfat.com

ماسٹر محمد حسین صاحب: پیشہ معلمی پر جن کو بہت ناز تھا!

تحریر: سلیم اللہ جندران

جس کو الفت ہو ہر اک انسان سے
وہ مدرس بنے وہ معلم بنے
(اظہر)

(تیسری برسی مورخہ ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۲ھ/ ۱۷ اکتوبر ۲۰۱۱ء کے لیے رقم کیا گیا مضمون)

تعارف:

ماسٹر محمد حسین صاحب کا تعلق احمد نگر چٹھہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ سے تھا جس دھرتی کے متعلق آپ کے استاد گرامی جناب حفیظ تائب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خوش ہوں کہ میری خاک بھی احمد نگر سے ہے
مجھ پر نظر ازل سے شہ بحر و بر کی ہے

قیام پاکستان سے ایک دہائی قبل چھ نومبر ۱۹۳۷ء کو آپ فضل الٰہی کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ محترمہ نواب بی بی احمد نگر چٹھہ میں ہی معلمہ کے منصب پر فائز تھیں۔ آپ نے میٹرک تک تعلیم ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول احمد نگر چٹھہ سے حاصل کی۔ انٹر میڈیٹ اسلامیہ کالج گوجرانوالہ سے کیا اور سی ٹی کا امتحان ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن راولپنڈی ریجن سے پاس کیا۔ گیارہ جون ۱۹۵۸ء سے پانچ نومبر ۱۹۹۷ء تک آپ نے سرکاری تعلیمی شعبہ میں انگلش ٹیچر/ ایلیمنٹری سکول ٹیچر کی حیثیت سے انتالیس برس چار ماہ چوبیس دن تدریسی خدمات انجام دیں۔ وہ ذات باری تعالیٰ جس نے "ہر

چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے۔" (سورۃ الجن: ۲۸) اس قادر مطلق عزوجل نے آپ کو اکہتر (۷۱) برس تیئیس (۲۳) دن حیات مستعار عطا فرمائی اور اس حیاتِ مستعار میں انتالیس (۳۹) برس سے زائد عرصہ کے لئے آپ کو ضلع گجرات (حال منڈی بہاؤالدین) تحصیل پھالیہ کے ہزاروں طلبا کو زیور علم سے آراستہ کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ آپ نے چار دہائی کے اس عرصہ میں گورنمنٹ مڈل سکول چک نمبر ۴۴، گورنمنٹ مڈل سکول قادر آباد، گورنمنٹ مڈل سکول دھُنی کلاں، گورنمنٹ مڈل سکول کدھر، گورنمنٹ مڈل سکول بھوآحسن اور گورنمنٹ ہائی سکول بھوآحسن تحصیل پھالیہ منڈی بہاؤالدین میں بطور معلم کام کیا۔

۲۸ ذیقعد ۱۴۲۹ ہجری/ ۲۷ نومبر ۲۰۰۸ء بروز جمعرات آپ نے بھوآحسن میں وفات پائی۔ اس طرح احمد نگر کی خاک کا آخری دائمی مسکن بھوآحسن ٹھہرا۔

تعلیمی خدمات: تلامذہ، رفقاء اور رئیسان مدرسہ کی نظر میں!

معلم کائنات حضرت محمد ﷺ کے اُمتی اور معلمہ ماں نواب بی بی کے فرزند، ماسٹر محمد حسین صاحب کی زندگی کی سب سے بڑی پہچان اور یاد ان کی خدمت بحیثیت استاد تھی۔ پیشہ معلمی پر انہیں بہت ناز تھا۔ راقم الحروف کو اُن کا بڑا بیٹا ہونے کا درجہ حاصل ہے۔

"اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِّاَبِیْهِ"

"بیٹا اپنے باپ کا راز ہے۔" (الحدیث)

والد گرامی اکثر گھر میں طمانیت و مسرت کے لہجہ میں فرمایا کرتے تھے:

"الحمدللہ! مجھے ٹیچنگ سے بہت کچھ ملا ہے۔"

Marfat.com

یہ ان کے اپنے پیشے کے بارے تاثرات تھے۔ چالیس برس سے زائد ان کا سایہ اقدس راقم کو میسر رہا۔ اس عرصہ میں کسی ایک دن بھی معلم کے کام، تعظیم و تکریم، اعزازیہ کے حوالہ سے انہوں نے اپنے انتالیس سالہ ٹیچنگ کیریئر کے بارے کسی قسم کے معمولی سے بھی احساس محرومی کا تذکرہ نہ فرمایا بلکہ جب بھی ٹیچنگ کیریئر (پیشہ معلمی) کی بات ہوتی اس کی تعظیم و توقیر پر خوشی و مسرت کا اظہار فرماتے اور اپنے شاگردوں کے وفادار، فرمانبردار اور نہایت مؤدب ہونے پر اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرتے۔

آپ کی تیسری برسی کے موقع پر لکھے گئے اس مضمون میں بطور معلم آپ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے آپ کے تلامذہ، رفقاء، رئیسان مدرسہ اور علمی ورثہ کی وہ نمائندہ آراء اور تاثرات قارئین کی خدمت اقدس میں پیش کیے جا رہے ہیں جو راقم الحروف کو آپ کے وصال کے بعد تعزیتی پیغامات کی صورت میں موصول ہوئے ہیں۔

آغاز تدریس

(ا) گورنمنٹ مڈل سکول چک نمبر ۴۴ تحصیل پھالیہ (گجرات)

(۱۱ جون ۱۹۵۸ء ۔۔۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۱ء)

1 ہدیہ عقیدت بحضور استاد محترم چوہدری محمد حسین صاحب

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب جس کا ہو بے داغ، ضرب ہو کاری

(حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

چوہدری صاحب مرحوم و مغفور "تعلیم قبیلے" کے ایسے ہی مایہ ناز جوان تھے مجھے ان سے چھ ماہ (۱۹۵۸-۵۹ء) شرف تلمذ رہا۔ ان کی سوچ، فکر اور انداز رہنمائی آج بھی میرے لیے چراغ راہ ہے۔ رب العزت، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل

مرحوم کو فردوس بریں میں جگہ دے اور جوارِ اہلبیت اطہار نصیب ہو پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہو اور چودھری صاحب مرحوم کی زندگی کو نمونہ بنا کر ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ملے۔

آسائش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است
با دوستاں تلطف، با دشمناں مدارا

(حافظ شیرازی)

(دونوں جہاں کا آرام انہی دو باتوں میں ہے کہ دوستوں کے ساتھ التفات اور دشمنوں کے ساتھ بھی حسن سلوک رکھو)۔

چودھری صاحب کا زندگی بھر یہی وطیرہ رہا ہے۔

سوگوار

سید سجاد حسین بخاری

ریٹائرڈ پرنسپل گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج

منڈی بہاؤ الدین

(مندرجہ تعزیتی رجسٹر نمبر ا صفحہ نمبر ۲۴، محررہ چار دسمبر ۲۰۰۸ء)

۲ ملک منور حسین صاحب چک نمبر ۴۳ تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤ الدین سے رقم طراز ہیں:

''استاد محترم محمد حسین صاحب میرے استاد تھے ۱۹۶۰ء میں گورنمنٹ مڈل سکول چک نمبر ۴۴ میں انگلش ٹیچر تھے میں کلاس ششم میں ان کا شاگرد تھا میری انگلش میں کامیابی اور عملی زندگی میں کامیابی اساتذہ کی مرہون منت ہے جس میں استاد محترم محمد حسین صاحب کا بہت ہاتھ ہے۔''

؎ یہ فیضان نظر بخشا گیا ہے اہل مکتب کو
خذف ریزوں سے کر لیتے ہیں لعل و گوہر پیدا

ملک منور حسین

سینئر ہیڈ ماسٹر (ریٹائرڈ) گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول

منڈی بہاؤالدین

(تعزیتی رجسٹر نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۴ محررہ سترہ فروری ۲۰۰۹ء)

(ب) گورنمنٹ مڈل سکول قادر آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

(۲۷ ستمبر ۱۹۶۱ء۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۳ء)

گورنمنٹ مڈل سکول چک نمبر ۴۴ سے ٹرانسفر ہونے کے بعد آپ کی تقرری گورنمنٹ مڈل سکول قادر آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات (حال منڈی بہاؤلدین) ہوئی۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۱ء سے ۲۱ ستمبر ۱۹۶۳ء تک آپ نے وہاں بطور انگلش ٹیچر کام کیا۔

۳ اس ادارہ کے شاگرد رشید احمد بھٹی تحریر کرتے ہیں:

"میں آج مورخہ 30-11-08 کو اپنے مہربان مشفق استاد جناب محمد حسین صاحب کے وصال پُر ملال کے سلسلہ میں ہمراہ ماسٹر غلام حیدر ریٹائرڈ ٹیچر بھوآ حسن حاضر ہوا۔ جناب محمد حسین صاحب استاد ہونے کے علاوہ نہایت ہی ملنسار اور انسان دوست تھے اللہ تعالیٰ اور محمد ﷺ کے ساتھ آپ کو حد درجہ محبت تھی۔ جب تک آپ سروس میں رہے نہایت دیانتداری اور محنت کے ساتھ اپنے شاگردوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرتے۔ اجتماعی توجہ کے علاوہ زیادہ تر توجہ انفرادی ہوتی۔ شاگردوں کو دنیاوی تعلیم کے علاوہ مذہبی تعلیم کی طرف بھی راغب کرتے اور شاگردوں کو نماز روزہ کا پابند بناتے تھے۔ 64-1962ء تک کا عرصہ میں آپ کے پاس بطور شاگرد رہا۔ میں انہی کی کوششوں سے اس قابل ہوا کہ آج میں ہائر سیکنڈری سکول قادر آباد سے 60 سالہ

Marfat.com

(عمر) ملازمت پوری کرنے کے بعد ریٹائر ہونے کے قریب ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا ہو۔" (آمین)

رشید احمد بھٹی، ٹیچر
گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول قادر آباد
(ضلع منڈی بہاؤ الدین)
(تعزیتی رجسٹر نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱ محررہ ۳۰ نومبر ۲۰۰۸ء)

۴ جناب ماسٹر خلیل الرحمٰن صاحب جو قادر آباد میں آپ کے رفیق کار (کلیگ) رہے وہ بیان کرتے ہیں:

"آپ بے حد خوش گفتار، خوش اخلاق، قابل احترام شخصیت کے حامل آدمی تھے۔ کسی بھی آدمی سے ناراضگی، مخالفت یا گلہ گذاری سے کوسوں دور تھے یہی وجہ ہے کہ دوران ملازمت بھی کسی بھی شخص سے کوئی مخالفت یا لڑائی جھگڑا نہیں بنایا گیا۔ ہمیشہ ایمانداری، راست گوئی کے ساتھ اپنی زندگی گذاری۔ اس وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہوں گے۔ میں برادر محمد حسین صاحب کے لئے خصوصی طور پر دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس عطا کرے اور ان کے دیگر اہل خانہ کو بھی درجہ بدرجہ لوح زندگی عطا کرے۔ کامیابی و کامرانی عطا کرے اور اپنی زندگی کو محترم مرحوم و مغفور کے نقش قدم پر چلنے۔۔۔ ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

خیر اندیش
ماسٹر خلیل الرحمن، قادر آباد
(تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤ الدین)
(اقتباس از تعزیتی مراسلہ بنام راقم، تاریخ ندارد)

Marfat.com

(ج) گورنمنٹ مڈل سکول ڈھنی کلاں تحصیل پھالیہ (گجرات)

(نو اکتوبر ۱۹۶۳ء۔۔۔اکتیس مئی ۱۹۷۶ء)

گورنمنٹ مڈل سکول قادر آباد سے ۲۱ ستمبر ۱۹۶۳ء کو ٹرانسفر ہونے کے بعد آپ کی تعیناتی اٹھارہ (۱۸) ایام کے لئے گورنمنٹ مڈل سکول شیخ پور (گجرات) ہوئی وہاں سے آپ کی ٹرانسفر ۹ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو گورنمنٹ مڈل سکول ڈھنی کلاں تحصیل پھالیہ ہوئی یہاں ۳۱ مئی ۱۹۷۶ء تک بارہ سال سات ماہ بائیس دن آپ نے تدریسی خدمات انجام دیں۔ یہ تعلیمی ادارہ جو کہ 1919ء بطور پرائمری سکول قائم ہوا تھا اب اپنی عمر کی ایک تعلیمی صدی پوری کرنے والا ہے اس ایک صدی کے عرصہ میں آپ کی ملازمت والی دہائی کو اس ادارہ کی تاریخ میں آج بھی ''عشرۂ کمال'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کا اجمالی ذکر سکول ہسٹری بورڈ میں بھی موجود ہے۔

⑤ اس ادارہ کے آپ کے اوّلین شاگردوں سے محمد عارف ناصح اپنے تعزیتی مضمون ''روشن چراغ'' کے تحت لکھتے ہیں:

''بطور استاد آپ کا مخصوص اور پسندیدہ مضمون ''انگریزی'' تھا جو آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بھی طلباء کے لیے ایک وحشتناک دیو سے کم نہیں اور جس سے طلبا کے چھٹکارے کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ذرا آج سے پچاس سال پہلے کا سوچئے جب ہائی سکول تو نہ ہونے کے برابر تھے اور مڈل سکول بھی خال خال ہی تھے دیہات میں انگلش جاننے والے ناپید تھے تو پھر ٹیوشن کس سے پڑھتے اور مددگاری کون کرتا؟ ہر ایک کو اپنی نیا صرف اپنے اساتذہ کرام کے سہارے ہی پار لگانی ہوتی تھی تو اس پرانے زمانے میں انگلش جیسے مشکل مضمون کی تدریس جناب محمد حسین صاحب جیسے محنتی اساتذہ کرام کا خاصہ تھی۔ آپ جس مختصر انداز میں Tenses پڑھاتے اور سمجھاتے وہ آپ

Marfat.com

ہی کا خاصہ تھا۔ مڈل پاس کرنے تک ہر طالب علم۔۔۔درست فقرہ بنا سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ان کا انگلش کا رزلٹ کبھی کمزور نہ رہا۔ تمام طلبا اچھے نمبروں سے پاس ہوتے۔ ایک اور عجیب بات۔کہ مڈل حصہ میں کلاسز تو تین تھیں لیکن اساتذہ کرام صرف دو تھے ایک جناب محمد حسین صاحب اور دوسرے جانب چوہدری محمد اسلم وڑائچ صاحب۔کوئی کلاس فارغ رہتی نہ ہی کمزور۔ان ہی اساتذہ کرام کی محنت سے گورنمنٹ مڈل سکول دھنی کلاں ضلع گجرات کے نمایاں سکولوں میں شمار ہوتا تھا اور اساتذہ کرام کا نام بھی ضلع بھر میں مشہور تھا۔

ے اسی کلی سے ہے تاریخ گلستاں روشن
جو باغباں کے لہو سے ذرا نکھرتی ہے

محمد عارف ناصح

سبجیکٹ سپیشلسٹ گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول قادر آباد

(ضلع منڈی بہاؤالدین)

(چار صفحات پر مبنی تعزیتی مراسلہ سے اقتباس صفحہ نمبر ۱، ۲ تاریخ ندارد)

۶ اسی ادارہ کے ایک اور شاگرد پرویز گوندل اپنے تعزیتی مضمون "استاد محترم و مکرم جناب محمد حسین (مرحوم): ایک یادگار شخصیت" کے تحت قلمبند کرتے ہیں:

"موجودہ دور میں" مار نہیں پیار" اک جملہ بہت پسند کیا گیا سکولز کے گیٹوں پر بھی لکھوایا گیا لیکن بہت سال پہلے میرے محسن نے اس سے بھی خوبصورت جملہ" پیار ہی پیار" پسند فرمایا تھا ان کا شاگرد لیٹ آئے، شرارت کرے، ہوم ورک/ کلاس ورک نہ کرے یا کسی ایسے دیگر جرم کا ارتکاب کر بیٹھے میرے محسن کے پاس سب کے لئے یکساں سزا تھی۔خدا کی قسم ان کی سزا میں بھی پیار تھا چاشنی تھی لذت تھی بس وہ صرف اتنا

Marfat.com

ہی کہتے تھے: ''اوہ بہہ جابندے دیا پترا'' میرے استاد محترم و مکرم گوناگوں صلاحیتوں کے مالک تھے آپ معزز شہری بھی تھے ناصح بھی تھے مصلح بھی تھے اور ایک سماجی کارکن بھی تھے رفاع عامہ کے کاموں کا آپ کو عشق تھا جب تک دھنی کلاں میں رہائش پذیر رہے مڈل سکول کو ہائی درجے پر دیکھنا آپ کی تمنا تھی اس کے لیے آپ گھر گھر گئے فنڈز جمع کیے جلسے کیے اپنا سیاسی اثر و رسوخ استعمال کیا اور بالآخر مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دلوا کر دم لیا جلد ہی آپ نے رہائش بھوآحسن میں شفٹ کر لی اسی طرح بھوآحسن کے مڈل سکول کو ہائی بنوایا وہاں آپ کو جناب سلطان احمد صاحب جیسے رفیق میسر آئے وہ بھی رفاع عامہ کے شیدائی تھے دونوں بزرگوں نے اپنی شبانہ روز محنت سے بھوآحسن کی قسمت ہی بدل ڈالی۔ پختہ سڑک کی تعمیر، چھوٹے سے گاؤں میں کالج کا قیام، بینک کا قیام، گرلز مڈل سکول کا قیام الغرض تمام ترقیاتی کام آپ کی محنت، وساطت اور کوشش سے سرانجام پائے مزید یہ کہ غریب بچوں کو سرکاری نوکریاں دلوانا آپ کا مشن اور زندگی کا مقصد تھا خداوند قدوس آپ کے تمام صدقات جاریہ کو شرف قبولیت بخشے۔'' (آمین)

پرویز گوندل

سینئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول موسیٰ کلاں

(تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین)

(چار صفحات پر مبنی تعزیتی نامے سے اقتباسات ص نمبر ۱، ۲، ۳، تاریخ ندارد)

ک دھنی کلاں میں ہی زیر تعلیم رہنے والے آپ کے شاگرد عزیز:

فیض احمد رانجھا اپنے یہ تعزیتی کلمات پیش کرتے ہیں۔

''مورخہ 08-11-28 کو عظیم اللہ نے بذریعہ ٹیلیفون جناب استاد مکرم محمد حسین صاحب کی دنیا فانی سے رخصت ہونے کی اطلاع دی تو ایسے محسوس ہوا کہ اس علاقہ میں اندھیرا چھا گیا ہے اور یہ علاقہ جس کے ہر گھر میں محمد حسین صاحب کے شاگرد موجود ہیں ایک عظیم

Marfat.com

استاد بلکہ روحانی باپ سے محروم ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ط میں ششم تا ہشتم دھنی کلاں میں محمد حسین صاحب کا شاگرد رہا ہوں صبح سکول میں جب اساتذہ تشریف لاتے تھے تو ایک خوف سا محسوس ہوتا تھا مگر محمد حسین صاحب کو آتے دیکھ کر ٹھنڈک اور پیار کا احساس ہوتا تھا آپ اپنے شاگردوں سے بڑے پیار سے ملتے اور پڑھاتے۔۔ مجھے اپنی زندگی کا ایسا کوئی دن یاد نہیں پڑتا کہ محمد حسین صاحب دکان پر بیٹھے ہوں اور میں پاس سے گذر رہا ہوں۔ آپ اپنے شاد گردوں کو اپنے پاس بٹھا کر دیسی گھی کی جلیبیاں اور دودھ پتی ضرور پلاتے تھے۔ میں نے 1973ء میں پولیس سروس شروع کی او آج ایک ذمہ دار عہدے پر تعینات ہوں مجھے آج تک محمد حسین صاحب نے کبھی بھی اپنی ذات اور خاندان کے کام کا نہیں کہا بلکہ علاقہ کے لوگوں کے کام کے سلسلہ میں ضرور حکم دیا کرتے تھے۔"

ان کی نذر نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شاعر کا مصرع پیش کرتا ہوں:

ے ناصر شاہ ایہہ بات ہے صدیاں دی
روز روز نہیں پیدا فرید ہوندے

فیض احمد رانجھا

ڈی ایس پی گوجرانوالہ 30-11-08

(تعزیتی رجسٹر نمبر ۱ صفحہ نمبر ۷ تا ۸ محررہ ۳۰ نومبر ۲۰۰۸ء)

۸ دھنی کلاں سکول میں زیر تعلیم رہنے والے آپ کے ایک اور شاگرد عزیز: بشیر احمد "استاد محترم پیکر شرافت جناب محمد حسین صاحب جندران" کے عنوان سے نالۂ دل یوں کہتے ہیں:

"سب سے پہلے ان کی روح کو ایصال ثواب! میں جب بچہ تھا اس وقت محترم استاد صاحب عالم شباب میں تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کو بہت اچھی صورت، اچھی صحت اور

Marfat.com

اچھی سیرت سے نوازا تھا۔ جوانی کے وقت جوانی کے زور سے لوگوں میں غلطیوں کا امکان ہوتا ہے لیکن اس شرافت کے پیکر سے ہم نے غلطی ہوتی نہیں دیکھی. فضول باتوں پر بحث کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ بحیثیت ٹیچر ان کا انگلش پڑھانے کا ایک اپنا انداز تھا۔۔ پڑھانے میں اپنی مثال آپ تھے شاگردوں سے کبھی غصہ نہیں کیا۔ جب بھی ملاقات ہوتی ضرور تواضع فرماتے۔ اچانک جب مجھے ان کے انتقال کی خبر ملی تو دل کو ایسا جھٹکا لگا جیسے سر سے سایہ اٹھ گیا ہو جب ان کو دفن کر رہے تھے تو ایک ہی فقرہ ذہن پر آتا تھا میں نے اکثر دوستوں سے ذکر کیا کہ ''آج شرافت کا باب دنیا سے اوجھل ہو رہا ہے۔''

بشیر احمد تارڑ (پی ایس ٹی)
گورنمنٹ ہائی سکول دھنی کلاں
(تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین)
(تعزیت نامہ مشمولہ تعزیتی رجسٹر نمبر ا صفحہ نمبر ۳۲ تاریخ ندارد)

(د) گورنمنٹ مڈل سکول بھوآحسن تحصیل پھالیہ (گجرات)

(۱۱ مئی ۱۹۷۷ء۔۔۔ ۵ نومبر ۱۹۹۷ء)

۳۱ مئی ۱۹۷۶ء کو گورنمنٹ مڈل سکول دھنی کلاں سے آپ کا تبادلہ گورنمنٹ مڈل سکول کدھر تحصیل پھالیہ ہوا۔ یہاں گیارہ ماہ نو دن آپ نے تدریسی خدمات انجام دیں اس کے بعد گیارہ مئی ۱۹۷۷ء کو آپ کا تبادلہ گورنمنٹ مڈل سکول بھوآحسن تحصیل پھالیہ ضلع گجرات (حال منڈی بہاؤالدین) ہوا۔ یہ ادارہ بعد میں ہائی کے درجہ کو پہنچا یہاں آپ نے بیس (۲۰) سال پانچ ماہ چوبیس دن بطور معلم خدمات انجام دیں۔ سب سے زیادہ عرصہ ملازمت آپ کا یہیں گذرا۔ اتنالیس سالہ کل تدریسی دورانیہ میں سے بیس

Marfat.com

سالہ تدریسی دورانیہ آپ کا یہیں بھوآحسن گذرا۔ گورنمنٹ مڈل سکول بھوآحسن کے اولین اساتذہ کرام میں آپ کا شمار تھا۔

یہ ۷۷۔۱۹۷۶ء کا سیشن آپ کی زندگی مبارک کا ایک نازک موڑ تھا۔

(بقیہ آئندہ ان شاء اللہ آنے والے برسی پروگرامز کے موقع پر)

❀ ❀ ❀

ان کی قربت کے دل نشیں لمحے
آج بھی ہم کو یاد آتے ہیں
(شفیق الرحمان نیر)

ان کی یادوں کے سائبان میں ہم
"جی رہے ہیں اس اعتماد کے ساتھ"
(شفیق الرحمان نیر)

Marfat.com

میرا آئیڈیل: ٹیچنگ پروفیشن

تحریر: سلیم اللہ جندران
سینئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول دھنی کلاں (منڈی بہاؤالدین)

(محمد حسین صاحب انگلش ٹیچر کی تیسری برسی ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۲ھ/ ۲۷، اکتوبر ۲۰۱۱ء کے لئے خصوصی مضمون)

''ٹیچنگ میرا آئیڈیل پروفیشن ہے۔ الحمد للہ ٹیچنگ سے مجھے بہت کچھ ملا ہے۔ اس پیشے میں بڑی عزت و آبرو اور پہچان ہے۔'' اس طرح کے ارشادات والد محترم محمد حسین صاحب انگلش ٹیچر گھر میں اکثر فرمایا کرتے۔ آپ کے وہ کون سے تعلیمی تجربات و مشاہدات اور تدریسی ثمرات تھے جنہوں نے ٹیچنگ کو واقعی ہی آپ کا آئیڈیل بنا دیا اس کی ایک طائرانہ جھلک ان کی یاد میں لکھے جانے والے اس تاثراتی مضمون میں پیش کی جاتی ہے:

اولادِ حضرت آدم علیہ السلام اور امت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ علم آپ کو وراثت میں ملا۔ آپ کی والدہ محترمہ نواب بی بی جن کے ہاں آپ کو جنم ملا وہ بھی پیشے کے حوالہ سے ایک معلمہ تھیں اس سے آپ کو بچپن سے ہی ترسیل علم کا گھریلو رجحان و میلان ملا۔ اس جذبہ شوق کی آبیاری کا آغاز ۱۱، جون ۱۹۵۸ء میں ہوا جب آپ نے انگلش ماسٹر کی حیثیت سے گورنمنٹ مڈل سکول چک نمبر ۴۴ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ٹیچنگ پروفیشن اختیار کیا۔ اس جذبہ شوق اور آئیڈیل کی تسکین بالترتیب گورنمنٹ مڈل سکول قادر آباد، گورنمنٹ مڈل سکول دھنی کلاں، گورنمنٹ مڈل سکول کدھر، گورنمنٹ مڈل

Marfat.com

سکول بھوآحسن تحصیل پھالیہ (اولڈ ضلع گجرات) اور سب سے آخر میں گورنمنٹ ہائی سکول بھوآحسن تحصیل پھالیہ (حال ضلع منڈی بہاؤالدین) سے ہوتی چلی گئی جہاں سے آپ نے ۱۹۹۷ء میں ریٹائرمنٹ حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ عزّوجلّ نے آپ کو اکھتر برس تئیس دن حیاتِ مستعار عطا فرمائی اس میں آپ کو اتنالیس برس سے زائد باقاعدہ ٹیچنگ کا موقع عطا ہوا۔آپ اس عرصہ حیات کو اپنی زندگی کا سنہری دور گردانتے تھے اس کے ثمرات آپ اپنے طلباء کی وفا، اپنے علم وفن کی جیتے جی آبیاری اور ارتقاء و بقاء، پے در پے پیشہ ورانہ کامیابیوں کے سلاسل اور تعلیمی رفعتوں کی منازل، معاشرہ میں انمول تعظیم وتکریم، ذہنی وقلبی اطمینان و انبساط، بہترین مصروفیت ومشغولیت، دینوی واخروی فلاح ونجات، خصوصی عطائے ربّ جلیل عزّوجل اور پیغمبری مشن کی تکمیل کی صورت میں شمار کرتے تھے۔

الحمدللہ! چار دہائی پر محیط ٹیچنگ (تدریس) کے دوران آپ کو سبق پڑھاتے وقت طلباء سے غصہ سے پیش آنے، چھڑی اٹھانے، تھپڑ مارنے کی ضرورت پیش نہ آئی، کسی شریر طالب علم کی شرارت پر، کسی طالب علم کے لیٹ آنے یا ہوم ورک نہ کرنے پر آپ کی زبان مبارک سے شدید ترین یہ الفاظ ہی جاری ہوتے: ''آفرین اے''، ''برخوردار''، ''او بہہ جابندے دیا پُترا''، ''ماپیاں دی کمائی ضائع کردے او'' اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ الفاظ طلبا کی اصلاح کے لیے بڑے مؤثر ثابت ہوتے۔ جب آپ کمرہ جماعت میں انگریزی پڑھاتے تو آپ کے شاگردان عزیز بتاتے ہیں کہ ایسے معلوم ہوتا کہ کمرہ جماعت کی دیواریں بھی انگریزی بول رہی ہیں مثلاً آپ کے ایک شاگردِ عزیز کے بقول:

''وہ سبق کا آغاز اللہ تبارک وتعالیٰ کے بابرکت نام سے کرتے ...... کہانی کی ریڈنگ کرتے۔ مشکل الفاظ کے معانی تختہ سیاہ پر لکھتے۔ ہم کاپیوں پر نوٹ کر لیتے اس

Marfat.com

کے بعد کسی لائق طالب علم سے اس کی ریڈنگ کراتے۔ پھر اس کا ترجمہ کراتے۔ ایک ایک لفظ کا مفہوم و مطلب واضح کرتے...... سبق پڑھانے کے بعد جب ہم خود ریڈنگ کر رہے ہوتے وہ کلاس کے گرد چکر لگاتے اور جو لڑکا کوئی لفظ پوچھتا وہ نہایت احسن طریقہ سے بتاتے۔ ہوم ورک چیک کرتے، صاف ستھرا لکھنے والوں کو Good یا شاباش دیتے''۔(مظہر اقبال ۷ دسمبر ۲۰۱۰ء)

آپ کے طلباء ماشاء اللہ آپ کی محنت کا خوب صلہ دیتے۔ ڈسٹرکٹ اور بورڈ میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرتے اپنے ادارے اور اساتذہ کا نام روشن کرتے۔ ان کی صحت و عافیت کے لئے دعا گو رہتے۔ آپ کی کلاسز کے متعدد ٹاپ پوزیشن ہولڈرز نے ٹیچنگ پروفیشن ہی بطور فرسٹ چوائس اختیار کیا۔ اور آپ کا سبجیکٹ انگلش آپ کے تلامذہ کے لئے بطور خاص دلچسپی کا موضوع رہا۔ ایک دفعہ آپ کے مڈل سکول کی ایک کلاس میں اچانک ایک طالب علم سے یہ سوال کیا گیا:

"What do you want to be in your life?"

طالب علم نے بلا ساختہ کھڑے ہو کر جواب دیا:

"Sir, I want to be an English teacher."

حدیث مبارک ہے کہ بیٹا اپنے باپ کا راز ہے۔ آپ کے سب سے بڑے بیٹے (راقم الحروف) نے یہ واقعہ خود آپ کی زبان مبارک سے سنا۔ آپ کی ٹیچنگ پروفیشن (پیشہ معلمی) سے اس قدر وابستگی اور اپنائیت تھی کہ آپ نے اپنے تمام افراد کنبہ کے لئے ٹیچنگ کو ہی Recommend (تجویز) کیا۔ آخری دم تک آپ کو ٹیچنگ سے دلچسپی رہی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی آپ نے تازیست مقامی تعلیمی ادارہ کی فلاح کے لئے اس سے تعلق قائم رکھا۔ اس دہائی عرصہ کے بارے مقامی سکول کے سینئر ہیڈ ماسٹر مرزا محمد رفیق (دسمبر ۲۰۰۸ء) لکھتے ہیں:

Marfat.com

''میرے محترم محمد حسین صاحب انسانیت کی عظیم مثال تھے۔بھوآحسن سکول میں تقریباً8 سال ہو چکے ہیں اِس دوران سکول اوقات میں ان کی موجودگی میرے لیے مشعل راہ تھی۔میں تقریباً ہر کام میں ان کے مشورہ سے چلتا تھا اور مجھے کبھی کسی کام میں نقصان نہیں ہوا۔جس دن وہ سکول تشریف نہ لاے میرا دن ادھورا رہتا۔علاقہ میں ان کی روشنی محسوس ہوتی تھی۔'' (تعزیتی رجسٹر نمبر ۳، صفحہ نمبر ۹)

الحمدللہ! آپ کے تلامذہ سراپا ادب و احترام نظر آتے۔حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم بادشاہ ہو تو تب بھی اپنے والد اور استاد کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔زندگی بھر جناب والد گرامی کو اپنے کسی شاگرد سے توقیر استاد کے سلسلہ میں کوئی شکایت نہ ہوئی۔ٹیچنگ پروفیشن سے وابستہ معلمین، صدر معلمین (شاگردان عزیز) کے علاوہ دیگر شعبہ جات کے ملازمین، افسران (شاگردان عزیز) نے بھی احترام معلم کا آپ کے سامنے عملی مظاہرہ پیش کیا۔مثلاً آپ کے شاگرد عزیز فیض احمد رانجھا ڈی ایس پی (۲۰۰۸ء) بیان کرتے ہیں'' مجھے اپنی زندگی کا ایسا کوئی دن یاد نہیں پڑتا کہ محمد حسین صاحب دکان پر بیٹھے ہوں اور میں پاس سے (ملے بغیر) گذرا ہوں (تعزیتی رجسٹر نمبر ا، صفحہ ۲۰۸، محررہ، ۳۰ نومبر ۲۰۰۸ء) ایک دفعہ آپ ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی دکان غوثیہ بک ڈپو اینڈ شاپنگ سنٹر بھوآحسن پر تشریف فرما تھے کہ میجر عمر حیات حاضر ہوئے وہاں راقم الحروف کے چھوٹے بھائی اور دیگر متعدد احباب موجود تھے میجر صاحب نے عرض کیا کہ سر! میں اس کا مستحق ہوں کہ آپ مجھے کان پکڑوا کر سزا دیں کیونکہ میں متعدد بار یہاں سے گذرا ہوں اور آپ کو سلام کیے بغیر گذر گیا ہوں مجھے اس کا علم نہیں تھا کہ آپ یہاں تشریف رکھتے ہیں۔

ایک بار صوبائی سیکرٹری (پنجاب اسمبلی) چوہدری محمد خان بھٹی نہایت تزک و احتشام کے ساتھ متعدد گاڑیوں کے ہمراہ گذر رہے تھے دوسری سمت سے ان کے استاد

Marfat.com

گرامی ماسٹر محمد حسین صاحب آرہے تھے یہ دیکھ کر وہ خود بھی اور پورا کارواں بھی رک گیا اور اپنے استاد گرامی کو بڑے ادب و نیاز سے ملنے کے بعد روانہ ہوئے۔ اگر کبھی کبھار آپ کی ملاقات اپنے شاگرد عزیز جناب حاجی محمد اقبال بوسال (مرحوم) سابق ایم این اے سے ہوتی تو وہ بھی مثالی ادب واحترام کا مظاہرہ کرتے۔ اس علاقہ میں جب بھی وہ تشریف لاتے آپ کو ملے بغیر نہ گذرتے۔

آپ کے شاگردانِ عزیز آپ کے پیغام کو بڑی اہمیت دیتے۔ اپنے شاگردوں کے نام آپ کے رقعہ جات (لیٹرز/خطوط) بہت مشہور تھے آپ کے شاگردانِ باوفا انہیں بڑی ترجیح دیا کرتے۔ آپ کے پیارے شاگرد ڈاکٹر عباس طاہر گوندل صاحب (سابق ایم ایس، ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات/موجودہ انچارج ای ڈی او ہیلتھ گجرات) سے علاج معالجہ کی بہتر سہولیات کے حصول کی خاطر کئی لوگ آپ سے رقعہ وخط وغیرہ لے جاتے اور موصوف انہیں خصوصی ترجیح دیتے۔ ڈاکٹر صاحب نے راقم کو اپنے ایک انٹرویو مورخہ ۱۳ اکتوبر ۲۰۱۰ء بمقام گجرات میں آگاہ فرمایا کہ استاد گرامی اپنے خطوط میں میرے لیے جو دعائیں لکھتے وہ میرے لیے سرمایہ افتخار تھیں اور مجھے ان کی بڑی ضرورت تھی۔ آپ کی روحانی اولاد، آپ کے تلامذہ آپ سے دعاؤں کے خواہاں رہتے۔ آپ کے شاگرد حاجی عمر حیات بوسال (دسمبر ۲۰۰۸ء) اپنے تعزیتی مکتوب میں لکھتے ہیں کہ "استاد محترم ۵ نومبر ۱۹۹۷ء کو جب ریٹائر ہوئے تو اس دن ایک جلسہ ہوا کوئی روتا کوئی ہنستا، آپ کے الفاظ تھے میرا ہر شاگرد میری اولاد ہے اور میں ریٹائر ہونے کے بعد بھی اپنے شاگردوں کو اپنی اولاد سمجھوں گا تو واقعی استاد محترم ایسا سمجھتے رہے۔ مجھے دن میں چار پانچ مرتبہ اُدھر جانا پڑتا تو میں اتنی مرتبہ ہی استاد محترم کو سلام کرتا تو استاد محترم کی زبان سے دعا نکلتی تو اس دعا میں ایک ایسی کشش اور تاثیر ہوتی جیسے کسی کامل بزرگ کی زبان میں ہو۔" (تعزیتی مکتوب مشمولہ تعزیتی رجسٹر نمبر ۲، سیریل

Marfat.com

نمبر ۴۹، صفحہ نمبر ۴۷ تا ۵۰)

گاؤں میں، علاقہ میں جب کوئی اہم تقریب ہوتی مثلاً کسی پکی سڑک یا پٹرولیم فلنگ سٹیشن کا افتتاح، گورنمنٹ گرلز مڈل سکول بھوآحسن کا اجراء، گورنمنٹ انٹر کالج بھوآحسن کا قیام، جلسہ خواندگی کا انعقاد، مسلم کمرشل بینک بھوآحسن کی افتتاحی تقریب، سکول مسجد کا سنگ بنیاد، مقامی جنازہ گاہ کی تعمیر کا آغاز وغیرہ۔ آپ کے فرمانبردار تلامذہ، باوفا احباء آپ کو خصوصی دعوت پہ بلاتے، آپ کی شمولیت کے حقیقی خواہاں رہتے۔

الحمدللہ! پیشہ معلمی کی یہی وہ برکات تھیں یہ ایسے ثمرات تھے جن کو نہ تو خریدا جا سکتا تھا نہ ہی ان کی کوئی قیمت چکائی جا سکتی تھی آپ اپنے اس اعزاز و افتخار پر اپنے خالق و مالک اللہ تعالیٰ عزوجل کا بے پناہ شکرادا کرتے۔ ان عوامل اور محرکات کی بنا پر آپ کا یہ ارشاد بجا تھا کہ ”میرا آئیڈیل: ٹیچنگ پروفیشن ہے“...... ”الحمدللہ ٹیچنگ سے مجھے بہت کچھ ملا ہے۔ اس پیشے میں بڑی عزت و آبرو اور پہچان ہے۔“

آپ کے شاگردِ عزیز جناب نذر محمد ایس ایس ٹی نے ۱۴ اگست ۲۰۱۰ء کو اپنی ایک نظم میں اپنے استاد گرامی کو یوں سلام عقیدت پیش کیا:

ے بعد از ریٹائرمنٹ بھی مدرسے سے دوستی
لگتا ہے جیسے علم کا پرستار تھا وہ شخص
مرقد پہ کھلے پھول یہ بتاتے ہیں ہمیں
کہ اللہ کے اس انعام کا حقدار تھا وہ شخص

(تیسری برسی سے دو روز قبل ۲۶ ذیقعد ۱۴۳۲ھ/ ۲۵-اکتوبر ۲۰۱۱ء پونے پانچ بجے سہ پہر مکمل کیا گیا)۔

❀ ❀ ❀

Marfat.com

اباجی کے ساتھ میرے یادگار لمحات!

تحریر: سلیم اللہ جندران

(والد گرامی ماسٹر محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن بھوآحسن تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کی چوتھی برسی بتاریخ ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۳ھ/ ۱۶-اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز منگل کے لیے رقم کردہ مضمون)

ABSTRACT

This artcile envisages the sweet memories of a late father as cherished and remembered by his eldest son. Ranging from the childhood to the present adulthood, the author has chosen the most unforgettable and the most memorable events spanned over his life. The retrospective survey of such attachements and memories has been given in the descriptive mode and historical order. The article is a chronological reflection of the past tilted towards the present. It realizes the youngsters to remember ever the services of their ancestors while showing themselves as their noble followers.

تعارف

دنیا میں اولاد کے لیے والدین کا وجود بے مثل نعمت ہے۔ ماں کی مامتا راحتِ قلب و جاں ہے تو باپ کا سائباں اولاد کے لیے خوابوں کی تعبیر کا درماں ہے۔ ماں کے قدموں تلے جنت ہے تو حج و عمرہ کا ثواب باپ کے چہرہ اقدس کی زیارت

Marfat.com

ہے۔ماں ہو یا باپ، ہر دو کا وجود مسعود اولاد کے لیے دھوپ میں چھاؤں، تاریکی میں روشنی اور اضطرار میں قرار کی مانند ہے۔ان کے سایہ مبارک میں گذرا ہر لمحۂ زندگی بادِ نسیم کے جھونکے کی طرح خوشگوار اور مناظر فطرت کے حسین مناظر میں نہایت یادگار محسوس ہوتا ہے۔ایسے میں آج راقم الحروف اپنی پینتالیس (۴۵) سالہ زندگی میں سے انتخاب اور اختصار کے پیش نظر دس (۱۰) اہم لمحات اور والدِ گرامی کے دیگر متفرق احسانات کا بطور خاص ذکر اپنے محترم قارئین کے ساتھ شیئر کر رہا ہے تاکہ والد گرامی کی خدمات اور اُن کے احسانات کو خراج تحسین پیش ہو سکے۔ان کی روح اولاد سے راضی رہے،ان کی یاد تازہ رہے،اور عمومی مقصد یہ بھی ہے کہ ہر اولاد کو اپنے محترم والدین کی درخشندہ و تابندہ روایات کا امین و پاسدار رہنے کا موثر پیغام بھی ملے!

؎ یقین اپنے گماں اپنے
بزرگوں کے نشاں اپنے

(سیف الزماں سیف)

طریق کار

یہ مضمون خاندان کے بنیادی رشتوں ۔۔۔ والدین اور اولاد، باپ اور بیٹے سے تعلق رکھتا ہے۔اس میں سوانح حیات کی جھلک،ایک باپ کے بیٹے پر احسانات کی صورت میں پیش کی گئی ہے۔ بیٹے نے ساڑھے چار دہائی پر محیط اپنی حیات کے اوراق میں سے دس واقعات کو بطور نمونہ (Sample) والد گرامی کے احساناتِ کریمانہ کے طور پر رقم کیا ہے۔اس پیشکش میں ترتیب زمانی اور ترتیب مکانی کی بھی تفصیل دی گئی ہے۔ابتدائی، ثانوی، اعلیٰ تعلیم، ملازمت، شادی، سروس کیریئر میں کامیابی، نجی و تفریحی سفر اور سفر میں حفاظت سے متعلقہ سوانح حیات سے وابستہ یادوں کو پسر نے پدر

Marfat.com

مکرم کی محبتوں سے سرشار دیکھا ہے اور اسے قارئین تک تاثراتی صورت میں پیش کیا ہے بیانیہ انداز میں منظم کیا ہے۔

متعلقہ تاثراتی و مشاہداتی ادب کا جائزہ

یادگار لمحات کا اوراقِ حیات سے انتخاب:

یہ ۷۴-۱۹۷۳ء کی بات ہے کہ ابا جی بطور انگلش ٹیچر گورنمنٹ مڈل سکول دھنی کلاں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں تعینات تھے۔ گھر کا طرز زندگی بڑا سادہ تھا۔ والدہ محترمہ ہم سب بہن بھائیوں کے کپڑے ایک ہی رنگ میں گھر پر رنگ دیتیں اور اکثر اوقات وہ خاکی رنگ ہوتا تھا جسے اس وقت لوگ چودھری رنگ کہتے تھے۔ خود ہی سلائی کرتیں۔ صبح سویرے جب والد صاحب گھر سے سکول کے لیے روانہ ہوتے تو والدہ محترمہ ہم سب بہن بھائیوں کو ننھی منی عمر میں ایک جیسی خاکی وردی پہنا کر، ایک جیسا ہیئر سٹائل بنا کر، ایک ہی کلر اور ڈیزائن کے شوز چڑھا کر ابا جی کی قیادت میں سکول روانہ فرماتیں۔ گاؤں کی گلیوں میں اس انداز میں ابا جی کی اقتداء میں ہمیں درسگاہ پہنچنا بڑا سہانا لگتا۔ کبھی کبھی گلیوں سے گذرتے دائیں بائیں سے یہ آواز بھی سنائی دیتی: ''واہ جی واہ! ماسٹر صاحب کی فوج جا رہی ہے۔'' اس کی بازگشت آج بھی محسوس ہوتی ہے بچپن کا تذکرہ اس یاد کے بغیر ادھورا نظر آتا ہے۔ بچپن کے اس تذکرے میں قابل اعزاز اور لائق افتخار یہ بات تھی کہ قدرت نے ہمیں اپنے ابا جی کے جلو میں روزانہ باوقار اور منظم انداز میں علم کی درسگارہ میں قدم رکھنے کا موقع مرحمت فرمایا تھا اس طرح حصولِ علم کا موقع ہمارے لیے والدہ محترمہ کی طرف سے گھر پر ہماری باذوق تیاری اور گھر سے سکول تک والد صاحب کی روزمرہ باسعادت معیت میں روانگی سے نہ صرف ایک دلچسپ

Marfat.com

مشغلہ ثابت ہوا بلکہ آنے والے دنوں میں تحریک علم کے لیے ایک موثر مہمیز اور خوشگوار یادگار بھی ثابت ہوا۔

ع کبھی بچپن کا جو گذرا زمانہ یاد آتا ہے
پدر کی وہ امیدوں کا زمانہ یاد آتا ہے

(ندرؔ)

"Be it a weakness, it deserves some praise,
We love the play-place of our early days." (Cowper)

- ۱۹۸۱ء میں جب میں نے گورنمنٹ ہائی سکول دھنی کلاں سے میٹرک کا امتحان پاس کیا تو والد گرامی مجھے اور دھنی خرد سے چوہدری بشیر احمد تارڑ (مرحوم) کے بیٹے سرفراز احمد تارڑ کو گورنمنٹ زمیندار ڈگری کالج بھمبر روڈ گجرات میں داخل کرانے کے لیے ساتھ تشریف لے گئے، محترم چوہدری بشیر احمد تارڑ (مرحوم) بھی ہمراہ تھے۔ وہاں پرنسپل آفس میں جناب چوہدری محمد یعقوب صاحب کے پاس اباجی کی موجودگی میں تفصیلی تعارف ہوا۔ چوہدری محمد یعقوب صاحب نے بڑے مشفقانہ انداز میں ہمارے ساتھ طویل گفتگو فرمائی۔ میٹرک کے بعد ضلع کے سب سے بڑے کالج کے محترم سربراہ کے ساتھ اُن کے دفتر میں یہ ملاقات جو غیر رسمی انداز میں ہوئی اباجی کی موجودگی میں ماشاءاللہ بڑی خوشگوار اور یادگار تھی۔

- ۱۹۹۰ء میں مجھے محترم والد صاحب کے ہمراہ بھوآحسن سے فیصل آباد تک اکٹھے سفر کرنے کا موقع ملا۔ یہ ایک ایسا سفر تھا کہ اس کے اثرات میری زندگی کے اس وقت سے اب تک کے سفر پر بطور یادگار انمٹ نقوش کی طرح مسلسل مرتب ہو رہے ہیں۔ فیصل آباد ایک شادی کی تقریب تھی اس تقریب میں کراچی سے

بھی خاص مہمان مدعو تھے، جناب بشیر احمد خلجی صاحب نے ایک رابطہ کار کی حیثیت سے ان مہمانوں (ماں بیٹے) سے اباجی کی ملاقات کا پیغام طے کیا تھا۔ اباجی نے مجھے اور چھوٹے بھائی تسلیم اللہ کو ساتھ لیا اور اپنے ایک شاگرد عزیز اشفاق احمد صاحب (حال مقیم امریکہ) کے ہمراہ فیصل آباد روانہ ہوئے۔ ان مہمانوں سے وہ ابتدائی ملاقات اگرچہ غیر مانوس تھی مگر اللہ تعالیٰ جل شانہ کا امر اور اباجی کی رضا کہ وہ ملنے والے مہمان بالترتیب میرے لیے خوشدامن اور برادر نسبتی ٹھہرے۔ اباجی کا وہ مختصر سفر میرے لیے زندگی بھر کے رفیق سفر کے انتخاب کا سفر ٹھہرا۔ یہی امر ربی تھا۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿۵۴﴾

"اور وہی ہے جس نے پانی سے بنایا آدمی پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کی اور تمہارا رب قدرت والا ہے۔" (الفرقان:۵۴)

۱۹۹۲ء کی بات ہے میں بھوآحسن گھر سے سفر کے لیے بس پر سوار ہوا۔ بس ابھی بھیکھے وال کے قریب ہی پہنچی تھی کہ وہ سڑک سے نیچے جا گری اور قلابازی کھا گئی۔ اس حادثہ کے موقع پر کچھ مسافر زخمی ہوئے اور شدید زخمی بعد میں جانبر نہ ہو سکے۔ اس حادثے کی اطلاع آناً فاناً علاقہ میں پھیل گئی۔ رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ راقم کو زندگی کی امان بخشی۔ والدِ گرامی بھی یہ خبر سن کر فوراً جائے حادثہ پر پہنچے اور مجھے گھر واپس لائے۔ خدا تعالیٰ کے اس فضل و کرم پر انہوں نے اللہ تعالیٰ کا گڑگڑا کر شکر ادا کیا اور ساتھ گھر پر غرباء میں بطور صدقہ مٹھائی تقسیم فرمائی۔ حادثے میں میرا بالکل محفوظ رہنا اور اباجی کا وہ شکرانے اور دعا کا انداز اور راہِ خدا میں یہ خیرات میرے لیے زندگی بھر گہرے نقوش چھوڑ گئے۔

Marfat.com

ع منگیاں خیراں دعاواں کر کر کے

(زیبؔ)

ارشادِ ربانی ہے:

وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٢٤﴾

''اور تمہیں زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور برتنا ہے''۔ (الاعراف: ۲۴)

- ۱۹۹۶ء میں اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اپنے پیارے نبی کریم رؤوف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا صدقہ میرے والدین اور اساتذہ کرام کی دعا اور محنت کو شرف قبولیت بخشا۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے میری بطور ہیڈ ماسٹر سلیکشن ہوئی۔ پہلے میں والد گرامی کے ساتھ ہی گورنمنٹ ہائی سکول بھوآحسن تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں بطور ای ایس ٹی تعینات تھا۔ اس سلیکشن پر ۷/ مارچ ۱۹۹۶ء کو اس سکول سے سبکدوش ہوا۔ مجھے نئے تعلیمی ادارہ گورنمنٹ ہائی سکول موسیٰ کلاں تحصیل پھالیہ (منڈی بہاؤالدین) حاضر ہونا تھا۔ اباجی نے نئے سکول میں میرے بطور صدر معلم حاضر ہونے کے موقع پر مجھے شرف معیت سے نوازا۔ میں جب اباجی کے ہمراہ نئے ادارہ میں حاضر ہوا وہاں متعدد اراکین والد صاحب کے لیے خصوصی عزیزان کی مانند تھے۔ کچھ سابق رفقاء، کچھ شاگرد، بہرحال سب نے خوب ویلکم کیا۔ پرتپاک استقبال اباجی کے جلو میں میرے لیے دیدنی تھا۔ موسم بہار تھا پھول کھلے ہوئے تھے ایسے میں وہ جانگنگ دل کے موسم کو بھی خوشگوار بنا رہی تھی۔ الحمد للہ!
- ۱۹۹۷ء میں ۲۵ رمارچ کا دن میرے لیے اور اباجی کے لیے نہایت یادگار تھا۔ وہ تعلیمی ادارہ جہاں آپ نے ۱۹۶۳ء تا ۱۹۷۶ء انگلش ٹیچر کے طور پر تدریسی خدمات انجام دیں، اللہ تعالیٰ عزوجل کے فضل و کرم سے جہاں آپ کو اپنی

Marfat.com

خدمات کے اعتراف میں طلبا، اساتذہ، معاشرہ اور محکمہ میں مثالی اعزاز وافتخار نصیب ہوا۔ اسی ادارہ میں، اپنے مادر علمی میں ۲۵ مارچ ۱۹۹۷ء کے دن آپ کا بیٹا (راقم الحروف) بطور ہیڈ ماسٹر تدریسی اور انتظامی خدمت پر مامور تھا۔ آپ کے شاگردانِ عزیز محمد عارف ناصح، پرویز احمد گوندل، آفتاب احمد تارڑ، محمد ولایت تارڑ، محمد اسلم اختر، محمد اسلم تارڑ، بشیر احمد تارڑ وہاں ٹیچرز کے منصب پر فائز تھے۔ ایسے میں دیگر ارکان سٹاف محمد حیات تارڑ، بشارت ظفر تارڑ، محمد ظفر رضا، چوہدری عمر دین، محمد انار، محمد عارف قمر اور فیض احمد صاحبان کے جلو میں معززین علاقہ کی کثیر تعداد کے ہمراہ سکول مسجد کے سنگِ بنیاد کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ قدرت کی خاص عنایت، پنڈال میں موجود حاضرین کی پرخلوص چاہت۔۔۔ مسجد کی پہلی اینٹ نصب کرنے کی سعادت آپ کا مقدر بنی۔ اس طرح وہ لمحہ رہتی دنیا تک نہ صرف آپ کے لیے بلکہ ہم سب کے لیے یادگار ٹھہرا۔ الحمدللہ آج وہ پہلی اینٹ خوبصورت اور کشادہ مسجد کا منظر پیش کر رہی ہے اور اس سے ملحقہ مسجد گارڈن گلبانی وچمن آرائی کا قابل دید نظارہ دے رہا ہے:

کوئی اچھا کام رہ جاتا ہے باقی
کوئی پیغام رہ جاتا ہے باقی
چلے جاتے ہیں دنیا چھوڑ کر لوگ
بس ان کا نام رہ جاتا ہے باقی

(انور شعور)

۱۹۹۷ء میں جب ایم۔ایڈ کے داخلوں کے اخبارات میں اشتہارات آنا شروع ہوئے تو میں نے بھی اباجی سے اپنے داخلے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ہماری رہائش سے قریب ترین ایم۔ایڈ کے تعلیمی ادارے لاہور یا راولپنڈی میں موجود

Marfat.com

تھے۔اسی دوران گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن (جی سی ای) فیصل آباد کا ایم۔ایڈ میں داخلہ کا اشتہار شائع ہوا۔فیصل آباد کے لیے بھوآحسن سے اس وقت کوئی بھی ڈائریکٹ کنوئینس دستیاب نہ تھی۔بھوآحسن سے گوجرانوالہ اور گوجرانوالہ سے فیصل آباد والا روٹ ہی زیادہ استعمال ہوتا تھا۔بہرحال والد گرامی نے مجھے صرف ایک جگہ فیصل آباد ہی اپلائی کروایا۔اس وقت ایم۔ایڈ کی محکمانہ ترقیاں ملنے کی وجہ سے ہیڈ ماسٹرز اور سبجیکٹ سپیشلسٹ صاحبان کا بھی داخلہ کے لیے کافی رش ہوتا تھا۔وہاں آرٹس کی گیارہ سیٹوں کے لیے ایک سو دس امیدوار تھے۔مجھے انٹرویو کے دوران انٹرویو پینل کے ایک فاضل رکن نے خوشخبری سنادی کہ:

"We shall accommodate you."

چند ہی دنوں بعد قدرت نے منڈی بہاؤالدین سے بھوآحسن کے راستے فیصل آباد تک ایک نئے روٹ کی منظوری عطا فرمادی۔مینوبس سروس اس راستے بحال ہوگئی اور مجھے گھر کی دہلیز سے تعلیمی ادارہ تک ڈائریکٹ بس سروس دستیاب ہوگئی۔جی سی ای فیصل آباد میں میرا وہ ایک سال کا قیام ماشاءاللہ میرے سارے تعلیمی کیریئر میں سب سے زیادہ خوشگوار اور یادگار عرصہ رہا۔کالج کا ماحول انتہائی پرسکون،صحت افزا،ہم نصابی سرگرمیوں کے لیے نہایت مددگار، تمام اساتذہ کرام انتہائی محنتی اور شفیق تھے۔اسی تعلیمی تربیتی ادارے سے اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز عطا کیا کہ میرا ایم۔ایڈ کا مقالہ "Na'at: Need and Scope in English Curriculum" حکومت پاکستان (نیشنل بک فاؤنڈیشن،اسلام آباد) نے اشاعت کے لیے منظور کیا۔۱۹۹۹ء میں اسے شائع کیا۔حدیث پاک ہے کہ''اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں''(صحیح ابن حبان،کتاب البر والاحسان،باب حق الوالدین)

Marfat.com

راقم نے والد کی رضا کے تحت اپنے لیے اس تعلیمی وتربیتی ادارے کا انتخاب کیا۔ الحمدللہ! وہ ادارہ میرے لیے تعلیمی جوبن اور خوشیوں کی بہار کا پیغام لایا۔

ے ماں باپ کی موجودگی کا خوب فائدہ تو اٹھا
راہنمائی ان کی پا کر روشن مستقبل اپنا بنا

(اشغبؔ)

❁ یہ سال ۲۰۰۰ء کا واقعہ ہے کہ میری اہلیہ محترمہ جو کہ بطور سیکنڈری سکول ٹیچر مقامی سٹیشن پر تعینات تھیں انہیں محکمہ تعلیم کی طرف سے سبجیکٹ سپیشلسٹ کے عہدہ پر پروموشن کی آفر ملی۔ بہرحال پوسٹنگ مقامی ضلع سے باہر ہو رہی تھی۔ میرے چھوٹے بھائیوں نے مجھے اور والد صاحب کو مشورہ دیا کہ گھر کی پرسکون سروس چھوڑ کر دوسرے ضلع میں منتقلی سے مسائل ہی بڑھیں گے اس لیے ہوم سٹیشن پر موجودہ سروس کو ہی ترجیح دی جائے۔ اس لمحے جو فیصلہ والدِ گرامی نے صادر فرمایا وہ بڑا حوصلہ افزا ثابت ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ جو آدمی زندگی میں پروموشن قبول نہیں کرتا وہ سمجھ لے کہ وہ اپنی زندگی میں کبھی ترقی لینا ہی نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا کہ تبادلہ ملازمت کا حصہ ہے۔ پروموشن لی جائے۔ ان شاءاللہ آج یا کل واپس ٹرانسفر ہو ہی جائے گی۔ نہ صرف آپ نے اس نئی ذمہ داری پر آمادہ کیا بلکہ آپ خود اپنی بہو کے ساتھ ان کی نئی تعیناتی کے موقع پر ان کو جائن کروانے گئے۔ ماشاءاللہ وہاں خوب خیر مقدم ہوا۔ میں بھی ساتھ تھا آپ کی مشفقانہ رفاقت اور سرپرستی سے وہ سفر خوشی و مسرت سے سرشار ہو گیا۔ قدرت نے کرم کیا۔ ۲۰۰۱ء میں تبادلہ بھی واپس ہوم ڈسٹرکٹ میں ہو گیا اور اب الحمدللہ! ۲۰۰۸ء سے اہلیہ محترمہ سروس کیریئر میں ترقی کا ایک اور زینہ یعنی اگلی پروموشن بطور سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ بھی حاصل کر چکی ہیں۔ ماشاءاللہ! ترقی کی یہ منازل ابا جی کی بروقت حوصلہ افزائی، صحیح رہنمائی سے شاملِ حال اور یادگار ثابت ہوئیں۔

Marfat.com

ع سب کا رہے نصیب ہمیشہ کمال پر

(نذرؔ)

یہ ۲۰۰۵ء کے یادگار لمحات تھے۔ کراچی میں مقیم میرے سسرال سے برادرِ نسبتی عدنان حسین اپنی فیملی کے ہمراہ بھوآحسن تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس دیہاتی ماحول میں قرب وجوار میں گھومنے پھرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ والد گرامی طبعاً پکنک ٹائپ پروگرامز کے لیے گھر سے کم ہی نکلنے کے عادی تھے۔ بہر حال اس روز اباجی بخوشی ساتھ چلنے کے لیے تیار ہوئے اور کوکارے، چکوڑی کے مواضعات جو دریائے چناب کے کٹاؤ کے کنارے پر واقع ہیں اس طرف ہم روانہ ہوئے۔ راستے میں موضع کوکارے کے قریب اباجی کی ملاقات اپنے ایک عزیز رانا خالد محمود سے ہوگئی۔ انہوں نے جب استاد گرامی کو دیکھا تو اپنے ڈیرے پر انتہائی قلیل وقت میں نہایت یادگار، شاندار دعوت کا اہتمام کر دیا۔ ان کے گھر والوں کی خوشی کا عالم دیدنی تھا ان کے گھر کے تمام افراد سراپا استقبال تھے۔ ڈیرے کے قرب وجوار میں واقع دکانوں سے جو کچھ بھی نعمت مہمان نوازی کے لیے دستیاب ہوسکتی تھی انہوں نے نچھاور کر دی۔ برفی، بسکٹ، انڈے، پکوڑے، جلیبی، کسٹرڈ وغیرہ سے انہوں نے خوب تواضع کی۔ پیارے اباجی کی معیت میں مہمانوں کی اس انداز سے عزت افزائی جس قدر خوشگوار اور یادگار رہی اس کا مزہ اباجی کے بغیر کسی فائیو سٹار ہوٹل کے کھانے میں بھی نہ ملا۔

ے خوشی پیار کے بھولے ہوئے نغمے سناتی ہے
گھٹا جب آنسوؤں کے روپ میں موتی لٹاتی ہے

(صہبا اخترؔ)

سال ۲۰۰۸ء میں ۲۷ رنومبر جمعرات کا دن بھی ایسا ہی تھا کہ اس کی یاد میرے

Marfat.com

اوراق حیات سے نہ مٹنے والی ہے۔ اباجی صبح سویرے ہی فرمانے لگے کہ "آج یہ گھر مجھے اپنا نہیں لگتا" یہی دن آپ کا اس مسافرت سے رخصت کا دن تھا۔ اس فانی گھر سے ابدی گھر روانہ ہونے کا لمحہ تھا۔ اپنے پیاروں، جگر پاروں کو الوداع کہنے کی گھڑی تھی۔ آپ بستر علالت پر محوِ استراحت تھے۔ قبل دوپہر کا وقت تھا۔ چھوٹا بھائی عظیم اللہ اور میں تیمارداری پر حاضر تھے۔ تسلیم اللہ آپ کے لیے دوائی لینے پھالیہ جا رہا تھا اور وہ سید اشریف پہنچ چکا تھا۔ آپ کا پوتا۔۔۔ کلیم اللہ کا چھوٹا بیٹا غلام نبی احمد بھی گھر پر تھا وہ اچانک گویا ہوا: "ویکھو جی! میاں جی ہسدے پئے نے۔" یعنی میاں جی، دادا ابو مسکرا رہے ہیں! بچے کے اس جملے پر ہم نے اباجی کے چہرہ اقدس پر نظر ڈالی تو تبسم کے آثار آشکار تھے۔ کھانسی اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے کھلے لب اب باہم مل رہے تھے۔ رخ انور پر قدرتی مسکراہٹ واقعی بکھر رہی تھی۔ ہماری آنکھوں میں آنسو تھے۔ زبان پر محبوب خدا ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام کے کلمات تھے:

؎ مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جن کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا)

ایسے میں دروازے پر دستک ہوئی۔ اباجی کے شاگردِ عزیز مقامی طبیب بشیر احمد صاحب استادِ گرامی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبض پہ ہاتھ رکھا۔ رفتار سست ہو چکی تھی۔ ان کی مغموم نظریں اپنے استاد گرامی کے چہرہ انور پر مرتکز ہو چکی تھیں۔ اباجی کے ہلتے ہونٹوں سے ادا ہونے والے الفاظ انہوں نے سننے کی کوشش کی۔ ان کے

بقول آپ کی زندگی مبارک کے وہ آخری الفاظ درود پاک کے الفاظ تھے:
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ.... (پھر آپ کی آواز مدھم اور خاموش ہوگئی۔)

یادِ رسول پاک (ﷺ) مرے ساتھ ہو گئی
میں سوچ ہی رہا تھا کوئی ہم سفر ملے

(قمر رعینی)

یہ خالق کائنات کا فیصلہ ہے:

"اور تمہیں زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور برتنا ہے۔" (البقرہ:۳۶)

ایک دفعہ جبرائیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمانے لگے:

"اور آپ جس سے چاہیں (دنیا میں) تعلق رکھیں۔ اسے (بہر حال) چھوڑ کر جانا ہے۔" (الطبرانی باسناد حسن مجمع الزوائد)

۲۸/ذیقعد ۱۴۲۹ھ، ۲۷/نومبر ۲۰۰۸ء..... جمعرات کا دن، دوپہر کا وقت تھا، تقریباً پونے بارہ بج رہے تھے کہ اباجی کے ساتھ گذرنے والے حسیں لمحات، خوبصورت، خوشگوار ساعتیں۔۔ یادیں ہی یادیں رہ گئیں!

اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ کمی نہیں کہ ان یادوں کو پھر سے تعبیر اور تصویر مل جائے اس ذاتِ باری تعالیٰ نے یہ خوش خبری دے رکھی ہے:

"اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد اُن سے ملادی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔" (سورۃ الطور:۲۱)

Marfat.com

حرفِ اختتام (نتیجہ):

قدرت نے انسان کی پیدائش والدین کے مرہون منت رکھی ہے۔ والدین جب تک زندہ رہیں ان کی محبت اولاد کے لیے بے لوث، لازوال اور پرخلوص ہوتی ہے۔ والدین ہر لمحۂ زندگی اپنی اولاد کی بھلائی اور خوشحالی کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ اولاد کے لیے زندگی کے ہر مرحلہ میں والدین کی معیت وقیادت باعث رحمت ہوتی ہے۔ والدین کی رضا میں رب کی رضا شامل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے تحت والدین کی اطاعت اولاد کی زندگی کو خوشگوار، یادگار، سدابہار بنادیتی ہے۔ تاہم اولاد کو یہ سبق کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ایک دن والدین نے بالآخر اپنی اولاد کو الوداع کہہ جانا ہے اب یہ اولاد کا انتخاب ہے کہ وہ اپنی حیات کے اوراق کو والدین کی کیسی یادوں سے مزین اور منور رکھتی ہے؟ یہ مضمون ہر اولاد کے لیے ایک پیغامِ فکر بھی ہے اور دعوتِ عمل بھی!

پیغام:

نیک اولاد اپنے والدین کا نام روشن رکھتی ہے۔ اپنے والدین کے احسانات کو کبھی فراموش نہیں کرتی۔ ہمیں اپنے قول وفعل، تقریر وتحریر کے ذریعے والدین کے احسانات ونوازشات کو محفوظ رکھنا چاہئے اور آنے والی نسلوں تک اسے منتقل کرنا چاہیے تاکہ صدق نیت اور حسن عمل سے یہ مربیانہ تہذیب ملّی ادب میں نسل درنسل شامل ہوتی رہے۔

❀ ❀ ❀

مصادر و مراجع

امام احمد رضا خان بریلوی (سن ندارد) کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، پاک کمپنی رجسٹرڈ ۱۷-اردو بازار لاہور

امام احمد رضا خان (۲۰۰۶ء) الحقوق الطرح العقوق (تسہیل و تخریج بعنوان والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق) مکتبۃ المدینہ، کراچی

خالد صدیقی (۲۰۱۲ء) بریلی یاد آتی ہے۔ مشمولہ ''امن کی آشا'' ایڈیشن روزنامہ جنگ، لاہور ۶/اکتوبر ۲۰۱۲ء، صفحہ: ۱۳

رشید احمد اشعب (سن ندارد) درویشی نظمیں نذیر سنز پبلشرز، لاہور

ساجدہ محمد حسین بٹ (۱۹۹۴ء) احترام والدین اور اس کے تقاضے دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد

سلیم اللہ جندران (۲۰۰۹ء) اباجی: ایک تاثر ششماہی علم کی روشنی، شمارہ نمبر ۲، جلد نمبر ۱۱، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد (۲۰۰۹ء) صفحات (۶۳-۶۶)

سلیم اللہ جندران (۲۰۰۹ء) پیارے اباجی روزنامہ علاقہ منڈی بہاؤالدین۔ ۲۰ مئی ۲۰۰۹ء/ ۲۳ جمادی الاول ۱۴۳۰ھ، ص: ۳

Marfat.com

سلیم اللہ جندران	پیارے اباجی
(۲۰۰۹ء)	روزنامہ پاکستان، لاہور۔ ۵رجون ۲۰۰۹ء/ ۱۱ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ
سلیم اللہ جندران	پیارے اباجی
(۲۰۰۹ء)	سہ ماہی تعلیمی زاوے پاکستان فاؤنڈیشن اسلام آباد۔ شمارہ نمبر ۳، جلدنمبر ۲۰۔ جولائی ۲۰۰۹ء، صفحات: ۴۲۔۴۸
سلیم اللہ جندران	پیارے اباجی
(۲۰۰۹ء)	پندرہ روزہ تعلیمی جائزہ لاہور۔ شمارہ نمبر ۱۹، جلدنمبر ۲، ۱۵۔۳۱ جولائی ۲۰۰۹ء، ۲۲ رجب تا ۷ شعبان ۱۴۳۰ھ، صفحہ: ۶
سلیم اللہ جندران	آج یہ گھر مجھے اپنا نہیں لگتا!
(۲۰۰۹ء)	روزنامہ علاقہ منڈی بہاؤالدین۔ ۱۷رنومبر ۲۰۰۹ء/ ۲۹ ذیقعد ۱۴۳۰ھ، صفحہ: ۲
سلیم اللہ جندران	پیارے اباجی
(۲۰۱۰ء)	ماہنامہ رموز لاہور۔ شمارہ نمبر ۴۔ ۵، جلدنمبر ۳۔ اپریل/مئی ۲۰۱۰ء، صفحات: ۴۲-۴۸
سلیم اللہ جندران	ماسٹر محمد حسین: حیات وخدمات۔ میں نے کیوں لکھی؟
(۲۰۱۰ء)	روزنامہ جذبہ منڈی بہاؤالدین۔ شمارہ نمبر ۱۲۷، جلدنمبر ۱۵ ۳رنومبر ۲۰۱۰ء/ ۲۵ ذیقعد ۱۴۳۱ھ، صفحہ: ۳
سلیم اللہ جندران	ماسٹر محمد حسین: پیشۂ معلمی پر جن کو ناز تھا
(۲۰۱۱ء)	ماہنامہ نوائے اساتذہ، لاہور۔ شمارہ نمبر ۱۰، جلدنمبر ۲۱، اکتوبر ۲۰۱۱ء/ ذیقعد ۱۴۳۲ھ، صفحات: ۵۲۔۵۶

Marfat.com

سلیم اللہ جندران (۲۰۱۱ء) میرا آئیڈیل: ٹیچنگ پروفیشن
روزنامہ اوصاف لاہور۔ ۲۷/ اکتوبر ۲۰۱۱ء/ ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۲ھ

سلیم اللہ جندران (۲۰۱۱ء) میرا آئیڈیل: ٹیچنگ پروفیشن
روزنامہ پوسٹ مارٹم لاہور۔ ۲۷/ اکتوبر ۲۰۱۱ء/ ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۲ھ، صفحہ: ۲

سلیم اللہ جندران (۲۰۱۱ء) میرا آئیڈیل: ٹیچنگ پروفیشن
روزنامہ صاحب لاہور۔ ۲۷/ اکتوبر ۲۰۱۱ء/ ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۲ھ، صفحہ: ۳

سلیم اللہ جندران (۲۰۱۱ء) میرا آئیڈیل: ٹیچنگ پروفیشن
روزنامہ علاقہ منڈی بہاؤالدین ۔ ۲۹/ اکتوبر ۲۰۱۱ء/ یکم ذوالحج ۱۴۳۲ھ، صفحہ: ۲ (قسط اول)

سلیم اللہ جندران (۲۰۱۱ء) میرا آئیڈیل: ٹیچنگ پروفیشن
روزنامہ علاقہ منڈی بہاؤالدین ۔ ۴ نومبر ۲۰۱۱ء/ ۷ ذوالحج ۱۴۳۲ھ (قسط دوم) ص ۲

سلیم اللہ جندران (۲۰۱۳ء) میرا آئیڈیل: ٹیچنگ پروفیشن
سہ ماہی تعلیمی زاویے پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن اسلام آباد، شمارہ نمبر ۱، جلد نمبر ۲۴۔ جنوری ۲۰۱۳ء۔ صفحات: ۹۵۔۹۷

سیف الزماں سیف (۲۰۱۲ء) آؤ پھر اکٹھے ہوں، نظم مشمولہ امن کی آشا
ایڈیشن روزنامہ جنگ، لاہور۔ ۶، اکتوبر ۲۰۱۲ء، ص: ۱۳

محمد حسین انگلش ٹیچر (۱۹۶۱ء)	آزادی مبارک فل سکیپ چار صفحات پر لکھی ہوئی قلمی تقریر۔ محررہ ۲۱، دسمبر ۱۹۶۱ء، بمقام قادر آباد (گجرات)
ماسٹر محمد حسین (۲۰۰۴ء)	ڈسٹرکٹ منڈی بہاؤالدین میں ٹیچرز ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے قیام کی ضرورت: تعلیمی مسائل ماہنامہ نوائے اساتذہ لاہور، شمارہ نمبر ۵، جلد نمبر ۱۵، مئی ۲۰۰۴ء، صفحہ: ۴۳
ماسٹر محمد حسین جندران (۲۰۰۶ء)	ضلع کی تعلیمی ترقی کا پلان اور چند تجاویز روزنامہ علاقہ منڈی بہاؤالدین، شمارہ نمبر ۱۸۰، جلد نمبر ۲، ۲ ستمبر ۲۰۰۶ء/ ۸ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ
ماسٹر محمد حسین جندران (۲۰۰۶ء)	ضلع منڈی بہاؤالدین کی تعلیمی ترقی کا پلان روزنامہ جذبہ منڈی بہاؤالدین، شمارہ نمبر ۱۶۴، جلد نمبر ۱۱، ۱۰ نومبر ۲۰۰۶ء/ ۱۷ شوال المکرم ۱۴۲۷ھ
ماسٹر محمد حسین جندران (۲۰۰۶ء)	پسران کے نام قلمی خط بصورتِ وصیت محررہ برخواہش عظیم اللہ جندران بمقام بھوآحسن (منڈی بہاؤالدین)
مہدی خان گوندل (۲۰۱۲ء)	عظیم شخصیت، عظیم انسان، عظیم استاد محمد حسین مرحوم آف بھوآحسن "پرکھٹکا" کی اشاعت خاص، ہفت روزہ "کھٹکا" منڈی بہاؤالدین، شمارہ نمبر ۱۔۲، جلد نمبر ۸، ۲تا۱۵ جنوری ۲۰۱۲ء، صفحہ نمبر ۳،۴
فرزانہ جبیں (۲۰۰۹ء)	والدین کے حقوق دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد

Marfat.com

Cowper (n.d.).

Poetry specimens included into Wren & Martin's (1996) *High School English Grammar & Composition* Pulished by S. Chand & Company Ltd. (P.144).

Saleem Ullah Jundran (2010).

How Can I Thank My Kind Father? (April, 2010). *The Islamic Times,* 138 Northgate Rd. Stockport, Sk3 9NL, England. Vol.25, No. 6, P.28.

Saleem Ullah Jundran (2010).

How Can I Thank My Kind Father? (June 19, 2010). *The Nation,* Islamabad. P.7 (Readers Column).

Saleem Ullah Jundran (2011).

How Can I Thank My Kind Father? (October, 2011). Monthly *Nawa-i-Asatizah,* Lahore. Vol. 21, No.10, PP. 70-71.

❀ ❀ ❀

Marfat.com

"میاں جی کا سفر ولادت سے وصال تک"

تحریر: سلیم اللہ جندران (بیٹا)
تقریر: فاطمہ سلیم (پوتی)

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

؎ زندہ رہتا ہے بشر خدمات سے
نہ کہ مال و منصب و باغات سے

؎ ایسا رہا کرو کہ کریں لوگ آرزو
ایسا چلن چلو کہ زمانہ مثال دے

محترم سامعین، مکرم ناظرین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میں اپنے پیارے میاں جی محترم ماسٹر محمد حسین صاحب کی زندگی کا سفر ولادت سے وصال تک مختصراً آپ کے سامنے پیش کرنا چاہوں گی۔

یہ ۶رنومبر ۱۹۳۷ء کی بات ہے کہ آپ ضلع گوجرانوالہ تحصیل وزیر آباد کے قصبہ احمد نگر چٹھہ میں فضل الٰہی ولد لدھے خاں کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام نواب بی بی تھا جو احمد نگر چٹھہ میں کچھ عرصہ بطور معلمہ تدریسی فریضہ انجام دیتی رہیں۔

محترم میاں جی نے بچپن میں پاکستان بنتے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ جب

Marfat.com

۱۴/اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان بنا اس وقت آپ کی عمر مبارک تقریباً دس سال تھی۔ آپ نے میٹرک تک کی تعلیم احمد نگر چٹھہ میں ہی حاصل کی۔ دورانِ سکول آپ صبح کی اسمبلی میں دعا اور ترانہ وغیرہ کہلوایا کرتے تھے۔ علامہ اقبال کی یہ دعا آپ کے سکول میں کہلوائی جاتی تھی۔

یا رب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

ماشاءاللہ! قدرت نے آپ کو بڑی سرخ وسفید رنگت، نیک سیرت اور نیک صورت سے نوازا تھا آپ اپنے گلی محلہ اور سکول میں محمد حسین عرف بگو کے طور پر بھی پکارے جاتے تھے۔ آپ کو اپنے سکول میں صفائی کا پہلا انعام ملا جس کا تذکرہ آپ کی والدہ محترمہ نے ہمارے ابو اور چچاؤں کے سامنے کئی بار کیا۔ سیر اور ورزش کی طرف آپ کی خصوصی لگن تھی۔ احمد نگر چٹھہ میں لالہ کے باغ میں روزانہ صبح ورزش کرنے کے بعد آپ اپنے قریبی رشتہ دار نذیر احمد المعروف حاجی نذیر احمد کے ساتھ احمد نگر چٹھہ سے دریا ل چٹھہ کی لوہے کی پلی تک دوڑ لگایا کرتے۔ یہ سیر کا معمول آپ نے زندگی بھر جاری رکھا۔

ایف۔ اے کا امتحان آپ نے اسلامیہ کالج گوجرانوالہ سے 1957ء میں 20 سال کی عمر میں پاس کیا۔ ایف اے کے بعد 1958ء میں آپ نے گورنمنٹ مڈل سکول چک نمبر 44 تحصیل پھالیہ ضلع گجرات سے بطور استاد اپنی ملازمت کا آغاز کیا یعنی اپنی زندگی کے 20 سال مکمل کرنے کے بعد ہی آپ پیشہ معلمی سے منسلک ہو گئے۔ آپ نے اپنی ملازمت کا آغاز -/70 روپے ماہانہ تنخواہ سے کیا اور 60 سال بعد 1997ء میں ریٹائرمنٹ -/4,158 روپے ماہانہ تنخواہ پر حاصل کی۔ رزقِ حلال کا حصول، میانہ روی اور قناعت پسندی آپ کا عمر بھر وطیرہ رہا۔ قدرت نے اس محدود

Marfat.com

روزی میں بے پناہ برکت ڈال دی جس سے آپ کے تمام امور زندگی بخوبی انجام پاتے رہے۔

یہ 11 ستمبر 1965ء کا دن تھا۔ پاک انڈیا جنگ جاری تھی۔ آپ کی عمر تقریباً 25 سال تھی یہی وہ گھڑی تھی جو امر ربی سے آپ کی شادی کے لئے قرار پائی تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کے قصبہ کولوتارڑ میں محترم غلام محمد صاحب کی صاجزادی محترمہ منور سلطانہ سے آپ کا نکاح طے پایا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ بھی پیشہ کے حوالہ سے معلمہ تھیں وہ انتہائی نیک سیرت اور وفا شعار خاتون تھیں۔ دستر خوان کے حوالہ سے نہایت مہمان نواز تھیں ہر روز دستر خوان پر انہیں کسی نہ کسی مہمان کا انتظار رہتا۔ ان کے دم قدم سے میاں جی کی خانگی زندگی قابل رشک اور خوشگوار رہی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں۔

شادی کے گیارہ سال بعد آپ کو زندگی میں ایک جانکاہ صدمہ سے دو چار ہونا پڑا۔ آپ کی غمگسار، سلیقہ شعار اور سراپا ایثار شریکِ حیات محترمہ منور سلطانہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۷۶ء کو ۳۵ برس کی عمر میں رحلت فرما گئیں۔

قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (البقرۃ:۱۵۶)

مرحومہ و مغفورہ خود 35 سال کی عمر میں سفر آخرت پہ روانہ ہوگئیں۔ آپ کے شوہر ماسٹر محمد حسین صاحب نے اپنی زندگی کے بقیہ 35 سال مرحومہ کی اولاد کو پالنے پوسنے اور پروان چڑھانے کے لئے وقف کر دیے۔ مرحومہ کے انتقال کے بعد میاں جی اپنی اولاد کے لئے باپ کا سائباں بھی خود تھے اور ماں کی ممتا بھی خود ہی تھے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ نے آپ کو اپنے گیارہ سالہ ازدواجی زندگی میں ایسا خلوص، پیار اور ایثار فراہم کیا کہ ان کے باوفا شوہر نے بھی ان کی یادوں اور باتوں کو کبھی مدھم اور پھیکا نہ ہونے دیا۔ میاں جی کی اکہتر (71) سالہ زندگی میں آخری 35 سال میں اگرچہ وہ آپ کے

شریک سفر نہ تھیں مگر ان کی حسین یادوں اور تذکروں سے گھر مہکا مہکا رہتا۔ میاں جی اپنی اولاد کو اُن کی والدہ محترمہ اپنی والدہ کی عظمت وحرمت کا اکثر درس دیتے اور کئی باران کے احوال وآثار کے تذکرہ پر آپ کی آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہو جاتے۔

حضرات وخواتین!

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ﴿۶﴾ (الانشراح)

"تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔"

میاں جی نے اپنی اہلیہ محترمہ کے انتقال پُر ملال کے بعد بوجوہ دوسری شادی کے بارے نہ تو سوچا اور نہ ہی کوئی ایسا عملی قدم اٹھایا قدرت نے آپ کا یہ دشوار گذار سفر شانِ کریمی سے آسان کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو اس کا بڑا میٹھا ثمر عطا کیا۔ میاں جی خود فرمایا کرتے تھے: "میرے لیے یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے کہ ایک ایف۔اے، بی ٹی باپ کی اولاد سے ایک بیٹا ایم۔اے/ ایم، ایڈ، دوسرا بیٹا ایم۔اے/ ایم ایڈ، ایل ایل بی اور تیسرا بیٹا ڈاکٹریٹ تک پہنچ گیا ہے۔ بیٹیوں کے حوالہ سے بھی الحمدللہ! آپ خوش وخرم اور مطمئن تھے۔ آپ کے سارے بہن بھائی ہمیشہ دکھ سکھ میں آپ کے ساتھی رہے۔ آپ کے لیے شفقت و مروت کا ہر وقت پیکر ثابت ہوئے۔ آپ کا مسکن دھنی کلاں اور بھوآحسن آپ کے اعزہ و اقرباء سے پُر رونق اور روشن رہتا۔ آپ کے خصوصی کمرہ (بیٹھک) میں ہر شام آپ کی زیرِ صدارت آپ کی اولاد کی مجلس سجتی۔

ماشاءاللہ! بحیثیت استاد میاں جی کو زندگی میں ممتاز مقام حاصل رہا۔ آپ کے شاگردانِ عزیز آپ کی خاطر تن من دھن نچھاور کرنے سے بھی گریز نہ کرتے۔ وہ اپنی ذاتی و نجی تقاریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے اکثر مدعو کرتے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد قدرت نے فلاحی کاموں میں حصہ لینے کا آپ کو بھرپور موقع عطا فرمایا۔ سکول مسجد

Marfat.com

کے سنگ بنیاد رکھنے اور جنازہ گاہ کی تعمیر کا آغاز کروانے کی سعادت آپ کو نصیب ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو دیگر فلاحی و تعمیری منصوبہ جات مثلاً گورنمنٹ مڈل سکول بھوآحسن، گورنمنٹ انٹر کالج بھوآحسن، مسلم کمرشل بینک بھوآحسن کے قیام اور بھوآحسن تا ڈھنی کلاں لنک روڈ کی تعمیر میں کلیدی کردار ادا کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

وقتِ رخصت قدرت نے آپ کو دائمی سفر کا یادگار استقبال عطا فرمایا۔ ماشاءاللہ! بھوآحسن کی تاریخ میں آپ کو مثالی اور تاریخ ساز جنازہ عطا ہوا۔

ایک جمِ غفیر اللہ کے حضور آپ کی مغفرت کے لیے وقتِ الوداع حاضر تھا!

مثلِ ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو تیرا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو تیرا

(اقبالؒ)

❀ ❀ ❀

Marfat.com

''میرے پیارے میاں جی!''

تحریر: تسلیم اللہ جندران (بیٹا)
تقریر/ پیش کش: عائشہ تسلیم (پوتی)

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

نہایت ہی پیارے تایا جان، چاچو صاحبان، اور قابل احترام میاں جی کے رشتہ داران، آپ سب کا میاں جی کے سالانہ ختم پاک میں شرکت کرنے پر شکریہ ادا کرتی ہوں۔ آپ سب تشریف لائے آپ نے ہمارے آنگن کو رونق بخشی۔

''وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَاناً''

''اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔''

خدا کے بعد میں تو اطاعت کروں اُن کی
میری ہر اطاعت میں شامل ہیں میرے میاں جان

آج کا یہ خوبصورت دن اُس عظیم ہستی کی یاد میں منایا جا رہا ہے جو ہر پہلو میں اپنی مثال آپ ہیں۔

پیارے تایا جان!

میرے میاں جی کا بچپن کا زمانہ دیکھیں، طالب علمی کا زمانہ دیکھیں، جوانی کا عالم دیکھیں، ملازمت کا زمانہ دیکھیں، بڑھاپے کی حالت دیکھیں، یہ سارے پہلو اپنی مثال

Marfat.com

آپ تھے۔بچپن میں بچوں کی طرح شرارتیں نہ کرتے تھے۔زمانہ طالب علمی میں اچھے طلباء کی طرح سکول میں اپنا وقت گذارا۔جوانی کے عالم میں شرم وحیا کی اعلیٰ تصویر نظر آئے۔ملازمت کے دوران طلباء کے لئے محسن اور شفیق نظر آئے۔باپ کی حیثیت سے اپنا تن من دھن اپنی اولاد پر قربان کر دیا۔اولاد کی تعلیم وتربیت کو اپنی زندگی کا شعار بنایا۔بڑھاپے کے عالم میں بھی خوش اخلاقی،رشتہ داران سے حسن سلوک کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا۔

مجھے زمانے میں انہوں نے ہی جینا سکھایا
میرے لئے تو رہبر کامل ہیں میرے میاں جان

پیارے چاچو صاحبان!

آج کس ہستی کے ذکرِ خیر کے لئے ہم اکٹھے ہیں جنہوں نے ساری زندگی پیار اور محبت کا درس دیا۔بچوں کو پیار دیا۔ان کے ساتھ کھیلے،ان کو پہلے کھلایا بعد میں خود کھایا۔میرے میاں جی اپنے نرم نرم ہاتھوں سے خود دودھ ٹھنڈا کرتے۔پہلے سب کو پلاتے بعد میں خود پیتے۔گھر میں پھل لاتے پہلے سب کو دیتے پھر خود کھاتے۔میرے میاں جی رشتہ داروں کی غمی وخوشی میں سب سے پہلے شریک ہوتے۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پورے خاندان کا حسن تھے۔

میرے میاں جی نے ایک تنخواہ سے اپنی پوری اولاد کو پڑھایا اپنی خوشی،اپنا آرام،اپنا سکون،سب کچھ اپنی اولاد پر لٹایا۔اپنے آپ کو مشکل میں ڈال کر اپنی اولاد کو سکون پہنچایا۔

میں دنیا کی مشکلات سے کیوں گھبراؤں
میرے ہر مشکل کا حل ہیں میرے میاں جان

پیارے تایاجی!

Marfat.com

میرے میاں جی جس طرح دنیا میں خوبصورت تھے۔ پیارے تھے، نیک تھے، خوش اخلاق تھے، خوش مزاج تھے، سب کی آنکھوں کا تارا تھے۔ سب کے دل کا قرار تھے، کلیوں کی مہکار تھے، پھولوں کی بہار تھے بچوں کے غم خوار تھے۔ خاندان کے غم گسار تھے۔

بالکل اسی طرح:

اللہ تعالیٰ عزوجل نے اُن کا آخری گھر "قبر مبارک" خوبصورت بنا دی، اس میں بھی پھولوں کی بہار آئی، شگوفوں میں نکھار آیا، کلیوں میں مہکار آئی، زائرین کے لئے موجب قرار پائی، قبر انور کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ یہ کسی اللہ پاک کے ولی کا آخری گھر ہے۔

؎ محبت اور اطاعت کے قابل ہیں میرے میاں جان
میری زندگی اور میرے دل کا چین ہیں میرے میاں جان

معزز مہمانو!

آئیں! میرے ساتھ مل کر یہ عہد کریں کہ ہم اپنی ہر نماز میں، ہر نیکی میں، ہر خیر میں، ہر اچھے عمل میں، ہر بھلائی میں اپنے میاں جی کی بخشش کے لئے دعا کریں گے کہ:

اللہ رب العزت نبی پاک ﷺ کے صدقے اُن کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

؎ میں اپنی ہر مسافت کا اختتام چاہوں انہی پر
میرے ہر سفر کی منزل ہیں میرے میاں جان

❀ ❀ ❀

Marfat.com

جانے والے تیرے قدموں کے نشاں باقی ہیں!

تحریر: تسلیم اللہ جندران (بیٹا)

تقریر: عائشہ تسلیم (پوتی)

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آون والے مہماناں دا میں لکھ شکر گذاراں
ساڈے پیار باغیچے اندر لائے رنگ بہاراں

"وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا"

"اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔"

نہایت ہی پیارے تایا جان اور پیارے مہمانان گرامی السلام علیکم!

آج ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۴ ہجری جمعرات کا بابرکت دن ہے۔ میاں جی کو ہم سے جدا ہوئے پانچ (۵) سال ہو گئے ہیں لیکن آج تک ان کا پیار تر و تازہ ہے میں سلام کرتی ہوں تمام رشتے داروں کو جو میرے میاں جی اور دادی اماں جان کے سالانہ ختم پاک کے پروگرام میں تشریف لائے۔

اللہ اللہ! سبحان اللہ!

میاں جی کی زندگی مبارک کی حسین یادیں، سہانی باتیں کتنی پیاری تھیں میرے میاں جی مجھے اپنے کمرے میں پاس بٹھا لیتے اور فرماتے:

بیٹی!

Marfat.com

''امی جی اور ابو جی کو تنگ نہ کیا کرو، نماز پڑھا کرو. قرآن پاک کا سبق لیا کرو، سکول جایا کرو، گیٹ سے باہر نہ نکلا کرو، چاچوؤں اور آنٹیوں کا ادب کیا کرو. بازار سے چُورن، ٹافیاں، چاکلیٹ، کھٹی میٹھی چیزیں نہ کھایا کرو۔''

میاں جی کی یہ نصیحتیں یاد کر کے مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ:

ے دل دی دھڑکن وسدی پئی اے
میتھوں کوئی شے کھسدی پئی اے
پیار دا آنگن سونا سونا
آس دی نگری وسدی پئی اے

پیارے تایا جان!

جب میرا دل اداس ہوتا ہے تو میں اپنے دل کی دنیا آباد کرنے کے لئے میاں جی کی قبر پر جا کر فاتحہ پڑھتی ہوں۔ قبر کے باغیچے میں جھاڑو دیتی ہوں قبر کو بوسہ دیتی ہوں اور میاں جی سے سلام عرض کرتی ہوں کہ میاں جی میں نے آپ کے لیے دعا کی ہے۔ ان شاء اللہ رب العزت آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دیں گے۔

محترم حاضرین!

پیارے میاں جی کی یاد میں اس شعر پر اجازت چاہوں گی۔

ے کٹ تو جائے گا سفر آپ کے بغیر بھی لیکن
میاں جی آپ کی یاد بہت آئے گی

(پانچویں برسی کے موقعے پر پیش کیا گیا مضمون)

❀ ❀ ❀

(مکالمہ مابین زینب فاروق (نواسی)، زنیرہ آصف (نواسی)

بعنوان

"نانا ابو کا نام کیسے روشن رکھا جا سکتا ہے؟"

تحریر: سلیم اللہ جندران

زینب فاروق: السلام علیکم، زنیرہ آصف!

زنیرہ آصف: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، پیاری بہن زینب فاروق

زینب فاروق: لوگ دنیا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں ان کے جانے کے بعد ان کی نیک یاد کیسے قائم رکھی جا سکتی ہے؟

زنیرہ آصف: ہاں بہن! بڑا اچھا سوال ہے، میں اس میں تھوڑا اضافہ کرنا چاہوں گی کہ مرحوم کی نیک یادیں کیسے تازہ رہیں؟ نیز مرحوم ومغفور کا نام کیسے ان کی اولاد روشن رکھے؟

زینب فاروق: میں اپنے نانا ابو کے حوالہ سے اب خصوصی بات کرنا چاہوں گی۔

زنیرہ آصف: نانا ابو معلم تھے۔ وہ علم کی روشنی پھیلاتے تھے۔ زندگی بھر یہی ان کا وطیرہ رہا۔

زینب فاروق: یہ ان کا وطیرہ تھا۔ آپ نے اس سے کیا سبق سیکھا؟

زنیرہ آصف: میں ان کی پیاری نواسی کی حیثیت سے ان شاء اللہ بھرپور مفید علم سیکھوں گی۔ معلمہ بنوں گی۔ سکول، کالج، یونیورسٹی کی سطح پر طالبات کو زیور علم سے ان شاء اللہ منور کروں گی۔

Marfat.com

زینب فاروق: اس سے نانا ابو کا نام کیسے روشن ہوگا؟

زنیرہ آصف: نفع بخش علم اور نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے۔ میرے اس عمل سے ان شاء اللہ نانا ابو کا درجہ بلند ہوتا رہے گا ان کو مسلسل ثواب ملتا رہے گا۔

زینب فاروق: آپ اپنی طالبات کو نانا ابو کے طریقہ تدریس کے بارے بتا سکتی ہو، ان کی زندگی مبارک سے اچھے اخلاق اور بہتر عادات کی مثالیں دے سکتی ہو۔

زنیرہ آصف: میں ان کی زندگی اور احوال کے بارے اردو/ انگریزی میں کچھ لکھنا بھی چاہتی ہوں تاکہ ان کا نام تاریخ کے سنہری اوراق میں جگمگاتا رہے۔

زینب فاروق: آپ ٹیچر بن کر نانا ابو کا نام روشن کرنا چاہتی ہو میری خواہش ہے کہ میں میڈیکل ڈاکٹر بن کر نانا ابو کا نام روشن کروں۔

زنیرہ آصف: وہ کیسے؟

زینب فاروق: میں نانا ابو کے تمام رشتہ داران کی خدمت کی کوشش کروں گی۔ دکھ، مصیبت اور بیماری میں ان کے کام آنے کی کوشش کروں گی۔ نانا ابو کی ان شاء اللہ ایک نیک نواسی اور انسانیت کی غمگسار طبیبہ کا کردار ادا کروں گی۔

زنیرہ آصف: آج سے ہی نانا ابو کی نیک یادوں کو اجاگر رکھنے اور ان کا نام روشن رکھنے کے لیے کیا کرنا شروع کر دیں؟

زینب فاروق: کچھ مشورے میں دیتی ہوں کچھ آپ دیں مثلاً: ہم آج سے ہی نماز پنجگانہ پڑھنی شروع کر دیں۔ ہمارے اس نیک عمل سے ان شاء اللہ ان کا نام روشن رہے گا۔

زنیرہ آصف: نیز روزانہ کم ازکم ایک پاؤ یا نصف پارہ تلاوت قرآن کریم کریں۔

زینب فاروق: روزانہ نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود وسلام بھیجیں۔

زنیرہ آصف: میں روزانہ شام کے کھانے کے موقع پر نانا ابو کی یاد میں فاتحہ شریف کا تحفہ پیش کیا کروں گی۔

زینب فاروق: میں بعد از عشاء نانا ابو کو درود تاج کی تلاوت کا ہدیہ پیش کیا کروں گی۔

زنیرہ آصف: میں استاد، معلم گھرانے کی نواسی ہوں میں ان شاءاللہ اس سال اپنی کلاس میں مثالی پوزیشن حاصل کر کے اپنے معلم نانا ابو اور معلمہ نانی اماں دونوں ہستیوں کی علمی روش کو آگے بڑھاؤں گی۔

زینب فاروق: آپ عمر میں تو مجھ سے چھوٹی ہو مگر آپ کی باتیں بڑے پتے اور دانائی والی ہیں یہ سن کر میری علمی شمع بھی مزید روشن ہونے لگی ہے میں بھی ان شاءاللہ تہیہ کرتی ہوں کہ ہر سال اپنے ادارے میں مثالی پوزیشن حاصل کر کے علم کے چراغ کو روشن سے روشن تر رکھوں گی اور اپنے نانا ابو اور نانی اماں کے علمی ورثے کو انشاءاللہ خوب ضوفشاں رکھوں گی۔

(چوتھی برسی کے موقع پر پیش کیا گیا مکالمہ، فاطمہ سلیم (پوتی) اور زینب فاروق (نواسی) نے مل کر پیش کیا۔ زنیرہ آصف (نواسی) بوجوہ حاضر نہ ہوسکی)

''کوشش کر کہ مرنے کے بعد زندہ رہ سکے۔''

''ایسی کوشش کرو کہ مر کر زندہ کہلاؤ۔''

(ملفوظاتِ طیبات حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

میرے والد محترم کی محبت، نصیحت اور وصیت!

تحریر: سلیم اللہ جندران

(والد گرامی ماسٹر محمد حسین صاحب کی پانچویں برسی بتاریخ ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۴ھ/ ۵/اکتوبر ۲۰۱۳ء کی مناسبت سے رقم کیا گیا مضمون

ہر والد اپنی اولاد کے لیے سراپا محبت اور سرچشمہ نصیحت ہوتا ہے۔ حدیث پاک کی روشنی میں والد اولاد کے لیے دروازۂ جنت ہے۔ (جامع ترمذی) والد کی رضا میں رب کی رضا ہے۔ (جامع ترمذی) والد کی دعا اولاد کے لیے مقبول ہے۔ والد کی نصیحت اور وصیت پر عمل اولاد کے لیے باعث بلندئ درجات ہے۔ قرآن وسنت میں اس واضح تاکید وہدایت ہے۔

میرے والد گرامی کو رخصت ہوئے آج پانچ برس بیتنے والے ہیں مگر جو محبت، پیار، شفقت، نصیحت وہ دیتے رہے انہیں بھلایا نہیں جاسکتا۔ ہم نے ان کی زندگی کا ہر لمحہ اولاد کی محبت اور نیک نصیحت سے عبارت دیکھا۔ ان کی زیست کے بکھرے ہوئے اوراق سے ایسے چند واقعات ومشاہدات پیش خدمت ہیں۔ مثلاً والد کی اولاد سے محبت کا ایک یہ بھی پیمانہ ہے کہ والد بچوں کی ماں کے ساتھ بچوں کے سامنے کیسا رویہ روا رکھتا ہے؟ بقول تھیوڈور ہیسبرگ:

"The most important thing a father can do for his children is to love their mother." (Theodore Hesburgh)

والدِ محترم کو ہماری والدہ محترمہ کی رفاقت گیارہ برس میسر رہی۔ اس عرصہ میں ہم نے آپ کو کبھی بھی والدہ محترمہ سے الجھتے، لڑتے جھگڑتے نہیں دیکھا۔ الحمدللہ! گھر میں

Marfat.com

محبت ومودت اور امن وسکون کا آئیڈیل ماحول میسر تھا۔ والدِ محترم گھر کے کام کاج میں ہماری والدہ محترمہ کا خوب ہاتھ بٹاتے۔ اکثر کھانا بنانے سے قبل سبزی وغیرہ تیار فرما دیتے۔ رشتہ داران کے ہاں جب بھی جانا ہوتا پورے کنبہ کی صورت میں اکٹھے جاتے بلکہ پوری برادری میں یہ بات مشہور ہوگئی تھی کہ ماسٹر صاحب اکیلے نہیں آتے جب بھی آتے ہیں اکٹھے ہی آتے ہیں۔ آپ گھر میں بچوں کی تعلیم وتربیت، ختم قرآن، محفلِ شبینہ تلاوتِ قرآن پاک ودیگر تقاریب کی تنظیم وترتیب میں ہماری والدہ محترمہ کی خوب مدد فرماتے۔ والدہ محترمہ بھی سرکاری تعلیمی ادارہ میں معلمہ تھیں انہیں سکول میں تدریسی امور کی انجام دہی کے لیے ٹائم ٹیبل اور دیگر ضروری دستاویزات تیار کر دیتے۔ یہ آپ کی ان سے مثالی محبت ہی تھی کہ والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے اپنی ازدواجی زندگی کے گیارہ سالوں کے بعد مفارقت دے گئیں تو ابا جان نے اپنی زندگی کے بقیہ پینتیس (۳۵) برس نہ صرف ہمیں باپ بلکہ ماں کی حیثیت سے بھی پالا۔ ان پینتیس برسوں میں جب بھی کبھی امی جان کا ذکر آتا آپ کی آنکھیں نمناک ہو جایا کرتیں۔ یہ آپ کا باہم حسنِ سلوک ہی تھا کہ ابا جان اپنی شادی کے کچھ عرصہ بعد جب اچانک معدہ کی تکلیف سے دوچار ہوئے تو امی جان نے ہنڈیا کی لذت دہن بھی ترک کر دی۔ ابا جان کی خاطر مرچ کے بغیر پھیکے سالن پر گذارہ کرتی رہیں اور کئی بار اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتیں اے اللہ! ماسٹر صاحب کو زندگی دے دے میری عمر بھی انہیں عطا کر دے!'' بقول خالہ کشور سلطانہ آپ جہاں بیٹھتیں یہی کہتیں: ''ماسٹر صاحب کے لیے دعا کریں۔'' (انٹرویو ۱۱ / اگست ۲۰۱۲ء)

واللہ اعلم! امی جان پینتیس (۳۵) برس کی عمر میں اللہ کو پیاری ہوگئیں اور والدِ گرامی کو اللہ تعالیٰ نے مزید پینتیس برس زندگی کی مہلت عطا فرما دی۔ اس مہلت میں پھر کیا ہوا؟ آپ ماں کی مامتا کا سامان بھی بنے اور باپ کا سائبان بھی ٹھہرے۔

Marfat.com

مرحومہ مغفورہ محترمہ منور سلطانہ کے پانچ بیٹوں اور دو بیٹیوں کی پرورش میں پوری محبت نچھاور کی اور تربیت جامع نصیحت سے بارآور رکھی۔ اس امانت کی نگہداشت میں اپنی بساط کے مطابق کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ ہمارے بچپن سے بلوغت تک، ہماری تعلیم سے ملازمت تک ایک دردمند، مشفق، محسن، مصلح، ناصح باپ کی حیثیت سے ہمارے خیر خواہ رہے!

ع وہ لمحے، وہ یادیں میں کیسے لکھوں

ے ماں ہے بچوں کے مقدر کا ثمر
باپ تاریکی میں انوارِ سحر

والد گرامی اپنی ساری اولاد کو فرضِ منصبی پوری دیانتداری سے ادا کرنے کی نصیحت فرماتے۔ ہم تین بھائی باقاعدہ طور پر سرکاری ملازمت سے وابستہ تھے ہمیں ڈیوٹی میں محنت، مشقت اور لقمہ حلال کے حصول کے لیے مسلسل ترغیب دیتے رہتے۔ ایک بھائی بک ڈپو اینڈ شاپنگ سنٹر سے منسلک تھے انہیں آپ شرم وحیا کی پاسداری کی خاص ہدایت فرماتے۔ مجھے ذمہ دارانہ ملازمت کی تاکید فرماتے رہتے۔ ایک روز میں نے ڈاکٹریٹ کے بعد اپنی پوسٹ ڈاکٹریٹ سٹڈی کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ فرمانے لگے:

"سلیم اللہ، محکمہ نے پہلے آپ کو ایم۔ ایڈ، پی ایچ ڈی کی خاطر چار سال باتنخواہ رخصت دی ہے۔ اب قوم کے ان بچوں کا خیال کرو جن کے لیے آپ کا تقرر کیا گیا ہے۔ اپنی ذات کی نسبت قوم کے ان بچوں کا اور آپ کے سکول کے طلبہ کا آپ پر زیادہ حق ہے اسے ادا کریں۔"

یہ پیغام دے کر اگرچہ آپ ۲۰۰۸ء میں رخصت ہو گئے۔ بہرحال اس پیغام کی

Marfat.com

گونج آج بھی کانوں میں گونجتی محسوس ہوتی ہے۔ میں اور میرے رفقائے ادارہ اس ادائی حق کے لیے کوشاں ہیں۔ والد کی نصیحت پر عمل کی خاطر یہاں ایک سعادتمند بیٹے علامہ محمد اقبال کی مثال میرے لیے اور قوم کے سب بیٹوں کے لیے مشعل راہ ہے۔

ڈاکٹر صفدر محمود (یکم اگست ۲۰۱۱ء) اپنے روزنامہ ''جنگ'' کے کالم ''صبح بخیر'' میں ''آتا ہے جواب آخر'' کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ:

اقبال وہ تھا جس نے اپنے والد کے فرمان کی خلوص سے تعمیل کی اور زندگی کے آخری ایام میں اپنے والد گرامی سے پوچھا کہ آپ نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں اسلام کی خدمت کروں گا۔ کیا میں نے وہ وعدہ پورا کر دیا۔ والد گرامی نے جواب دیا ہاں تم نے اپنا وعدہ اور میری خواہش پوری کر دی۔

سچے وہی ہیں بچے ماں باپ کو جو مانیں
سرمایہ شرافت ماں باپ کی ہے خدمت

میرے والدِ گرامی اپنے تمام بچوں کو ادھار اور قرض سے اجتناب کی نصیحت فرماتے رہتے۔ ایک دو بار ایسا ہوا کہ میں نے بازار سے سبزی یا پھل کسی دکان سے خریدا اور موقع پر قیمت ادا نہ ہوئی اور میں نے گھر یا دکان سے واجب الادا رقم بھجوانے کا وعدہ کیا۔ مجھے تساہل یا سستی کی بنا پر وہ ادائی یاد نہ رہی۔ اتفاقاً بعد میں وہ رقم والد گرامی یا میرے چھوٹے بھائی کو ادا کرنا پڑی جس پر ابا جان بہت ناراض ہوئے۔ آپ ہمیں یاد دلایا کرتے تھے۔ ''قرض اٹھا کر کھانے سے رات کو بھوکا رہ کر سو جانا بہتر ہے۔''

بقول ٹیگور:

''صبح مقروض اٹھنے سے بہتر ہے انسان بھوکا ہی سو جائے۔''

ناگزیر حالات میں چھوٹے بھائیوں کو اپنے غوثیہ بک ڈپو اینڈ شاپنگ سنٹر کے

لیے نئے تعلیمی سال کے آغاز پر بکس اور نوٹ بکس کا کچھ سٹاک اگر بڑے ڈیلرز سے پیشگی رقم ادا کیے بغیر منگوانا پڑتا تو جب تک وہ رقم ادا نہ ہو جاتی آپ بخار کی سی کیفیت اور ذہنی کرب سے دو چار رہتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور قرض سے بچنے کی اکثر دعا کیا کرتے۔

والد گرامی ''چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے'' کے اصول کو مدنظر رکھتے۔آپ نے کچھ عرصہ روزمرہ گھریلو خرچ صبح سے شام تک آئیٹم وائز ڈائری پر درج کرنے کا بھی معمول رکھا۔سونے سے قبل دن کے تمام اخراجات کا ٹوٹل کیا جاتا۔گذشتہ ایام کے اخراجات سے اس کا موازنہ ہوتا۔دن کے معمولات اور مشاہدات کی روشنی میں اپنے بچوں کے لیے روزانہ ایک نصیحت لکھواتے۔کبھی کبھی آپ یہ سارا تحریری عمل اپنے دست مبارک سے خود مکمل فرماتے۔بعض اوقات آپ کا کوئی بیٹا آپ سے پوچھ کر وہ روزمرہ صفحہ مرتب کر لیتا۔

اس کا مقصد میانہ روی کے اصول پر عمل اور آمدن خرچ میں توازن رکھنا ہوتا تھا۔

؎ سادگی حق کو پسند ہے سادگی اپنائیے
خرچ میں ہے حکم درمیانہ روی اپنائیے

(راگی)

آپ گھر کے واحد کفیل تھے۔والدہ محترمہ مرحومہ مغفورہ کی طرف سے فیملی پنشن زیادہ سے زیادہ چار صد دس روپے (410/-) روپے ماہانہ ملا کرتی تھی۔کنبہ سات افراد پر مشتمل تھا۔ماشاءاللہ سبھی بہن بھائی زیرتعلیم تھے ایلیمنٹری سکول ٹیچنگ سروس کے علاوہ آپ کا کوئی سائیڈ بزنس نہیں تھا۔زندگی بھر آپ نے پرائیویٹ ٹیوشن فیس کا نہ کسی سے کبھی تقاضا کیا نہ ہی وصول کی تھی اور نہ ہی اس طرح کا کوئی مروجہ دستور تھا۔لہٰذا تنخواہ کی محدود سی آمدن پر ہی گذر اوقات تھی۔آپ کے ایک رشتہ دار محترم بشیر احمد صاحب خلجی کے اکثر خطوط آپ کو ملتے جن میں وہ لکھا کرتے تھے کہ ماسٹر صاحب آپ

Marfat.com

سب بچوں کو پڑھانے میں مصروف ہیں۔ کوئی خدمت میرے لائق ہو تو لکھ دیا کریں۔ ابا جان ان کا شکریہ ادا کر دیا کرتے اور ہمیں فرمایا کرتے کہ جو مزہ مشکل اور تکلیف میں رہ کر بچوں کو پڑھانے میں ہے وہ مدد لے کر پڑھانے میں نہیں ہے۔ ۵ نومبر ۱۹۹۷ء کو ریٹائرڈمنٹ کے موقع پر آپ کی ماہانہ تنخواہ -/4158 روپے (چار ہزار ایک صد اٹھاون روپے) تھی۔ آپ اس پر بہت خوش تھے۔

؎ خاکی و نوری نہاد بندۂ مولا صفات
ہر دو جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز
اس کی امیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دلفریب، اس کی نگاہ دلنواز

(اقبالؔ)

آپ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے شکر ادا کیا کرتے۔ فرماتے کہ ایک ایف۔اے، سی ٹی باپ کے لیے کیا یہ اللہ تعالیٰ کا کم کرم ہے کہ اس کی اولاد ایم۔اے، ایم ایڈ درجہ تک پہنچ چکی ہے۔ بارہا آپ یہ بھی دعا کیا کرتے! ''اے اللہ! میری نسل میں حافظ اور قاری پیدا فرما'' الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس خواب کی تعبیر کی صورت بھی پیدا فرمادی ہے۔ آپ کے نواسے فیصل فاروق نے حفظِ قرآن کلاس میں داخلہ لے لیا ہے۔ ۵ ذیقعد ۱۴۳۴ ہجری/ ۱۲ ستمبر ۲۰۱۳ء کو اس نے ایک پارہ حفظ مکمل کرلیا ہے۔

والد گرامی اپنے بچوں کے صاحبِ اولاد ہو جانے کے بعد بھی کمال محبت و شفقت سے ان کے جملہ امور کی نگرانی فرماتے۔ مثلاً اتوار کو حجام بھائی حجامت کے لیے گھر آتا تو خود پاس کھڑے ہو کر میری حجامت کا جائزہ لیتے۔ کبھی کبھی خصوصی خدمت گار حجام کو یہ ہدایات بھی دیتے کہ ''شان محمد! بالوں میں پوہڑیاں نظر آ رہی ہیں۔'' اس پر وہ دوبارہ کٹنگ کر کے بالوں کو آراستہ کرتے۔ والد گرامی روزانہ بوقتِ عصر خود اپنے دستِ

مبارک سے چائے تیار کر کے پینے کے عادی تھے۔انہیں کم دودھ والی چائے پسند تھی جبکہ میں گاڑھے دودھ والی چائے پسند کرتا تھا۔روزانہ بلا ناغہ مجھے چائے کے وقت بلا کر اس میں اضافی دودھ ڈال کر عنایت فرماتے اور روزانہ سکول جانے سے قبل میرے لباس کا بغور جائزہ لیتے اور کبھی دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ فرماتے یہ لباس آپ کی شخصیت کو زیب نہیں دیتا۔مجھے موٹر سائیکل پر سوار ہونے سے پہلے فرماتے کہ پہلے گھر کے دونوں دروازے کھول لو پھر موٹر سائیکل کو گیٹ سے نکالو۔مزید فرماتے کہ اس کا آئینہ (مرر) سیٹ کرلو۔اپنا چہرہ دیکھ لو۔جب سوار ہو جاؤ تو پھر آئینے کو سیٹ کرنے،اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھنے،ادھر ادھر نظر ہٹانے سے اجتناب برتو۔پوری توجہ کے ساتھ سیدھے چلتے جاؤ۔اب جب بھی میں گھر کے مین گیٹ سے موٹر سائیکل لے کر نکلتا ہوں یا پھر اس پر سوار ہوتا ہوں والد گرامی کی بطور ناصح وہ نصیحتیں برابر یاد آتی ہیں۔

بھلائے لاکھ یہ دنیا برابر یاد آئیں گے
دلوں میں بسنے والے ہیں ہم اکثر یاد آئیں گے

(رانا ارشاد محمد اعجاز)

والد گرامی مجھے جب بھی بلاتے پورے نام سے بلاتے۔کبھی کبھی مجھے سلیم اللہ صاحب بھی کہہ کر پکار لیتے جس سے مجھے اپنے عجز و پستی اور ان کی عظمت کا احساس خوب جاگزیں ہوتا۔رات سونے سے قبل والد گرامی کے پاس بیٹھک (ڈرائنگ روم) میں سب بھائیوں بہنوں کی نشست ہوتی۔دن کے معمولات و مشاغل پر گفتگو ہوتی۔کبھی کبھی میرے ادارہ کے انتظامی امور بھی زیر بحث آتے۔مختلف ایشوز اور چیلنجز کا بھی ذکر ہوتا۔جب صبح میں ڈیوٹی پر روانہ ہونے سے قبل آپ کی خدمت اقدس میں سلام عرض کرنے اور دعا حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوتا تو مجھے رات کو زیر بحث آنے والے ایشوز اور چیلنجز کے حوالہ سے لازمی تاکید فرماتے" بیٹے!نرمی اور حکمت سے حل کرنا۔"

حکمت رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ اور سنت حسنہ سے تعبیر ہے۔ حکمت کی معنویت اس آیہ فکر انگیز سے مترشح ہے:

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ ؕ (النحل:۱۶:۱۲۵)

"(اے نبی ﷺ) آپ اپنے رب کی راہ (مستقیم) کی طرف "حکمت" اور حسین پند و نصیحت سے بلائیے اور ان سے بحث بھی کیجئے گا تو نہایت حسین طریقے سے۔"

حکمت میں حسنِ قول و فعل، مخاطبین کے علم و فہم کے مطابق مدلل، برمحل، موزوں، شیریں، لطیف و خوشگوار گفتگو کا مفہوم شامل ہے۔ (ڈاکٹر نصیر احمد نصیر ۱۹۸۸ء)

~ جو بات کہو وہ اچھی ہو
ہر بات سے خوشبو آتی ہو
ہر لفظ مہکتا رہتا ہو

(خانزادہ سمیع الوریٰ)

والد گرامی روزانہ دو تین اخبارات کے مطالعہ کے شوقین تھے۔ جب میں سکول سے گھر پہنچتا یا ہفتہ وار سکول سے تعطیل ہوتی تو والد گرامی تمام اخبارات کے صفحات کو نمبر وار ترتیب دے کر سٹیپلر کے ساتھ پن کر کے میرے لیے گھر بھجوا دیتے پھر وہ خبریں یا مضامین جو میرے تعلیمی کیریئر یا سروس کے لیے مفید ہوتے ان کے متعلقہ صفحات حتیٰ کہ کالم نمبر تک مجھے بتا دیتے۔ یہ نوازش آپ اتنی محبت، محنت، نفاست اور باقاعدگی کے ساتھ پیش کرتے رہے کہ شاید اس کام کے لیے سپیشل سیکرٹری بھی ڈیپوٹ ہوتو اس خلوص اور لگن سے یہ سروس میسر نہ ہو سکے جو بلا قیمت، اعزازی دستیاب تھی۔ اخبارات کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ آپ کو ریڈیو پاکستان سے نیوز بلیٹنز سننے کا بھی خاصا

شغف تھا۔ خاص طور پر آپ ریڈیو پاکستان لاہور سٹیشن کی مقامی خبریں ضرور سنا کرتے تھے۔ ان خبروں میں بھی داخلہ، انتخابات، ملازمت، تعطیلات، وغیرہ سے متعلقہ جو معلومات ہوتیں آپ نہ صرف ہمیں بلکہ اپنے تلامذہ و رفقاء کو بھی اس سے آگاہ فرماتے۔

والدِ گرامی اپنی اولاد کو ہمیشہ اپنے تمام اساتذہ کرام کا خدمت گار، فرمانبردار اور مؤدب رہنے کا حکم دیا کرتے، ہمارے اساتذہ کرام کی تعظیم و تکریم اور مہمان نوازی آپ بڑی چاہت سے کرتے۔ دکان پر اپنے قیام کے دوران ہمارے جن محسن اساتذہ کرام سے آپ کی ملاقات ہو جاتی خاطر تواضع کے بغیر انہیں نہ جانے دیتے۔ میرے پی ایچ ڈی کے مقالہ کی تکمیل کے دوران میرے محترم سپروائزر ڈاکٹر محمد سعید شاہد صاحب (ایسوسی ایٹ پروفیسر انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ (آئی ای آر) پنجاب یونیورسٹی لاہور) عمرہ پر تشریف لے گئے۔ ان کی آمد مبارک کے موقع پر میں نے "Happy Umra Arrival" کے عنوان سے ایک نظم لکھی۔ اسے کمپوز کروایا۔ متن کے ارد گرد خوبصورت بارڈر کی ڈیزائننگ کے بعد اُسے پلاسٹک کور کرایا اور ڈاکٹر صاحب کی خدمتِ اقدس میں استقبالیہ حاضری کے موقع پر پیش کیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے عمرہ مبارک کے تبرکات سے نوازا۔ میں نے اس ملاقات کی روداد ابا جان کو سنائی۔ ابا جان نے خواہش کا اظہار فرمایا کہ اس موقع پر آپ استاد محترم کو مٹھائی بھی پیش کر دیتے۔ شاید مصنف کو اپنی تصنیف یا تخلیق ہی سب سے پیارا تحفہ لگتا ہے اور بار بار اسے اسی پہ پیار آتا ہے۔ میری اس کمزوری کا اظہار ایک دفعہ سہ ماہی جریدے "تعلیمی زاویے" کے چیف ایڈیٹر محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد ابراہیم خالد صاحب نے بھی مجھ سے کیا۔ پنجاب یونیورسٹی آئی ای آر کا کلاس روم تھا آپ جلوہ افروز تھے میری اصلاح فرماتے ہوئے ارشاد فرمانے لگے: "سلیم اللہ "تعلیمی زاویے" کھولتا ہے اپنا چھپا ہوا

Marfat.com

مضمون دیکھتا ہے۔ پھر کھولتا ہے پھر بھی اپنا مضمون دیکھتا ہے اسی پر اس کی نظر جاتی ہے۔'' مجھے اپنے طور پر انگریزی میں لکھی نظم کا تحفہ مٹھائی سے بھی میٹھا لگا اور اسے پیش کر دیا بہر حال جب دوبارہ استاد محترم کی خدمت میں حاضری ہوئی تو وہاں میں نے والد صاحب کی تاکید و نصیحت کا بھی ذکر کیا اور والد گرامی کی خواہش کے پیش نظر تحفہ نیاز مندی بھی پیش کیا۔

والد گرامی کبھی کبھی ہمیں اپنے زمانہ طالب علمی کے واقعات بھی سنایا کرتے۔ ہمیں بتاتے کہ وہ سکول سے چھٹی کے بعد اپنے اساتذہ کرام کے گھر جا کر بھی ان کا کام کیا کرتے تھے بلکہ آپ ہمیں ایسے واقعات بھی اپنے زمانہ طالب علمی کے سناتے کہ آپ ایک دو بار اپنے ان اساتذہ کرام کی گھریلو خدمت کے لیے بھی گئے جو مقامی نہ تھے ہمیں ایسے واقعات سے باور کراتے کہ جو طالب علم حقیقی معنوں میں اپنے اساتذہ کرام کا وفادار، فرمانبردار ہوتا ہے اس کے اساتذہ کرام اس طالب علم کی کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر، گریہ زاری کر کے دعا گو رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے طلبہ کو محروم نہیں رکھتا ان کی خدمت کا صلہ اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرما دیتا ہے۔ اساتذہ کرم کی تعظیم، تکریم، خدمت، ادب طالب علم کی شخصیت کے ارتقا و ارتفاع کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ آپ نے اپنی روزمرہ خرچ کی ڈائری میں اولاد کے لیے یہ نصیحت لکھوائی:

''اپنے اساتذہ کا احترام دل و جان سے کیا کرو۔'' (محررہ ۱۹۸۸ء)

استاد کی ضیائیں دنیا میں جس نے پائیں
دنیا میں وہ دیئے ہی اب جگمگا رہے ہیں

(محمد وسیم آصف)

والد گرامی اپنی اولاد کو کرداری آلائشوں سے بچانے کی ہر ممکن سعی فرماتے۔ گھر سے باہر کہیں بھی آنا جانا ہوتا تو ہمیں اجازت لے کر جانا پڑتا۔ مقررہ وقت میں واپسی کی

Marfat.com

ہدایت ہوتی۔ اگر سفر سے واپسی پر کبھی لیٹ ہو جاتی آپ بڑے متفکر ہو جاتے۔ بس سٹاپ پر تشریف لے آتے۔ آپ کے ایک عزیز قاری منشا حسین صاحب نے آپ کو بتایا کہ اگر کسی کی واپسی کی خبر نہ مل رہی ہو تو آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا ورد شروع کر دیا کریں ان شاء اللہ جلد خبر موصول ہو جایا کرے گی۔ یہ فضل الٰہی عزوجل تھا کہ گھر سے سفر پر گئے ہوئے کسی فرد کی اگر خلاف توقع واپسی میں تاخیر ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ورد پاک کی برکت سے آپ کو جلد ہی خیر خبر مل جایا کرتی۔ بازار میں دکانوں پر بیٹھ کر کھانا پینا، شام کے بعد گھر سے اولاد کا باہر رہنا آپ کو ہر گز پسند نہ تھا۔ جب میں نے ایم۔ اے انگلش مکمل کیا تو دیہات میں بعض لوگ آپ سے رابطہ فرماتے کہ آپ خود بھی انگلش ٹیچر ہیں بیٹا ایم۔ اے انگلش ہے۔ ہماری بیٹیوں کو گھر پر کچھ رہنمائی کے لیے وقت دے دیں۔ اول تو آپ معذرت فرماتے۔ پھر کوئی زیادہ ہی مجبور کر لیتا تو رضا مندی کا اظہار فرماتے اور مجھے حکم ہوتا کہ کوئی طالبہ یا طالبات گھر تشریف لائیں تو گھر کے کھلے صحن میں بیٹھ کر پڑھایا جائے۔ آپ کی مُراد یہ ہوتی کہ اولاد تدریس کی تقدیس اور حرمت کو ہر قیمت پر ملحوظ رکھتے!۔ ہمارا جوائنٹ فیملی سسٹم تھا آپ کی نصیحت مبارک پر عمل کی ہر ممکن کوشش ہوتی!

ع علم کا مقصد ہے پاکیٔ عقل و خرد

(اقبالؔ)

والد گرامی گھر میں بیٹوں، بیٹیوں کے علاوہ اپنے پوتوں، پوتیوں اور نواسیوں کو بھی گاہے بگاہے نصیحت فرماتے اور اُن سے خوب محبت فرماتے۔ آپ کے بڑے پوتے، راقم کے بھتیجے محمد احمد کا بیان ہے کہ میاں جی کے وصال مبارک والے سال ۲۰۰۸ء کا واقعہ ہے کہ ایک دن دوپہر کا ٹائم تھا میاں جی اخبار کا مطالعہ کر رہے تھے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ:

Marfat.com

''اگر میں مرگیا تو میری زندگی کے بعد میرے لیے کیا کرو گے؟'' میں نے جواب دیا کہ آپ کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لیے آؤں گا اور آپ کی مغفرت کی خاطر دعا کروں گا۔ اس پر آپ افسردہ ہوئے اور مجھے کہا!

''شاباش! میرے بیٹے شاباش! تم اپنے چچاؤں کے دست و باز و ہو۔ اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔'' اپنے چچاؤں سلیم اللہ، عظیم اللہ، تسلیم اللہ کا ہمیشہ ادب کرنا۔''

والد گرامی کا گھر میں اپنی پوتیوں کے ساتھ اچھا خاصا شغل رہتا۔ وہ اپنی مختلف کتابوں سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر پہیلیاں چن لاتیں۔ جونہی میاں جی گھر تشریف لاتے مشکل سے مشکل پہیلی ڈال دیتیں۔ والد گرامی بڑے شوق اور جذبے سے ان کی اکثر پہیلیوں کے صحیح جواب دے جاتے اور کچھ تشنۂ جواب بھی رہ جاتیں۔ ان بچیوں کے ساتھ ان ڈور گیم لڈو (Ludo) وغیرہ کا کبھی کبھی راؤنڈ لگا لیتے۔ صبح سویرے جب ان پوتوں پوتیوں نے آپ کو سلام عرض کر کے سکول جانا ہوتا تو روزانہ گھر سے رخصت ہوتے وقت انہیں ایک نصیحت بھی فرما دیتے۔

فَذَكِّرْ إِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠ (الاعلٰی)

''تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت کام دے۔ عنقریب نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے۔''

وَّذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٥٥ (سورۃ الذٰریت)

''اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔''

والد گرامی بیٹوں کے ساتھ ساتھ اپنی بیٹیوں سے بھی بے پناہ محبت فرماتے۔ مجھے بڑی اچھی طرح یاد ہے کہ والد گرامی مجھے بچپن میں اکثر اپنے دستِ مبارک سے شکر اور دیسی گھی کی چوری تیار کر کے خود کھلایا کرتے۔ اسی طرح آپ کی چھوٹی بیٹی اپنے بچوں کے ہمراہ جب یہاں قیام کے لیے تشریف لاتیں تو ان کے چھوٹے بیٹے محمد ابوبکر

Marfat.com

کو والد گرامی خود چمچ سے روزانہ دہی کھلاتے بلکہ اس بچے کا تو معمول بن گیا تھا کہ صبح سویرے بستر سے اٹھتے ہی دہی کھانے کے لیے میاں جی کے پاس آجاتا۔

والدِ گرامی کی مرض کے شدت کے آخری ایام کا واقعہ ہے آپ کی چھوٹی بیٹی اپنے تعزیتی تاثرات میں بیان کرتی ہیں کہ:

"پہلے جب بھی میں یہاں آتی تو ابا جان میرے کچھ عرصہ قیام کے بعد کسی بھائی کو فرماتے کہ بہن کو سسرال چھوڑ آؤ۔ لیکن ان ایام میں دو تین بار میں نے واپس سسرال جانے کا پوچھا مگر ابا جان ہر بار خاموش رہتے اور کوئی جواب نہ ملتا تھا۔ میں تو اس کا مطلب یہی سمجھتی ہوں کہ وہ آخری دنوں میں اپنی اولاد کو اپنی آنکھوں سے اوجھل نہیں کرنا چاہتے تھے۔"

(تعزیتی رجسٹر برائے خواتین، صفحہ نمبر ۱۲، اجراء یکم ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ/ ۳۰ نومبر ۲۰۰۸ء)

بالآخر سر پر منڈلاتی موت نے قربت کو مفارقت میں بدل دیا۔ والد گرامی کا رخ روشن نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ مرکز محبت، سرچشمہ نصیحت چل بسا!

ے موت کہ اک اٹل حقیقت ہے
اس سے ممکن مفر، یہاں نہ وہاں
ہر مسافر نے کوچ کرنا ہے
سلسلہ ہے یہی ازل سے رواں

(مہجورؔ)

اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾ (الانعام)

"جب تم میں کسی کو موت آتی ہے ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں اور وہ قصور نہیں کرتے۔"

Marfat.com

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ○ (البقرۃ:۱۵۶)

''ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔''

یہ والد گرامی کے وصال مبارک سے تھوڑا عرصہ پہلے کی بات ہے کہ گھر پر آپ کی ہمشیرہ محترمہ اقبال بیگم بھی تشریف لائی ہوئی تھیں گرمیوں کے دن تھے۔ راقم کے چھوٹے بھائی عظیم اللہ صاحب نے ابا جان سے درخواست کی کہ ہمارے لیے چند حروف نصیحت کے طور پر رقم فرما دیں جس سے ہم تادیر استفادہ کرتے رہیں۔ والد گرامی نے فوراً نوٹ بک لی برجستہ لکھنا شروع کیا اور نوٹ بک کے چار صفحات پر مختلف بیس (۲۰) نکات پر مبنی وصیت نامہ رقم فرما دیا۔ اس کے چند نکات بطور نمونہ پیش خدمت ہیں:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پسرانِ من، سلیم اللہ، عظیم اللہ، کلیم اللہ، تسلیم اللہ میرے لختِ جگر، نور چشم رب العزت دونوں جہان کی بھلائیاں آپ کو عطا فرمائیں۔ (آمین ثم آمین)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میری وفات کے بعد آپ کو ایک دفعہ بہت بڑے صدمہ سے دوچار ہونا پڑے گا لیکن اس صدمہ میں دامن صبر کو نہ چھوڑنا بلکہ خود بھی صبر سے کام لینا اور اپنی بہنوں کو بھی میری جیسی محبت دینا اور انہیں بھی صبر کی ہی تلقین کرنا۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ تمام عمر خود اور اپنی اولاد کو بھی شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند رہنے کی سختی سے تاکید کرنا۔ اپنی اپنی اولاد کو نماز پنجگانہ کا پابند بنانا اور انہیں قرآن پاک قرأت کے ساتھ حفظ کروانا۔ انہیں نیک تعلیم اور نیک تربیت دینا۔ یہ دنیا فانی ہے رزقِ حلال کمانا اور حلال رزق سے ہی اپنی اولاد کی پرورش کرنا۔ اس فانی دنیا میں کسی کو بھی دوام نہیں ہے۔ جو پیدا ہوا اسے مرنا ہی ہے۔ اس عارضی دنیا میں کسی سے الجھنا نہیں ہے۔ صبر سے

Marfat.com

کام لینا۔ غصے میں مت آنا۔ میری قبر پر فاتحہ خوانی کے لیے آتے رہنا۔ والدین اور تمام رشتہ داران خصوصی طور پر دادی، دادا، نانی اور نانا کی بخشش کی دعا مانگتے رہنا۔۔۔۔

میری بہنوں اور میرے بھائیوں اپنی پھوپھیوں اور اپنے چچاؤں سے اور ان سب کی اولادوں سے بغیر کسی طمع کے اور لالچ کے اچھا سلوک کرنا۔ والدین کی برسی منانا اور دعاؤں میں ہر وقت یاد رکھنا۔ میری زندگی کے بعد اتفاق کو نہ چھوڑنا ورنہ آپ کی ہوا اکھڑ جائے گی۔ ہر بھائی اپنے دوسرے بھائی کی اولاد کو اپنی اولاد سے عزیز جانے۔ آخری دم تک اتفاق کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ اسی میں برکت ہے۔ آپ کو اگر خوشی نصیب ہو تو وہ سب کے لیے ہو اگر غمی ہو تو وہ بھی سب کے لیے ہو۔ امیری اور غریبی میں سب ایک جیسے ہوں۔ زندگی اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق میانہ روی سے بسر کریں فضول خرچی اسلام میں جائز نہیں۔ جتنی چادر ہو اتنے پاؤں پھیلائیں۔ اپنی عورتوں کے جائز حقوق جو اللہ اور اس کے رسول پاک ﷺ کی طرف سے آپ پر واجب ہیں انہیں ضرور پورا کریں۔ گھر میں پیار محبت اور امن و سلامتی کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ رب العزت ہم سب کے مالک، رازق اور خالق ہیں ان سے اور رسول پاک ﷺ سے بدرجہ اتم محبت رکھیں اول آخر یہی چیز کام آنے والی ہے۔ دنیا کی محبت عارضی ہے اور فنا ہو جانے والی ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو، آپ کے اہل و عیال کو اپنی حفظ و امان میں رکھیں اور ہم سب کی بخشش فرما دیں اور آخرت میں ہم سب کو جنت الفردوس میں اکٹھا کریں۔

فقط: آپ کا والد ماسٹر محمد حسین

❁ ❁ ❁

؎ میں نے خواب میں تجھ کو ہنستے بستے دیکھا ہے — اس جہاں میں بھی تجھ پر کرم خدا کا لگتا ہے

(طارق محمود کی نظم "تیری یادیں۔ میری باتیں" سے انتخاب)

Marfat.com

والدِ گرامی کی سلسلہ وار خصوصی پند و نصیحت

ترتیب و تدوین: سلیم اللہ جندران

والدِ گرامی کچھ عرصہ گھر پر روز مرہ خرچ کی ڈائری مرتب کرواتے رہے۔ رات سونے سے قبل دن بھر کا خرچ آئیٹم وائز درج کیا جاتا اور میزان کے ساتھ والد گرامی اولاد کے لیے روزانہ ایک نصیحت مبارک بھی خود لکھتے یا لکھوا دیتے۔ یہ انتخاب اُس ڈائری سے ہے۔ چوتھی برسی مورخہ ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۳ھ/ ۱۶ اکتوبر ۲۰۱۲ء کے موقع پر آپ کی پوتیوں مریم عظیم اور فاکہہ سلیم نے باری باری، الگ الگ نکات کی صورت میں انہیں سامعین کے سامنے پیش کیا۔

ان میں سے اکثر نصیحتیں قرآن و حدیث کے فرامینِ اقدس، اسلاف کے اقوال، ضرب الامثال اور مناجات پر مبنی ہیں۔ انہیں ڈائری کے تاریخی تسلسل کی ترتیب میں ہی یہاں درج کیا جا رہا ہے:

1- گھر میں پاکیزہ زبان استعمال کرو اور چھوٹے بہن بھائیوں سے شفقت سے پیش آؤ۔

2- اپنے وسائل کے اندر رہ کر زندگی بسر کرو۔

3- خدا عبادت کرنے والوں کو محنت کرنے والوں سے زیادہ دیتا ہے۔

4- کوئی ایسا کام نہ کرو جس سے تمہارے والدین اور خاندان کی عزت رسوا ہو، اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیے۔

5- پس انداز کرنے کی عادت ضرور ڈالو۔

6- میانہ روی اختیار کرنے سے انسان کی زندگی آرام سے گذرتی ہے۔

Marfat.com

7- خداوندِ قدوس سے ہمیشہ ڈرتے رہو اور اللہ تعالیٰ کا خوف ہمیشہ دل میں رکھو۔

8- گھر میں بہنوں سے نیک سلوک کرو۔

9- بہن کا حق بھائی پر بہت زیادہ ہے۔

10- شرم وحیاء مرد اور عورت کے لیے بہترین زیور ہیں اور جزو ایمان ہیں۔

11- طمع انسان کی جان اور آن کا دشمن ہے۔

12- کفایت شعاری اختیار کرو تا کہ تمہیں کسی کا دستِ نگر نہ ہونا پڑے۔

13- کم بولنا دانائی ہے۔

14- خدا کی نعمتوں کا شکر بہت ہی زیادہ عاجزی سے اور نماز پنجگانہ سے کرو۔

15- اتفاق میں سب سے بڑی طاقت ہے۔

16- والدین کے بعد اولاد میں سب سے بڑا لڑکا سربراہ ہوتا ہے اگر وہ نیک ہو تو والدین کی طرح اس کی بھی عزت اور فرمانبرداری کرنی چاہیے۔

17- کم کھانا، کم سونا، کم بولنا عبادت ہے۔

18- بے جی (دادی جان) کا ادب خلوصِ دل سے کرو ان شاء اللہ کامیاب ہو جاؤ گے۔

19- ہمیشہ رضائے خدا پر راضی رہو اسی میں بہتری ہوگی۔

20- زبان کی سب سے بڑی خوبی خوش کلامی ہے جو جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

21- قرض اٹھا کر کھانے سے رات کو بھوکا رہ کر سو جانا بہتر ہے۔

22- فضول خرچی ایک لاعلاج بیماری ہے۔

23- جس کام کا ذمہ لو اسے پورا کرو اور باقاعدگی سے کرو۔

24- خدائے ذوالجلال کی خوشنودی والد کی خوشنودی اور فرمانبرداری میں ہے۔

25- راہِ خدا میں خرچ کرنے سے دنیا اور آخرت میں کئی گنا اس سے زیادہ ملتا ہے۔

26- زندگی زندہ دلی کا نام ہے۔

Marfat.com

27- ہمسایہ ماں جایا۔ ہمسایوں اور گھر میں کام کرنے والے نوکروں کے ساتھ بہترین سلوک روا رکھو۔

28- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ہمیشہ شکر ادا کرتے رہا کرو۔ اس سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

29- انتہائی ضرورت کے بغیر خرچ کرنا حماقت ہے۔

30- مہمانوں کے لیے سگریٹ نوشی کا خرچ اور دیگر قبل از وقت ضرورت سے زائد اخراجات دولت کا ضیاع ہیں۔

31- تم دین کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ دین ملنے سے دنیا خود بخود مل جاتی ہے۔

32- میانہ روی اختیار کرنے والا کبھی تنگدست نہیں ہوتا۔

33- ہمیشہ جذبات کو اپنے قابو میں رکھو۔ غصہ میں مت آؤ۔

34- رب العزت کی طرف سے انعامات کی عطا کے سلسلہ میں زیادہ نرم اور عاجز ہو جانا چاہیے۔

35- جو بے ادب ہے وہ بے نصیب ہے۔

36- جو چھوٹوں سے پیار نہ کرے اور بڑوں کا ادب نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

37- جو اولاد والدین کی مرضی کے مطابق زندگی بسر نہ کرے وہ ذلیل وخوار ہوتی ہے۔

38- جو چیز تم اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے کرو۔

39- ہر قسم کے تحائف، نذرانے وصول کرنے سے توبہ واستغفار!

40- بے ادب بے نصیب، باادب بانصیب۔

41- غصے کو پی جانا اور خطا کار کو معاف کر دینا سب سے بڑی بہادری ہے۔

42- اگر تم دونوں جہاں کی کامیابیاں حاصل کرنا چاہتے ہو تو والدین کے اطاعت شعار بن جاؤ۔

43- اِنسان جس طرح کا اپنے آپ کو بنانا چاہتا ہے قدرت بھی اسی طرح اس انسان کو

بنا دیتی ہے۔

44- بیماری کا علاج صبر سے کرو نہ کہ پیسہ برباد کرنے سے۔

45- پرہیز علاج سے بہتر ہے۔

46- انسان خواہ کچھ بھی کرے وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔

47- جھوٹ سے تمام برائیاں پھوٹتی ہیں سچ سے نیکیاں پھوٹتی ہیں۔

48- اگر تم دونوں جہاں میں کامیابیاں چاہتے ہو تو نماز پنجگانہ کو مستقل مزاجی سے قائم کرو۔

49- اگر تم درازِ عمر چاہتے ہو تو صلہ رحمی اختیار کرو اور پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرو اور ان کے حقوق کا خیال رکھو۔

50- جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔

51- سانچ کو کبھی آنچ نہیں۔

52- یقیناً مولا کریم صبر کرنے والوں کا ساتھ دیتے ہیں۔

53- اپنے اور بیگانے فوت شدگان کو ایصالِ ثواب کے لیے ہر وقت کوئی نہ کوئی نیکی کرتے رہا کرو۔

54- انسان کو خدا کی رحمت سے کبھی بھی ناامید نہیں ہونا چاہیے۔

55- خدا کی رحمت سے ناامیدی کفر ہے اور باعث ہلاکت ہے۔

56- عبادت میں ریاکاری سے بچو۔

57- ترقی اور بلندی عاجزی میں ہے۔فخر، تکبر، غرور میں نہیں ہے۔

58- دعا کی مقبولیت حلال لقمے میں ہے۔

59- اگر تم اپنے آپ کو خوش رکھنا چاہتے ہو تو دوسروں کو خوش رکھنے کی کوشش کرو۔

60- جس گھر میں ماں نہیں ہے اس گھر میں روشنی نہیں ہے۔

61- شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔

Marfat.com

62- اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔

63- مصیبت میں گھبرانا کمال درجہ کی مصیبت ہے۔

64- اپنے فرائض کو ایمان داری سے انجام دو۔

65- رزق کو حلال کر کے کھاؤ۔

66- خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے رزق بڑھتا ہے۔

67- آج کا کام کل پر مت چھوڑو۔

68- روزہ دار کی افطاری کے وقت مانگی ہوئی دعا رد نہیں ہوتی۔

69- رمضان المبارک میں جتنی بھی خیرات ہو سکتی ہو کریں۔

70- اگر آپ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو والدین کی خدمت کرو۔

71- ایک دوسرے سے خوش اسلوبی سے پیش آیا کرو۔

72- ؎ کرو مہربانی تم اہل زمین پر خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

73- جہاں تک ہو سکے جھوٹ سے بچو۔

74- کر بھلا ہو بھلا۔

75- جتنی چادر ہو اتنے پاؤں پھیلاؤ۔

76- جو کسی کو معاف کر دیتا ہے اس کے دل میں خوفِ خدا ہوتا ہے۔

77- کم تولنا، ناپنا اور ملاوٹ کرنا گناہ کبیرہ ہیں۔

78- سننا چاہتے ہو تو مظلوم کی آہ سنو۔

79- فضول خرچی ایک لاعلاج مرض ہے۔ جو گھر کی مالی حالت کو گھن کی طرح کھا جاتا ہے۔

80- مہمان خدا تعالیٰ کی رحمت ہوتے ہیں۔

81- درود شریف کثرت سے پڑھو، محتاجی دور ہوگی۔

82- اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

Marfat.com

83- اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ زیادہ دیتے ہیں۔

84- جو نیچا ہے اسے گرنے کا کوئی خطرہ نہیں۔

85- جو کام بھی کرو۔ والدین کی رضامندی سے کرو۔

86- پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

87- نماز نیند سے بہتر ہے۔

88- زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو۔

89- دین دنیا کی بھلائی والدین کی اطاعت میں ہے۔

90- رات کو سونے سے پہلے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر سویا کرو۔

91- والدین کی خدمت کرو۔

92- جو آپ کو نفع پہنچتا ہے وہ میری طرف سے ہے اور جو نقصان پہنچتا ہے وہ آپ کے اعمال کا نتیجہ ہے۔ (اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں فرماتا)

93- جو گھر ماں سے محروم ہے وہ جنت کی خوشبو سے محروم ہے۔

94- ایمان دو نصف۔ نصف صبر نصف شکر۔

95- صفائی نصف ایمان ہے۔

96- آغاز اچھا انجام اچھا۔

97- جوانی میں بڑھاپے کو، تندرستی میں بیماری کو، خوشی میں غمی کو یاد رکھو۔

98- مظلوم کی آہ سے ڈرو کیونکہ یہ بلا روک ٹوک عرش الٰہی تک پہنچ سکتی ہے۔

99- بچوں کو کھلاؤ سونے کا لقمہ مگر انہیں دیکھو شیر کی آنکھ سے۔

100- علم حاصل کرو کیونکہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور مال کی تمہیں خود حفاظت کرنا پڑتی ہے۔

101- ہر کھانے پر ختم شریف پڑھ کر اس کو استعمال میں لاؤ۔

Marfat.com

102- آج کا کام کل پر مت چھوڑو۔

103- نمازِ عشاء ادا کرنے کے بعد فوراً گھر واپس آیا کریں۔

104- اپنی والدہ صاحبہ کو ہر وقت کچھ نہ کچھ پڑھ کر ایصال ثواب کرتے رہا کریں۔

105- بڑے بھائی کو باپ برابر سمجھا کریں۔

106- کسی سے بھی لڑائی جھگڑا نہ کیا کریں۔

107- اپنے اساتذہ کا احترام دل و جان سے کیا کرو۔

108- جہاں خرچ کرنا ہو وہاں گریز نہ کیا کرو۔

109- بے جی (دادی جان) کی خدمت میں پہل کیا کرو۔

110- شکرانِ نعمت سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے۔

111- اے خدا! اپنے پیارے نبی اکرم، نورِ مجسم، شہنشاہ عرب و عجم حضرت محمد ﷺ کے صدقے پر ہم پر رحم فرما!

112- اے اللہ! ہمیں دکھاوے کی عبادت سے بچا!

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''بے شک دین، نصیحت ہے اللہ کے لیے اور اس کے رسول ﷺ کے لیے اور اس کی کتاب کے لئے اور مسلمانوں کے حاکموں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔''

دین کہتے ہیں جسے وہ خیر خواہی کا ہے نام

ہے مسلمانو! یہ ارشادِ رسولِ ﷺ انس و جاں

قرآنِ مجید فرقان حمید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۝ (سورۃ الذٰریٰت)

''اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔'' (۵۵:۶۷)

Marfat.com

وصیت نامہ برائے پسران

تحریر: ماسٹر محمد حسین صاحب
برخواہش وفرمائش: عظیم اللہ جندران (بیٹا)

پسرانِ من! سلیم اللہ، عظیم اللہ، کلیم اللہ، تسلیم اللہ میرے لختِ جگر، نورِ چشم رب العزت دونوں جہان کی بھلائیاں آپ کو عطا فرمائیں۔ (آمین ثم آمین)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

1. میری وفات کے بعد آپ کو ایک دفعہ بہت بڑے صدمہ سے دو چار ہونا پڑے گا۔ لیکن اس صدمہ میں دامن صبر کو نہ چھوڑنا بلکہ خود بھی صبر سے کام لینا اور اپنی بہنوں کو بھی میری جیسی محبت دینا اور انہیں بھی صبر کی ہی تلقین کرنا۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔
2. تمام عمر خود اور اپنی اولاد کو بھی شریعت محمدی ﷺ پر کاربند رہنے کی سختی سے تاکید کرنا۔ اپنی اپنی اولاد کو نماز پنجگانہ کا پابند بنانا اور انہیں قرآن پاک قرأت کے ساتھ حفظ کروانا۔ انہیں نیک تعلیم اور نیک تربیت دینا۔ یہ دنیا فانی ہے۔ رزقِ حلال کمانا اور حلال رزق سے ہی اپنی اولاد کی پرورش کرنا۔
3. اس فانی دنیا میں کسی کو بھی دوام نہیں ہے۔ جو پیدا ہوا اُسے مرنا ہی ہے۔ اس عارضی دنیا میں کسی سے الجھنا نہیں ہے۔ صبر سے کام لینا۔ غصے میں مت آنا۔ ہم اس نبی رحمت للعالمین ﷺ کی امت میں سے ہیں جنہوں نے گالی کھا کر دعائیں دی ہیں۔

۴ چاروں بھائیوں نے مل کر بڑے حوصلہ اور صبر سے کام لیتے ہوئے مجھے غسل خود دینا اور بڑے پیارے اور بڑے نرم ہاتھوں سے غسل دینا۔

۵ میرے جنازہ کو خود ہی کندھا بھی دینا۔ قبر میں اتارتے وقت بھی چاروں بھائی مجھے سرہاندی۔ پاندی اور دائیں بائیں سے تھامے ہوئے اتاریں۔ سر کی طرف سلیم اللہ، پاؤں کی طرف عظیم اللہ، دائیں طرف سے کلیم اللہ اور بائیں دل کی طرف سے پیارا بیٹا تسلیم اللہ مجھے تھامے۔

۶ کفن باندھتے وقت میرے ماتھے پر اور سینہ پر شہادت کی انگلی سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط لکھنا نہ بھولنا۔

۷ میری قبر پر فاتحہ خوانی کے لیے آتے رہنا۔ والدین اور تمام رشتہ داروں خصوصی طور پر دادی۔ دادا۔ نانی اور نانا کی بخشش کی دعا مانگتے رہنا۔

۸ بہنوں کو کسی وقت بھی جدائی کا احساس نہ ہونے دینا۔ ان کی غمی اور خوشی میں اولین فرصت میں شمولیت کرتے رہنا۔ بہنوں کے حق کو قبر تک مدنظر رکھا جائے۔

۹ میری بہنوں اور میرے بھائیوں، اپنی پھوپھیوں اور اپنے چچاؤں سے اور ان سب کی اولادوں سے بغیر کسی طمع کے اور لالچ کے اچھا سلوک کرنا۔

۱۰ والدین کی برسی منانا اور دعاؤں میں ہر وقت یاد رکھنا۔ میری زندگی کے بعد اتفاق کو نہ چھوڑنا ورنہ آپ کی ہوا اکھڑ جائے گی۔

۱۱ ہر بھائی اپنے دوسرے بھائی کی اولاد کو اپنی اولاد سے عزیز جانے۔ آخری دم تک اتفاق کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ اسی میں برکت ہے۔

۱۲ میرے بعد والی تمام ذمہ داری میرا بڑا بیٹا سلیم اللہ نبھائے گا۔ دعا ہے کہ رب العزت اس کو نیک صحت منداور دراز زندگی عطا فرماویں۔ اور اس ذمہ داری سے بخوبی عہد برآ ہونے کی توفیق عطا فرمادیں۔ (آمین) رب العزت آپ

Marfat.com

سب کو ہر بلا سے محفوظ رکھیں۔(آمین ثم آمین)

۱۳ غمی اور خوشی کے وقت میں یہ سڑک والا مکان استعمال کیا جائے۔اور خورد و نوش اور رہائش کا بندوبست ان ایام میں دوسرے مکانوں میں کیا جائے۔اس مکان کو ان دنوں صرف مہمانوں اور عوام کی آمدورفت کے لئے استعمال کیا جائے۔

۱۴ اپنا مرکز بھوآحسن میں رکھیں۔ملازمت میں تبادلے ہوتے رہتے ہیں۔اس مرکز کو نہ چھوڑنا۔اتفاق میں آپ سہولت اور آرام میں رہیں گے۔

۱۵ میری پراپرٹی کو تقسیم نہ کرنا۔اور اگر کوئی ایسی صورت بن جائے تو یہ عمل بھی سب کے لیے یکساں نوعیت کا ہی ہو۔

۱۶ آپ کو اگر خوشی نصیب ہو تو وہ سب کے لیے ہو اگر غمی ہو تو وہ بھی سب کے لیے ہو۔امیری اور غریبی میں سب ایک جیسے ہوں۔

۱۷ زندگی اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق میانہ روی سے بسر کریں۔فضول خرچی اسلام میں جائز نہیں۔جتنی چادر ہو اتنے پاؤں پھیلائیں۔

۱۸ گاؤں میں کسی قسم کی سرگرمی مذہبی یا کوئی اور ہو اس میں پیش پیش نہ ہونا۔نیکی کے کام میں بھی خاموشی سے حصہ لینا۔

۱۹ اپنی عورتوں کے جائز حقوق جو اللہ اور اس کے رسول پاک ﷺ کی طرف سے آپ پر واجب ہیں انہیں ضرور پورا کریں۔گھر میں پیار محبت اور امن وسلامتی کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

۲۰ رب العزت ہم سب کے مالک، رازق اور خالق ہیں ان سے اور رسول پاک ﷺ سے بدرجہ اتم محبت رکھیں اول آخر یہی چیز کام آنے والی ہے۔دنیا کی محبت عارضی ہے اور فنا ہو جانے والی ہے۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو، آپ کے اہل وعیال کو اپنی حفظ و

امان میں رکھیں اور ہم سب کی بخشش فرمادیں اور آخرت میں ہم سب کو جنت الفردوس میں اکٹھا کریں۔

فقط

آپ کا والد ماسٹر محمد حسین

ریٹرن کی ایک قسط

One Installment of the Return!

الحمدللہ! میری رسمی تعلیم کا باقاعدہ آغاز ۱۹۷۱ء سے ہوا اور اس کی باقاعدہ تکمیل ۲۰۱۱ء میں ہوئی۔ مثلاً اکیڈمک کیٹگری میں انگلش میں ماسٹر ڈگری نصیب ہوئی۔ پروفیشنل کیٹگری میں سی۔ ٹی، بی۔ ایڈ، ایم۔ ایڈ، ڈپلومہ ٹیچنگ آف انگلش (فارن لینگوئج)، ماسٹر ڈگری (ٹیچنگ آف انگلش (فارن لینگوئج)، اور پھر پی۔ ایچ۔ ڈی (ایجوکیشن) کی تکمیل تک زندگی کے اکیالیس (۴۱) برس بیتے۔ محترم والدِ گرامی کو میری اس تعلیم پر کافی خرچ کرنا پڑا۔ آپ کبھی کبھی مجھے فرماتے: ''سلیم اللہ! آپ ایک غریب باپ کے امیر بیٹے ہو'' کبھی کبھار آپ یہ بھی ارشاد فرمادیتے!''سلیم اللہ ابھی تک ہم آپ پر خرچ ہی کر رہے ہیں۔ شاید اس کا ریٹرن ہمیں اپنی زندگی کے بعد ہی ملے گا۔''

پیارے ابا جی! آپ کے پیاروں کے لیے آپ کی یادوں کے ان دریچوں کی پیش کش ریٹرن کی ایک ادنیٰ سی قسط کے طور پر پیش خدمت ہے! مجھے بخوبی اور یقینی علم ہے کہ آپ کے احسان عظیم کا مکمل ریٹرن میں کسی طور بھی ادا نہیں کرسکتا۔ خدا مجھے مزید توفیق عطا فرمائے! آمین ثم آمین!

(سلیم اللہ جندران، ۷ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ)

Marfat.com

حِصّہ اوّل

(۱)

شعریات:
منظومات

یاداں دے اتھرو

(اک شاگرد دا استاد دی خدمت وچ نذرانہ عقیدت)

یاد اوندے نے جان والے
پیار دی شمع جگاون والے
آپوں کنڈیاں اتے چل کے
راہ وچ پھل وچھاون والے
درد دے لانبو سینے لا کے
ٹر گئے درد ونڈاون والے
سچے عاشق پاک نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دے
رو رو نیر وہاون والے
موتو قبل ان تموت
کر کے عمل وکھاون والے
علم دے موتی ہر تھاں ونڈے
حق دا سبق پڑھاون والے
شیریں سخن پیار اکھیں وچ
ہر اک نوں من بھاون والے

Marfat.com

اج اوہ کتھے گئے مصوّر

بیٹا کہہ کے بلاون والے

(شاگردِ عزیز محترم نذر محمد صاحب (ایس ایس ٹی) کی تحریر کردہ یہ نظم پوتے غلام نبی احمد نے اپنے میاں جی کی برسی کے موقع پر خوش الحانی کے ساتھ پیش کی۔)

مورخہ: ۲۸/ ذیقعد ۱۴۳۳ھ، ۱۶/ اکتوبر ۲۰۱۲ء

❀ ❀ ❀

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانہ (یعنی سب سے اچھا) دروازہ ہے۔ اب اگر تو چاہتا ہے تو (باپ کی فرمانبرداری سے) اُس کی حفاظت کرے یا نافرمانی کرکے اُسے ضائع کردے۔

(ترمذی جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۱۲، ابن ماجہ ص: ۲۶۹، درمنثور جلد ۴، ص ۱۷۳)

Marfat.com

روشن دیوا

(تحریر: ماسٹر نذر محمد صاحب، ایس ایس ٹی۔ برسی میں پیشکش: غلام نبی احمد)

واہ واہ مرد سچاواں ڈٹھا روشن اس دا ناواں ڈٹھا
مر کے ولی جو زندہ دسے اج کوئی بندہ ٹانواں ڈٹھا
واہ واہ مرد سچاواں ڈٹھا

صدق صفائیوں بھریا سینہ دل وچ وسے پاک مدینہ
جہدیاں ہر کوئی کرے تعظیماں ایسا پت گھٹ ماواں ڈٹھا
واہ واہ مرد سچاواں ڈٹھا

ہاسے خوشیاں ونڈن والا نیک دعاواں منگن والا
سبھ نوں اک رنگ رنگن والا محرم راز بھراواں ڈٹھا
واہ واہ مرد سچاواں ڈٹھا

علم عرفان دیاں کیا باتاں گھر گھر بالیاں نوری لاٹاں
سانوں دے گیا ہجر سوغاتاں جنت دا پرچھانواں ڈٹھا
واہ واہ مرد سچاواں ڈٹھا

Marfat.com

کوئی نہ مُل کردار اوہدے دا   طالب جگ دیدار اوہدے دا
ڈنکا خلق پیار اوہدے دا   وجدا شہر گراواں ڈٹھا
واہ واہ مرد سچاواں ڈٹھا

بھانویں رہیندے وچ حجاباں   دل وچ چمکن وانگ ماہتاباں
اوہناں باہجوں چپ کتاباں   انج دا اوہ سرناواں ڈٹھا
واہ واہ مرد سچاواں ڈٹھا

❀ ❀ ❀

الحدیث

"والد کے ساتھ نیکی کی چار باتیں ہیں:

1. اُس پر نماز پڑھنا۔
2. اُس کے لیے دعائے مغفرت کرنا۔
3. اُس کی وصیت نافذ کرنا۔
4. اُس کے رشتہ داروں سے نیک برتاؤ کرنا، اُس کے دوستوں کا احترام کرنا۔

Marfat.com

ماسٹر محمد حسین کی نذر

دل کو ہیں دی ضیائیں محمد حسین نے
اور خلد کی ہوائیں محمد حسین نے
چاہا بھلا ہے دہر کی ہر اک روح کا
ہر اک کو دیں دعائیں محمد حسین نے
طیبہ کی حاضری کو تڑپتے رہے سدا
طیبہ کی دیں صدائیں محمد حسین نے
اس دورِ کذب و فتنہ و باطل میں بھی ہیں دیں
حق بات کی نوائیں محمد حسین نے
پھیلا کے نورِ علم کو سارے جہان میں
روشن ہیں کی فضائیں محمد حسین نے
رکھتے نہ امتیاز وہ اپنے پرائے کا
غیروں سے کی وفائیں محمد حسین نے
کرتے تھے کتنا پیار وہ عشاقِ علم سے
کیں معاف سب خطائیں محمد حسین نے
جاں پر سہی ہیں تنہا ہی کتنی خوشی کے ساتھ
حالات کی جفائیں محمد حسین نے

وہ سادگی، میانہ روی، صدق کی مثال
دکھلائیں یہ ادائیں محمد حسین نے
چلتے ہوئے حیات کے رستے پہ روز و شب
دیکھا ہے دائیں بائیں محمد حسین نے
لوگوں نے جب بھی مشورہ ان سے طلب کیا
دیں مخلصانہ رائیں محمد حسین نے

(ریاض احمد قادری، فیصل آباد)

[محترم پروفیسر ریاض احمد قادری صاحب نے فیصل آباد سے والد گرامی کی پانچویں برسی کے لیے خصوصی طور پر تحریر کر کے نیز خود ہی کمپوز فرما کر بذریعہ ای میل راقم الحروف کو بھجوائی۔]

❀ ❀ ❀

Marfat.com

ماسٹر محمد حسین مرحوم و مغفور دی نذر

خوش کیتی اے خدائی محمد حسین نے
تعلیم جد پڑھائی محمد حسین نے
سینے چ بھر لو نور محمد ﷺ دے دین دا
ایہو صدا لگائی محمد حسین نے
کرنا بھلا ای ہر گھڑی مخلوق دا تسیں
سب نوں اے گل سکھائی محمد حسین نے
دل وچ ہے بھریا چاننا عرفانِ ذات دا
دل وستی اے وسائی محمد حسین نے
ہر ویلے دوجیاں دا بھلا کر کے صبح و شام
کیتی سدا بھلائی محمد حسین نے
دتا وفا پیار محبت دا ای سبق
الفت سدا ورتائی محمد حسین نے
دے کے وچھوڑا سارے دلاں نوں ہے انت دا
ہر اکھ ہے رووائی محمد حسین نے
اولاد اپنی ٹور کے رستے تے علم دے
اپنی ہے گل ودھائی محمد حسین نے

Marfat.com

دنیا دے سارے لوکاں نوں تعلیم ونڈ کے
قسمت بڑی جگائی محمد حسین نے
پچھی جدوں اے لوکاں نے بخش دی کوئی گل
آقا ﷺ دی گل سنائی محمد حسین نے
تفویض علم کر کے زمانے نوں رات دن
راہِ ہدیٰ دکھائی محمد حسین نے
پھر دی ہوئی رستہ بھل کے مخلوق سب دی سب
منزل تے ہے پوچائی محمد حسین نے
دتی اے سارے لوکاں نوں تعلیم نال ای
اللہ نال آشنائی محمد حسین نے
سارا نگر اداس پریشان ہو گیا
دتی ہے جد جدائی محمد حسین نے
اولاد اپنی ساری نوں عرفان بخش کے
سکھلائی پارسائی محمد حسین نے
لوکو دلاں چ رکھو محبت رسول ﷺ دی
دتی ایہو دہائی محمد حسین نے
پچھیا جدوں اے لوکاں نے رستہ نجات
قرآن دی دس پائی محمد حسین نے
ادھی صدی تک علم دی منزل دے ول ریاضؔ
کیتی اے رہنمائی محمد حسین نے

(ریاض احمد قادری، فیصل آباد)

Marfat.com

HOW CAN I THANK MY KIND FATHER?

(Saleem Ullah Jundran)

Each and every moment of my life,
Speaks of my father's sublime sacrifice.
For us, he underwent so severe strife,
It's impossible to pay its any price.

From our birth to the present adulthood,
Sanely, he guided us at our each stage.
His health and wealth, relief and rest,
He furnished to us for grooming our age.

In her prime youth, passed away our mother,
Then, the eldest son, I, was under eleven.
Of thirty days, was the youngest daughter,
Inclusive of father, we all were seven.

To upbring offspring bereaved of mother's spring,
For single-handed father was a tough inning.
Allah gave him immense patience and fortitude,
To shoulder this burden of massive magnitude.

Our kind father took the role of sole parent,
Safeguarded us like dad and served us like mom.
It was a moment of trial and torment,
Thanks Almighty! Abba Jee remained steadfast and calm.

His widower life was full of worry and fret,
He did not let his kids depressed, whatever him met.
He passed thirty-five years without his spouse,
Himself worked in the kitchen and set the house.

He would have much care of our diet and dress,
Tried his best to keep us relaxed, sans stress.
He was heedful of our health and hygienic habitude,
Warded us off every sort of dispute and feud.

If somewhere, we would go for travel,
He would wait on bus-stop for our arrival.
Thereby, he would pay alms to the poor,
Prayed to the Almighty to see us safe in the tour.

He would always call us by our complete name,
Our noble nurturing, his was life-long aim.
His income meager; heavy was the expenditure,
Never distressed us how much he did suffer to incur.

The sincerest services, he rendered for us,
These letters of lines, I find unable to express,
The last year, he left us for his heavenly home,
Divine blessings may ever descend upon his dome!
(Ameen! Sum-Ameen!)

(پہلی برسی کے موقع پر اس نظم کا انگریزی متن زینب فاروق (نواسی) نے پیش کیا۔ اردو ترجمہ فاطمہ سلیم (پوتی) نے پیش کیا۔)

Marfat.com

Published in:

1- *The Islamic Times,* (April 2010), Vol. 25, No.6, P.28, England.

2- *The Nation,* (June 19, 2010), Readers Column, P.7, Islam Abad.

3- *Nawa-i-Asatizah,* (October, 2011), Vol.21, No.10, PP.70-71, Lahore.

4- *Source of Light* (2014), PP.33-34, Master Muhammad Hussain Publications, Bhoa Hassan, Mandi Baha-ud-Din.

❀ ❀ ❀

Marfat.com

حصہ دوم

(الف)

مبادیات

Marfat.com

پیاری ماں کی یاد میں!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک شخص نے خدمت اقدس حضور پر نور صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اُس کے ساتھ نیک رفاقت کروں فرمایا: تیری ماں، عرض کی پھر، فرمایا: تیری ماں، عرض کی پھر، فرمایا: تیری ماں، عرض کی پھر، فرمایا: تیرا باپ۔'' (بخاری و مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اُس کی ماں کے حق میں۔ وصیت کرتا ہوں اُس کی ماں کے حق میں۔ وصیت کرتا ہوں اُس کی ماں کے حق میں۔ وصیت کرتا ہوں اُس کے باپ کے حق میں۔''

(رواہ الامام احمد و ابن ماجہ والحاکم والبیہقی فی السنن عن ابی سلامۃ)

ع باپ سرے دا تاج محمد ماواں ٹھنڈیاں چھاواں

(اعظم چشتی)

ع تیرے دم سے گھر ہے چاند کا ٹکڑا ماں

(حسن عباسی)

تخلیق کائنات کا ذریعہ ہے ماں کی ذات
خلاق دو جہاں کا وسیلہ ہے ماں کی ذات

(سعیدہ حسن)

رفقاء واقرباء کے نام تشکّر نامہ!

ہماری والدہ محترمہ کا وصال مبارک گیارہ اکتوبر ۱۹۷۶ء کو ہو گیا تھا اُس وقت میری عمر فقط دس برس چار ماہ بارہ دن تھی۔ میں کلاس ششم کا طالب علم تھا۔ اُس اوائل عمر میں والدہ محترمہ کی خدمات عالیہ اور احسانات جلیلہ کو رقم کرنے اور تاریخ کے اوراق میں محفوظ کر کے اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کا یہ شعور وادراک نہ تھا۔

والد محترم ستائیس نومبر ۲۰۰۸ء کو اللہ کو پیارے ہوئے۔ اُس وقت فدوی کی عمر بیالیس برس پانچ ماہ اٹھائیس دن تھی۔ تصنیف، تالیف، تاریخ، تحقیق کی اہمیت ذہن میں اجاگر ہو چکی تھی۔ والد محترم نے اپنے وصال مبارک سے پہلے ہی اولاد کے نام پند و نصیحت پر مبنی ایک مکتوب میں بہت ساری نصیحتوں میں ایک یہ بھی نصیحت فرمادی تھی کہ "والدین کی برسی منانا"۔

ہم چاروں بھائیوں نے برسی پروگرام کے مقام، تاریخ اور تشکیل کے بارے باہم مشاورت کی تو یہ طے پایا کہ یہ سالانہ پروگرام والد گرامی کے وصال کی قمری (چاند کی) تاریخ کی مناسبت سے رکھا جائے۔ گھر پر ہی اس پروگرام کا اہتمام ہو۔ مہمانان گرامی کے دائرہ میں فی الحال والد محترم اور والدہ محترمہ کے فقط بہنوں بھائیوں کو مدعو کر لیا جائے۔ تلاوت قرآن پاک، ذکر و درود، نوافل کی ادائی، کے ساتھ ساتھ والدین کی یاد میں کچھ مضامین بھی ہر پروگرام کے موقع پر تحریر کر کے پیش کیے جائیں۔

اس تناظر میں ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۰ھ اور ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۱ھ کو یکے بعد دیگرے

Marfat.com

دو پروگرامز برسی کے سلسلہ میں گھر پر منعقد ہوئے۔ والد گرامی کی یاد میں دونوں موقعوں پر مضامین لکھے گئے پڑھے گئے طبع ہوئے، محترم رشتہ داروں اور پیارے دوستوں تک اُن مضامین کی کاپیاں پہنچیں۔ میرے ایک کلاس فیلو ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب (حال پرنسپل گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول کوٹلہ ارب علی خان، گجرات) کو جب وہ مضامین موصول ہوئے تو موصوف نے فوراً ٹیلی فونک رابطہ کیا اور فرمانے لگے کہ مضامین صرف ابا جان کی یاد میں ملے ہیں امی جان کی یاد میں بھی لکھے جائیں۔ موصوف نے پھر ایک دو موقعوں پر یہی پیغام یاد دلایا بلکہ تاکید کے ساتھ وہ حدیث پاک بھی سنائی جس میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین مرتبہ باپ پر ماں کے فائق حق کا ذکر فرمایا تھا۔ نیز میرے چھوٹے بھائی عظیم اللہ صاحب نے گھر میں والد گرامی کے خصوصی کمرہ میں ایک حدیث پاک کا مفہوم: ''والد کی رضا میں رب کی رضا ہے'' بڑے خوب صورت انداز میں چارٹ پر جلی حروف میں رقم کروا کر آویزاں کر رکھا تھا موصوف ملک صاحب ایک دفعہ گھر تشریف لائے تو وہاں بھی انہوں نے نشاندہی کی تھی کہ والدہ محترمہ کے اعزاز میں جو احادیث مبارکہ موجود ہیں اُن سے انتخاب کر کے ماں کے مقام پر مبنی حدیث پاک بھی ساتھ مزین کر دیں۔

اسی طرح راقم الحروف کو تین سال قبل اپنے ننھیال کولوتارڑ (حافظ آباد) جانے کا اتفاق ہوا وہاں محترم ماموں منیر احمد صاحب کے اہل خانہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے موصول شدہ برسی مضامین کے حوالہ سے اپنے تاثرات پیش کیے کہ آپ کے ارسال کردہ برسی مضامین مل گئے ہیں پڑھے گئے ہیں لیکن گھر میں ہمارے بچوں کا تقاضا ہے کہ بھائی جان (راقم) کو برسی پروگرام میں ''والد'' کے لفظ کے آگے ''ین'' کا اضافہ کر لینا چاہیے اور اپنے والد گرامی کی یاد کے ساتھ ساتھ ہماری پھوپھو یعنی اپنی والدہ محترمہ کی یاد میں بھی مضامین لکھنے اور بھیجنے چاہئیں۔

Marfat.com

اپنے حلقہ دوستان اور دائرہ رشتہ داران سے یہ فرمائش اور تقاضا بلکہ یاد دہانی کہ والد کے ساتھ ساتھ والدہ کی خدمات، احسانات، نوازشات، عنایات کی بھی حکایات رقم ہوں۔ باپ کے سائبان کے ساتھ ماں کے وفا و پیمان کا بھی بیان ہو۔ اس انمول جذبے اور اصلاحی درس نے اڑتیس (۳۸) برس قبل بچھڑ جانے والی پیاری، جانثار ماں کی مہکی مہکی یادوں، حسیں خوابوں، لازوال محبتوں، پرخلوص عقیدتوں کو پھر سے قلم قرطاس کی زینت بنا دیا۔

ماشاءاللہ! اس طرح چار دہائی قبل کی اس گھرانے کی تاریخ کو آج کے آشیانے میں پھر پڑھا جانے لگا۔ ڈدھیال اور ننھیال کے سانجھے رشتے مزید پنپنے لگے۔ اللہ بھلا کرے ایسے باوفا رفقاء اور اقرباء کا جن کے تاثرات سے ذہن میں موجود بچپن کے دھند لکے حرف وصوت کی صورت میں نوکِ قلم سے رواں اور زباں سے ادا ہونے لگ گئے! الحمدللہ رب العالمین! آنے والے صفحات پر موجود ماں کی یادوں کے دریچے اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کا صدقہ ہماری والدہ محترمہ کی روح ہم سے راضی رکھے۔ (آمین ثم آمین)

العارض

سلیم اللہ جندران

۱۲ر رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ
بروز جمعۃ المبارک

۱۱ر جولائی ۲۰۱۴ء

❀ ❀ ❀

Marfat.com

حصہ دوم

(ب)

شماریات

Marfat.com

والدہ محترمہ منور سلطانہ

۵ مارچ ۱۹۴۲ء تا ۱۱/ اکتوبر ۱۹۷۶ء

(11-10-1976 -------- 05-03-1942)

حالاتِ زندگی: ماہ وسال کے آئینہ میں

ع لبوں پر اس کے کبھی بددعا نہیں ہوتی

Marfat.com

ولادت، خاندانی پس منظر، عقد و اولاد

۱) نام:	منور سلطانہ
۲) تاریخ پیدائش:	۵ مارچ ۱۹۴۲ء (05-03-42)
۳) والد کا نام:	غلام محمد
۴) والدہ کا نام:	حسین بی بی
۵) بہنیں:	(پانچ) رشیدہ اختر، منور سلطانہ، بلقیس خانم، عابدہ پروین، کشور سلطانہ
۶) بھائی:	(تین) نذر حسین، منیر احمد، شوکت اقبال
۷) ابتدائی سکونت:	کولوتارڑ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
۸) قومیت:	مسلم (پاکستانی)
۹) ذات:	جوئیہ
۱۰) تاریخ عقد وزوجیت:	گیارہ ستمبر ۱۹۶۵ء ہمراہ محمد حسین ولد فضل الٰہی ساکن احمد نگر چٹھہ (گوجرانوالہ)
۱۱) اولاد بیٹے:	(پانچ) سلیم اللہ، عظیم اللہ، کلیم اللہ، تسلیم اللہ، وسیم اللہ
بیٹیاں:	(دو) نعیم کوثر، شمیم کوثر
نواسے:	(پانچ) باقر حسین، فیصل فاروق، حسیب فاروق، پسران فاروق حسین جندران، محمد ابوبکر، محمد عمر پسران آصف علی جندران

نواسیاں: (دو) زینب فاروق دختر فاروق حسین، زنیرہ آصف دختر آصف علی

پوتے: (پانچ) محمد احمد، غلام نبی احمد، معظم حسین پسران کلیم اللہ/ محمد عبد اللہ، محمد عبد الرحمٰن پسران تسلیم اللہ

پوتیاں (آٹھ) فاطمہ سلیم، جویریہ سلیم، فاکہہ سلیم دختران سلیم اللہ/ مریم عظیم، خدیجہ عظیم دختران عظیم اللہ جندران/ بشریٰ تسلیم، میمونہ تسلیم، عائشہ تسلیم دخترانِ تسلیم اللہ

۱۲) عرصہ ازدواج: گیارہ برس، ایک ماہ، ایک دن (11 سال۔ 1 ماہ۔ 1 دن)

۱۳) عرصہ حیات (مدت مستعار): چونتیس برس، سات ماہ، سات دن (۳۴ سال۔ ۷ ماہ۔ ۷ دن)

۱۴) زندگی کا سنہری اصول: ''کم تے کرم ہوندے نیں''

۱۵) زندگی کا پسندیدہ شعار: ''کھانے پر مہمان کا انتظار''

۱۶) گھر کی ماہانہ تقریب: ہر ماہ بلاناغہ، باقاعدہ گھر پر ختم قرآن کی تقریب اور اکثر شبینہ ختمِ قرآن پاک کا پروگرام

۱۷) اولاد کے بارے آپ کا معروف تعارفی جملہ: ''اللہ دی امانت، اللہ دا مال''

❀ ❀ ❀

Marfat.com

تعلیم وتربیت، ملازمت

۱) پرائمری تعلیم: بمقام کولوتارڑ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
۲) مڈل درجہ تعلیم: بمقام حافظ آباد (گوجرانوالہ)
۳) مڈل درجہ کی تعلیم کی تکمیل کا سال: یکم اگست ۱۹۶۰ء (1960ء)
۴) جونئیر ورنیکلر (جے۔وی): ٹیچنگ کورس کا ادارہ گورنمنٹ گرلز نارمل سکول جوہر آباد
۵) سال تکمیل/ اعلان نتیجہ کامیابی: اپریل ۱۹۶۲ء (رول نمبر ۲۵۴۶)
۶) تاریخ آغاز ملازمت: ۱۷ مئی ۱۹۶۲ء (17-05-1962)
۷) ابتدائی تنخواہ: مبلغ پچاس (-/۵۰) روپے
۸) مقامات ملازمت: نوتھیں، راہگو سیداں، کولوتارڑ، سوئیانوالہ (تحصیل حافظ آباد، ضلع گوجرانوالہ) ڈھنی کلاں (تحصیل پھالیہ ضلع گجرات)
۹) کل عرصہ ملازمت: چودہ سال چار ماہ پچیس دن (۱۴ سال، ۴ ماہ، ۲۵ دن)
۱۰) آخری تنخواہ: ایک صد ستانوے روپے صرف (۱۹۷ روپے)
۱۱) گریڈ: چھ (۶)
۱۲) آخری سالانہ ترقی: مبلغ آٹھ (۸) روپے
۱۳) تاریخ اختتام ملازمت: گیارہ اکتوبر ۱۹۷۶ء (11-10-1976)
۱۴) وجہِ اختتامِ ملازمت: اچانک طبعی علالت اور رحلت دورانِ ملازمت

❀ ❀ ❀

Marfat.com

مقاماتِ ملازمت

تاریخ	مقام
❶ سترہ مئی ۱۹۶۲ء	تقرری بطور اوّل معلّمہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نوتھیں (حافظ آباد)
❷ دو اکتوبر ۱۹۶۲ء	تبادلہ بطور اوّل معلمہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول راہگو سیداں (حافظ آباد)
❸ یکم اکتوبر ۱۹۶۳ء	تبادلہ بطور نائب معلّمہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کولوتارڑ (حافظ آباد)
❹ یکم جون ۱۹۶۴ء	تبادلہ بطور نائب معلّمہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول سوئیانوالہ (حافظ آباد)
❺ چھ مئی ۱۹۶۷ء	تبادلہ بطور اوّل معلّمہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول دھنی کلاں (گجرات)
❻ چھ جولائی ۱۹۶۸ء	ٹریننگ کورس (قرآنی کورس) بمقام رامکے چٹھہ (گوجرانوالہ) میں مکمانہ شمولیت (ایک ماہ)
❼ گیارہ اکتوبر ۱۹۷۶ء	ملازمت کا آخری دن بطور اوّل معلّمہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول دھنی کلاں (گجرات) بوجہ وفات دورانِ ملازمت
❽ گیارہ اکتوبر ۱۹۷۶ء	یوم رحلت

Marfat.com

عرصۂ قیام دورانِ ملازمت

عرصۂ قیام	مقاماتِ ملازمت
چار ماہ پندرہ دن (۴ ماہ-۱۵ دن)	❶ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نوتھیں (حافظ آباد)
گیارہ ماہ انتیس دن (۱۱ ماہ-۲۹ دن)	❷ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول رانگو سیداں (حافظ آباد)
آٹھ ماہ ایک دن (۸ ماہ-۱ دن)	❸ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کولوتارڑ (حافظ آباد)
دو سال گیارہ ماہ پانچ دن (۲ سال-۱۱ ماہ-۵ دن)	❹ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول سوئیانوالہ (حافظ آباد)
نو سال پانچ ماہ چھ دن (۹ سال-۵ ماہ-۶ دن)	❺ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول دھنی کلاں (گجرات)
چودہ سال چار ماہ پچیس دن (۱۴ سال-۴ ماہ-۲۵ دن)	❻ کل عرصۂ ملازمت

> كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ⑧
>
> اور ہر چیز اُس کے پاس ایک اندازے سے ہے۔ (الرعد: ۸)

Marfat.com

علالت و رحلت:

والدہ محترمہ کا دارِ فانی سے دارِ آخرت کا سفر

۱) مقامِ علالت:	ڈھنی کلاں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
۲) وجہِ علالت:	ہیضہ بوقت عصر
۳) عرصۂ علالت:	فقط دو اڑھائی دن
۴) ابتدائی طبّی علاج:	ڈھنی کلاں سے طبیب روشن دین کے ذریعے مقامی طبی خدمات کا حصول
۵) مزید طبّی علاج:	قادر آباد تحصیل پھالیہ (گجرات) سے رشتہ داران کی آمد اور اُن کے اصرار اور تقاضا پر مزید علاج کے لیے قادر آباد روانگی
۶) شدتِ علالت کے آثار:	زبان پر فالج کا حملہ، لکنت کے آثار، جسمانی حرکت مشکل اور نطق کی صلاحیت سے محرومی
۷) دورانِ علالت زندگی کی آخری خیرات:	علالت کی پہلی رات گزرنے کے بعد صبح بڑے بیٹے سلیم اللہ کو کچھ روپے غرباء میں تقسیم کرنے کے لیے دیے۔
۸) علالت کی رات خدمت پر مامور افرادِ خانہ:	بڑا بیٹا سلیم اللہ اور شوہر کے بھانجے ماسٹر محمد اسلم جندران

Marfat.com

۹) شوہر کو اطلاعِ علالت:	گورنمنٹ مڈل سکول کدھر تحصیل پھالیہ (گجرات) تعینات شوہر کو محترم احمد علی ولد محمد علی صاحب کے ذریعے اطلاعِ علالت
۱۰) شوہر کے لیے اپنی لکنت کی حالت میں (بذریعہ قاصد) خصوصی پیغامِ علالت:	"ماسٹر صاحب کو جتنی جلدی ہو سکے لے کر آئیں۔"
۱۱) دورانِ علالت شوہر کی آمد:	عزیز طالب علم احمد علی ولد محمد علی صاحب کی بذریعہ بائیسکل ۱۱ بجے کے قریب روانگی اور ایک بجے کے قریب ماسٹر صاحب کے ہمراہ بذریعہ بائیسکل آمد
۱۲) شوہر کی آمد اور اظہارِ حسرت:	شوہر کی آمد پر اہلیہ محترمہ کی نطق (گویائی) کی صلاحیت سے محرومی اور .... شوہر سے فقط اشاروں کناؤں سے اظہارِ خیال
۱۳) شوہر کی آمد پر اشاروں کی زبان میں اظہارِ خاص:	ہاتھوں کے اشاروں سے روٹی پکوانے اور مہمانوں کو کھانا کھلانے کا پیغام
۱۴) قادر آباد مزید علاج کے لیے ذریعۂ روانگی:	کچے راستے، پگڈنڈیاں، کار، ایمبولینس کا تصور محال، فقط بائیسکل، گھوڑا، ٹانگہ دستیاب: دریں حالات چارپائی پر پیادہ (پیدل) خدمت گاروں کے ذریعے قادر آباد پہنچ۔
۱۵) قادر آباد جائے قیام:	اپنی نند محترمہ نذیراں بیگم زوجہ نذیر حسین صاحب کا گھر
۱۶) مقامِ رحلت:	قادر آباد تحصیل پھالیہ (گجرات)
۱۷) وقتِ رحلت:	قبل فجر غالباً بوقت تہجد

Marfat.com

۱۸) تدفین کا مقام: غربی قبرستان قادر آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

۱۹) بوقتِ رحلت سب سے بڑے سلیم اللہ، عمر: دس سال، چار ماہ، بارہ دن

بچے کی عمر: (۱۰سال، ۴ماہ، ۱۲دن)

۲۰) بوقتِ رحلت سب سے چھوٹے شمیم کوثر، عمر: ایک ماہ، چھ دن

بچے کی عمر: (۱ماہ، ۶دن)

❀ ❀ ❀

اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝۳۰

ہم ان کے نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں۔

(الکہف ۱۸:۳۰)

Marfat.com

حصہ دوم

(ج)

نثریات:

مضامین و مقالات

Marfat.com

میری نانو کی بہن، میری امی کی خالہ اور میری دادی جان
صدر معلمہ محترمہ منور سلطانہ

تحریر: سلیم اللہ جندران (بیٹا)

تقریر: میمونہ تسلیم (پوتی)

آج ۲۸ ذیعقد ہے۔ ۱۴۳۲ ہجری ہے۔ جمعرات کا دن ہے۔ دوپہر ہو چکی ہے۔ آج سے تین سال قبل ۱۴۲۹ ہجری تھی۔ جمعرات کا ہی دن تھا۔ یہی دوپہر کا وقت تھا۔ اس گھر کا یہی صحن تھا۔ موسم میں ہلکی سی خنکی تھی۔ ایک جدائی کی گھڑی تھی۔ میرے دادا ابو معروف معلم، ماسٹر محمد حسین صاحب درود وسلام سنتے. چہرہ اقدس پر مسکراہٹ بکھیرتے، ذکرِ مقدس سے اپنے لب مبارک ہلاتے. اس دنیا فانی کو الوداع کہتے اپنے اُس ابدی گھر رختِ سفر باندھ گئے جہاں ۳۵ برس پہلے اسی گھرانے سے میری دادی اماں صدر معلمہ محترمہ منور سلطانہ رخصت ہو چکی تھیں۔

حضرات محترم!

اگرچہ میں نے اپنی دادی اماں جان کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا مگر میں نے ان کے بارے کچھ سنا ضرور ہے میں نے جو سنا جو جانا اس کی یاد آج اس گھر سے محترم سربراہان، والدین مرحومین کے سالانہ ختم مبارک کے موقع پر میں تازہ کرنا چاہتی ہوں:

میری دادی اماں جان کا نام منور سلطانہ تھا۔ وہ پاکستان بننے سے ۵ سال قبل ۵ مارچ ۱۹۴۲ء کو غلام محمد جوئیہ کے گھر کولوتارڑ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں پیدا

ہوئیں۔ آپ کی والدہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ کو اپنی اولاد کو پڑھانے لکھانے کا بہت شوق تھا۔ اس وقت کولوتارڑ میں بچیوں کی تعلیم کے لئے فقط گرلز پرائمری سکول ہی تھا۔ اس لیے آپ کو حافظ آباد ہاسٹل میں داخل کروا کر ۱۹۶۰ء میں مڈل تک تعلیم دلوائی گئی۔ اس کے بعد جے۔ وی ٹیچر کے کورس کے لئے آپ کو گورنمنٹ گرلز نارمل سکول جوہر آباد داخلہ دلوایا گیا جہاں سے آپ نے ۱۹۶۲ء میں جونیئر ورنیکلر ٹیچر کا امتحان پاس کیا۔

میری پیاری دادی جان نے بطور صدر معلمہ اپنی سروس کا آغاز نوتھیں ضلع حافظ آباد سے کیا اس وقت آپ کی تنخواہ -/50 روپے ماہانہ تھی۔ بعد میں آپ نے راہگو سیدان تعلیمی وتدریسی خدمات انجام دیں۔ یکم اکتوبر ۱۹۶۳ء سے ۳۱ مئی ۱۹۶۴ء تک آپ کو اپنی جنم بھومی، ابتدائی مادرِ علمی کولوتارڑ میں بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ کچھ عرصہ آپ نے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول سوئیانوالہ ضلع حافظ آباد میں بھی کام کیا۔

محترم سامعین!

یہ گیارہ ستمبر ۱۹۶۵ء کا تاریخی دن تھا۔ خطۂ ارض پر پاک بھارت جنگ جاری تھی یہی گھڑی قدرت کی طرف سے میری دادی اماں جان اور دادا ابو جان کے لئے نکاح مسنونہ کے پیمانِ وفا ومحبّت کے لئے متعین ہو چکی تھی۔ اس طرح کولوتارڑ کی بیٹی نے دُھنّی کلاں ضلع گجرات میں قدم رنجہ فرمانے تھے۔ میری دادی اماں جان محترمہ منور سلطانہ کا گیارہ ستمبر ۱۹۶۵ء کا کولوتارڑ سے یہ سفر قادر آباد ضلع منڈی بہاؤالدین کے غربی قبرستان میں واقع ان کے ابدی گھر کی طرف دراصل مشیت ایزدی کے مطابق کوچ تھا۔ مرحومہ، مغفورہ دادی اماں جان، میری نانو کی بہن، میری پیاری امی جان کی خالہ جان تھیں۔

محترمہ منور سلطانہ نے یکم جون ۱۹۶۶ء سے گیارہ اکتوبر ۱۹۷۶ء تک موضع دھنی کلاں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات (حال منڈی بہاؤالدین) میں دس سال چار ماہ دس

دن بطور صدر معلمہ بچیوں کے سرکاری سکول میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ یہ دہائی میرے دادا ابوجی کی زندگی کا سب سے گولڈن پیریڈ تھا۔ دادی اماں جان نے نہ صرف اس عرصہ میں دھنی کلاں جیسے دور دراز پسماندہ دیہات کو زیورِ علم سے آراستہ کیا۔ بچیوں کے اخلاق و کردار کو خوب سنوارا نکھارا بلکہ اس دہائی میں دادا ابو کے چمن کو بھی محترمہ منور سلطانہ نے علم و نور سے حقیقی معنوں میں منور کیا اور اس گلشن کو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے سلیم اللہ، عظیم اللہ، کلیم اللہ، تسلیم اللہ، وسیم اللہ، نعیم کوثر، شمیم کوثر جیسے ننھے منے پھولوں اور انمول کلیوں کی خوشبو سے معطر کیا۔

ہے یہ کامیابیاں، یہ عزت، یہ نام تم سے
ہے خدا نے جو بھی دیا ہے، مقام تم سے

یہ گیارہ اکتوبر ۱۹۷۶ء کا المناک دن تھا جب وہ ہستی جس نے بہت کم عرصہ میں اپنے سسرال کا دل خدمت سے موہ لیا جس نے علم دوستی اور خوش اخلاقی کی بدولت اپنی ہر طالبہ کے دل میں گھر کرلیا۔ جس نے پیکرِ وفا بن کر اپنے ہم سفر رفیق حیات کی اسلامی اطاعت کو اپنا شعار بنالیا۔ جس نے مثالی مہمان نوازی اور ایثار و مروت سے اپنے گھر کے دسترخوان کو وسیع کر دیا۔ جس نے "کام، کام اور کام" سے حقیقی محبت کا حق ادا کر دیا۔ اسے قادر، قدیر اور مقتدر ذاتِ باری تعالیٰ نے گیارہ اکتوبر ۱۹۷۶ء کو اس دنیا سے اگلی دنیا کے لئے بلالیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ○ (البقرۃ ۲:۱۵۶)

دفترِ ہستی میں تھی زریں ورق تیری حیات
تھی سراپا دین و دنیا کا سبق تیری حیات

محترمہ منور سلطانہ میری دادی اماں جان کی آخری آرام گاہ قادر آباد میں ہے۔ قادر و قدیر اور سمیع بصیر ذات ان کی ابدی آرام گاہ کو جنت الفردوس کی ہواؤں سے

Marfat.com

معطر، معنبر فرمائے۔ دنیا میں انہوں نے جو نورِ علم پھیلایا اللہ تعالیٰ اس کا صدقہ ان کی قبر انور کو ہمیشہ منور فرمائے۔ میرا عزم ہے کہ میں ان شاء اللہ اپنی دادی اماں کے نقش قدم پر چلتی ہوئی اس دنیا میں علم کی روشنی پھیلاؤں گی۔ اعلیٰ تعلیم اور نیک تربیت حاصل کر کے اپنے گھر، معاشرے اور ملک و قوم کی خدمت کروں گی۔

نعمتوں کے جھرمٹ میں علم خاص نعمت ہے
خوش نصیب لوگوں پر یہ خدا کی رحمت ہے

(محمد عدنان دانش)

مورخہ ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۲ھ (تیسری برسی کے موقع پر پیش کیا گیا مضمون)

بچے سچے اور کھرے ہوتے ہیں!

میں (راقم الحروف) "والدہ محترمہ کی خدمت میں ہدیۂ عقیدت" کے عنوان سے مضمون لکھ رہا تھا۔ اُس میں فدوی نے ماں کی طرف سے عطا ہونے والے چند القابات کا ذکر کیا مثلاً:

'میری آنکھوں کا تارا، میرے دل کا سہارا، میرا چاند، میرا سوہنا، میرا من موہنا، میرا ہیرا وغیرہ'

یہ القابات رقم کرنے کے بعد میں نے اپنی چھوٹی بیٹی فاکہہ سلیم سے شیئر کیا کہ مائیں اپنے بچوں کو اور کن خوب صورت اور دلکش القابات سے یاد کرتی ہیں مزید بتائیں! اس پر بیٹی نے بلا ساختہ جواب دیا:

"ابو یہ کتابی باتیں ہیں مجھے جتنا امی جھڑکتی ہیں اتنا کوئی اور نہیں جھڑکتا۔"

مگر یہ پچھلے ہفتہ کی بات ہے کہ فاکہہ کی امی فاکہہ اور فاطمہ کو گھر پر میرے پاس چھوڑ کر خود بیٹی جویریہ کے ہمراہ کراچی تشریف لے گئیں۔ ابھی ایک ہی دن گذرا تھا کہ بیٹی فاکہہ مجھے کہنے لگی:

"ابو! گھر پر امی ہوتی تھیں وہ مجھے جھڑک لیا کرتی تھیں۔ اب تو جھڑکنے والا بھی کوئی نہیں۔ اداسی سی چھائی ہوئی ہے....."

(سچ ہے ماں کی جھڑک میں بھی الفت اور پیار کی ہی جھلک ہوتی ہے کاش ہم یہ سمجھ جائیں۔) (سلیم اللہ جندران، تعطیلات موسم گرما، ۲؍اگست ۲۰۱۴ء)

Marfat.com

صدر معلمہ محترمہ منور سلطانہ کی زندگی کے چند اوراق

تحریر: سلیم اللہ جندران (بیٹا)

پیش کش: میمونہ تسلیم (پوتی)

دفترِ ہستی میں تھی زریں ورق تیری حیات
تھی سراپا دین و دنیا کا سبق تیری حیات

مہمانانِ ذی وقار، پسماندگان غمگسار، محترم متعلقین، مکرم متوسلین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آج ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۳ ہجری، ۱۶/اکتوبر ۲۰۱۲ عیسوی ہے۔ منگل کا دن ہے۔ محترمہ منور سلطانہ کو اس گھر سے رخصت ہوئے چھتیس (۳۶) برس بیت چکے ہیں۔ ان شاءاللہ وہ اپنے معطر، معنبر، ابدی گھر، قبرِانور میں جوارِرحمت سے بہرہ ور ہوں گی۔ الحمدللہ! اُن کا یہ دنیاوی گھر بھی ان کی نشانیوں، پھولوں، کلیوں اور روشنیوں سے منور ہے۔ ربِ ذوالجلال جلّ جلالہ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ بطفیل مصطفیٰ ﷺ مرحومہ محترمہ منور سلطانہ کے لیے اُن کی جملہ اولاد، متعلقین ومتوسلین اور جمیع مومنین کی طرف سے نیک اعمال اور صدقاتِ جاریہ کی ترسیل وترتیل کا سلسلہ جاری وساری رہے! آج کی یہ بزم بھی اُسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

محترم سامعین وحاضرین! میں نے اپنی دادی اماں جان محترمہ منور سلطانہ کو نہ تو دیکھا ان سے ملاقات ہو سکی۔ کیونکہ اس جہاں میں میری آمد سے چوبیس سال قبل وہ اگلے جہاں روانہ ہو چکی تھیں۔ بہرحال برسی کی اس سالانہ بزم نے مجھے ان کی زندگی

کے کئی اوراق پڑھا دیے ہیں۔ ان کی یادوں، ان کی باتوں، ان کی نصیحتوں پر مبنی وہ صفحاتِ حیات آج بولتی آوازوں کی صورت میں آپ تک پہنچانے کا شرف چاہتی ہوں:

میری دادی اماں کی زندگی کا ہر صفحہ کام سے عبارت تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کی قدر و قیمت اس کے کام کی بدولت ہوتی ہے۔ یہ سبق میری دادی اماں جان نے خوب یاد کر رکھا تھا اور اس پر مسلسل عمل اختیار کر رکھا تھا۔ آپ اکثر اپنے ہمسفر نیک شوہر سے فرمایا کرتیں: ''ماسٹر جی! کم تے کرم ہوندے نیں!''

ع میسر آتی ہے فرصت فقط غلاموں کو
نہیں ہے بندۂ حُر کے لیے جہاں میں فراغ

آپ سنگل ٹیچر کی حیثیت سے بطور صدر معلمہ سرکاری تعلیمی ادارہ چلاتیں، امور خانہ داری انجام دیتیں، بچوں کے کپڑوں کی سلائی خود کرتیں، ماہانہ محفل شبینہ ہو یا برادری کا اکٹھ، میکے اور سسرال کے رشتہ داران ہوں یا محترم ماسٹر صاحب کے واقف کاران، پیدل مسافت ہو یا گھوڑے، ٹانگے، سائکل کی سواری، محکمہ کے افسران کی مہمانداری ہو یا رومال چادر وغیرہ کی دستکاری، ٹھیٹھ دیہاتی ماحول میں شاگردان عزیز کی تربیت کا معاملہ ہو یا اپنے سات بچوں اور ماسٹر صاحب کے بھتیجوں کی نگہداشت! ماشاءاللہ! یہ تمام امور صبر و تحمل، بردباری و ملنساری اور خندہ پیشانی سے انجام دیتیں۔

ع دن رات، گھڑی پہر، مہ و سال میں خوش ہیں

(نظیر اکبر آبادی)

آپ کی محنت کی دھن اور کام کی لگن کا ایک دلچسپ واقعہ آپ کی چھوٹی ہمشیرہ محترمہ کشور سلطانہ یوں بیان کرتی ہیں کہ باجی محترمہ منور سلطانہ کا کولوتارڑ میں پرائمری درجہ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مزید پڑھائی کی طرف میلان و رجحان نہ رہا۔ اس پر والدہ

Marfat.com

محترمہ بے جی حسین بی بی صاحبہ بڑی پریشان تھیں۔ بالآخر انہیں یہ ترکیب سوجھی کہ گھر کا زیادہ سے زیادہ کام مثلاً آٹا گندھوانا، روٹیاں پکوانا، اُپلے تھپوانا، جھاڑو دلوانا، کپڑے دھلانا وغیرہ بیٹی منور سلطانہ سے ہی کروایا جائے تاکہ اس کام سے ڈر کر یہ دوبارہ باقاعدہ رسمی تعلیم کی راہ اختیار کرلیں۔ مگر اس عبوری عرصہ میں بھی ان تمام کاموں کی ذمہ داری آپ نے بڑے شوق سے نبھائی۔ بے جی چونکہ خود پندرہ سال معلمہ رہ چکی تھیں اس لیے وہ اپنی اولاد کی تعلیم کو کسی قیمت پر ادھورا نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ انہوں نے گھر میں اپنی بیٹیوں کی تعلیم کی خاطر شوہر کی مخالفت بھی مول لی۔ مقربین ومحبوبین خدا سے دعا بھی کروائی۔ ایک بار حضرت کیلیانوالہ شریف حاضری دی وہاں بھی اُس ولی اللہ (رحمۃ اللہ علیہ) سے فقط ایک ہی دعا کروائی اور وہ اپنی بیٹیوں کی تعلیم کی ہی تھی۔ محترمہ منور سلطانہ کی والدہ ماجدہ کی کوششوں کو برآنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی التجاؤں کو قبول فرمانا تھا۔ ہوا یوں کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو مڈل درجہ کی تعلیم کے لیے حافظ آباد گرلز ہوٹل میں داخلہ دلوا دیا اور اس کی تکمیل کے بعد جے۔ وی (جونیئر ورنیکلر) کورس کے لیے آپ کو ایک سال کے لیے جوہر آباد بھجوایا۔ وسائل کا فقدان، ذرائع آمد ورفت کی کمی، گھر سے عدیم الفرصتی۔ کہ محترمہ منور سلطانہ نے جوہر آباد ٹیچرز ٹریننگ کالج میں جب قدم رکھا پڑھائی لکھائی اور تدریس وتعلیم سے ایسا شغف پیدا کیا کہ پھر پورا سال اُسی کالج کی چار دیواری میں گذرا۔ سال گذرنے کے بعد ہی تکمیل کورس پر گھر کی راہ لی۔ نہ تو کوئی کولوتارڑ سے سال بھر جوہر آباد پہنچ سکا اور نہ ہی آپ گھر آسکیں۔ الحمدللہ! آپ نے اپنے کام سے کام رکھا! قدرت نے اس کا ثمر دیا۔ شادی سے قبل ہی آپ معلمی کے منصب پر فائز ہوئیں! ماشاءاللہ! اُس شمع معلمی سے آج اس گھر میں ایک نہیں بلکہ معلمی کے چھ چراغ روشن ہیں۔ جانے والوں کے قدموں کے مبارک نشاں باقی ہیں!

ع ضو فشاں نقشِ کف کی ضیا دائم رہے

میرے پیارے بھائیو، بہنو! رنگ برنگی ڈشیں، انواع و اقسام کے کھانے، گھر پر تیار شدہ سردیوں کی گرم غذائیں، موسم کے مطابق علاقہ کی دیسی سوغاتیں، کس من کو نہیں بھاتیں؟ یہ لذتِ دہن کسے اچھی نہیں لگتی؟ میزبان کے پاس اگر خدا تعالیٰ کی عطا کردہ یہ نعمتیں بھی ہوں اور ساتھ ہی خداوند کریم نے مہمان کی تعظیم و تکریم کا جذبہ اور ایسا سخی دل بھی عطا کر رکھا ہو تو مہمان کے کیوں نہ وارے نیارے ہوں اس کے دل سے میزبان کے لیے دعا کیوں نہ نکلے؟ مجھے میری نانی اماں کے توسل سے بھی پتہ چلا ہے اور مجھے میرے چاچو بھی بتاتے ہیں کہ محترمہ منور سلطانہ کی مہمان نوازی مثالی تھی۔ اُنہیں ہر روز گھر میں دسترخوان پر مہمان کا انتظار رہتا۔ گھر میں ماسٹر صاحب کے شاگرد کسی کام کے سلسلہ میں آتے تو انہیں پیپوں (ٹین کے ڈبوں) سے سردیوں میں پنّیاں اور دال نکلوا کر بھجواتیں، حصولِ تعلیم اور حصولِ روزگار کے سلسلہ میں تشریف لانے والے ماسٹر صاحب کے بھتیجوں، بھانجوں اور دیگر اعزہ و اقرباء کی دیسی گھی میں تلے ہوئے رسوں، انڈوں کی پوٹین، مکئی، باجرہ، چاول کی روٹیوں، رَہو (گنّے کا رس) کی کھیر، ساگ مکھن اور اُبلے ہوئے انڈوں سے خوب تواضع فرماتیں۔ بچوں میں تلوں کا گڑ گتہ، مرونڈا وافر مقدار میں تقسیم فرماتیں، گھر میں ٹین دیسی گھی سے اکثر بھرے رہتے مہمانوں کو خوب تر بتر گھی سے نچڑتے پراٹھے پیش کرتیں۔

ماسٹر صاحب کے رشتہ داران کو باقاعدگی کے ساتھ گڑ، چاول، مکئی، باجرہ کی موسمی سوغات کا تحفہ ارسال فرماتیں۔ اپنے بچوں کے ختم قرآن کے موقع پر ان کے اساتذہ کے اہلِ خانہ سے ملاقات فرما کر انہیں خصوصی ہدیہ پیش کرتیں۔ اپنے بچوں کی سکول میں سالانہ شاندار کامیابی پر ان کے تمام اساتذہ کرام کے اعزاز میں اپنے گھر پر پارٹی کا اہتمام کرتیں۔ آپ کا یہ طرزِ عمل زندگی بھر مسلسل آپ کو توفیق خداوندی سے میسر رہا۔ آپ نے اسے خوشی غمی، راحت رنج میں کبھی فراموش نہ کیا۔ اپنے انتقال سے ایک روز

Marfat.com

قبل جب آپ شدتِ مرض سے دو چار تھیں آپ کی بیماری کی خبر پا کر قادر آباد سے محترم منظور حسین صاحب کے ہمراہ متعدد رشتہ داران ڈھنی کلاں تشریف لائے۔ اس وقت آپ کی زبان مبارک پر شاید فالج یا کسی اور مرض کا اچانک حملہ ہو چکا تھا آپ گفتگو نہیں فرما سکتی تھیں۔ آپ نے اُس نزع کے عالم میں بھی مہمان نوازی کو فراموش نہ کیا۔ محترم ماسٹر صاحب کو ہاتھ کے اشاروں سے سمجھایا کہ مہمانانِ گرامی کے لیے کھانا تیار کروایا جائے اور انہیں کھلایا جائے۔

ریاض دہر میں مانند گل رہے خنداں
یہ التجائے مسافر قبول ہو جائے

(اقبالؔ)

مہمان کے ساتھ عزت سے پیش آنا سنت ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ مہمان کی ضیافت فرماتے بلکہ مہمان کے بغیر کھانا تناول نہ فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والے کے گناہ لے کر جاتا ہے اور ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام میں کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام کرو انہیں جن کو تم جانتے ہو اور اُن کو بھی جنہیں تم نہیں جانتے''

ہم بارگاہِ الٰہیہ میں دستِ دعا دراز کرتے ہیں کہ وقتِ رخصت محترمہ منور سلطانہ کے اس جذبہ مہمان نوازی کو قبول فرماتے ہوئے ان کی زندگی کے اوراق پر موجود تمام گناہوں کو مٹا دے اور انہیں اپنے ابدی گھر میں جنت الفردوس سے اعلیٰ ارفع رزق ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عطا فرما دے۔

Marfat.com

حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''دنیا خدا تعالیٰ کی سرائے ہے جو آخرت کے مسافروں کے لیے وقف ہے۔ اپنا توشہ لے اور جو کچھ سرائے میں ہے اس کا لالچ نہ کر۔''

وہ محترمہ منور سلطانہ جنہوں نے زندگی بھر اپنا دستر خوان، توشہ دان ہر مہمان کے لیے روا رکھا وہ چونتیس (۳۴) سال، سات (۷) ماہ، چھ (۶) دن کی مختصر عمر بسر کر کے، اپنا مختصر توشہ حیات لے کر، اسی سرائے میں آخرت کے دیگر مسافروں کے لیے اپنے اوراق حیات پر سنہری حروف چھوڑ گئیں۔

دولت دنیا مال خزینہ سنگ نہ کوئی جاندا
کہے حسین فقیر دا باقی نام سائیں دا رہندا

مہمانانِ ذی شان! میری دادی اماں محترمہ منور سلطانہ کی زندگی کے اوراق توفیق خداوندی عزوجل سے ماشاءاللہ دیگر بہت سی اچھی مثالوں سے مزین ہیں مثلاً خاوند کی وفاشعاری کی بات ہو یا ماں باپ کی اطاعت گذاری، سادگی وخلوص کا ذکر ہو یا عبادت وریاضت کی فکر، پردہ داری کا پاس ہو یا رشتہ داری کا پاس۔ ان شاءاللہ کسی اگلی بزم میں ان آثار واحوال کے ہمراہ حاضر خدمت ہوں گی۔ جانے سے پہلے نہ صرف اپنی دادی اماں بلکہ دنیا کی ہر ماں کے اعزاز میں یہ کہنا چاہوں گی:

تیرے پیار کا ساون ایسا برسا ماں
ٹھنڈا لگتا ہے اب ہر اک صحرا ماں
مطلب کے ہیں، اپنے ہوں یا غیر حسنؔ
اس دنیا میں بن مطلب کا رشتہ ماں

(اللہ حافظ)

❀ ❀ ❀

Marfat.com

والدہ محترمہ کی خدمت میں ہدیہ عقیدت!

تحریر: سلیم اللہ جندران

والد محترم محمد حسین صاحب انگلش ٹیچر کی پانچویں برسی بتاریخ ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۴ھ ۵ اکتوبر ۲۰۱۳ء کے موقع پر والدہ محترمہ منور سلطانہ (صدر معلمہ) کی یاد میں تحریر کیا گیا مضمون۔

از اُمومت پختہ تر تعمیر ما
در خط سیمای او تقدیر ما

(ماماتا کی وجہ سے ہماری تعمیر پختہ تر ہے۔ اُس کی پیشانی کی لکیروں میں ہماری تقدیر ہے)۔

از اُمومت گرم رفتار حیات
از اُمومت کشف اسرار حیات

(علامہ محمد اقبالؒ)

(ماماتا کی وجہ سے رفتار حیات میں سرعت ہے۔ ماماتا کی وجہ سے اسرار حیات کھلتے ہیں)۔

انسان اپنی تخلیق و پیدائش پر چند لمحات کے لیے ذرا غور کرے اور اپنی پرورش کے مراحل پر تھوڑی دیر تفکر کرے پھر اپنی ذات سے سوال کرے کہ باری تعالیٰ عزوجل نے کائنات میں کون سی ایسی ہستی بنائی جس نے اپنی جان سے بڑھ کر ہر آن میرے آرام کا خیال رکھا؟ دو سال بھوک اور پیاس کے عالم میں کس نے اپنے شیر سے

Marfat.com

میرے حلق کو تر رکھا؟ جب مجھ میں پہلو بدلنے کی سکت نہ تھی میرے اندر اپنے نازک بدن سے پیشاب پاخانہ کی نجاست دور کرنے کی ہمت نہ تھی اُس وقت اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر راتوں کو جاگ کر مجھے کس نے پاک وصاف اور خشک رکھا؟ مجھے رینگنے سے چلنا کس نے سکھایا؟ توتلے پن سے بولنا کس نے بتایا؟ میرے بِن بولے میری اداؤں پہ کون واری واری جایا کرتی تھی؟ میری مسکراہٹ پر کس کا چہرہ گلاب کی طرح کِھل جایا کرتا تھا؟ میرے حزن وملال پر کس کا دل سب سے پہلے مضمحل ہو جایا کرتا تھا؟ بِن مانگے کس درِ دولت سے مجھے یہ انمول القابات عطا ہوا کرتے ۔۔۔ مثلاً میری آنکھوں کا تارا، میرے دل کا سہارا، میرا چاند، میرا سوہنا، میرا من موہنا، میرا ہیرا وغیرہ۔

میرے بالوں میں کنگھی، میری آنکھوں میں سرمہ، میرے پیرہن میں بٹن، میرے بوٹوں میں تسمے، میرے ٹفن میں کھانا ہر روز بلا ناغہ کون ڈالتی تھی؟ وہ کس کے لبوں کا لمس اور ہاتھوں کی شفقت تھی جو بادِ نسیم سے زیادہ کیف آور اور نشاط افزا محسوس ہوا کرتی تھی؟

قبل پیدائش کس کی کوکھ میرا مسکن تھی؟ بعد از پیدائش کس کی گود میری اولین درسگاہ تھی؟ خالق ارض وسمٰوٰت نے کس کے زیر قدم میرے لیے جنت کی بشارت رکھ دی؟ ۔۔۔ ہاں! ۔۔۔ ہاں! یہ خوبصورت تحفہ میری امی، میری ماں، میری والدہ کا وجود ہی تو ہے! میں اپنی پیاری امی جان کے وجودِ رحمت کا سایہ عاطفت فقط دس سال چار ماہ ایک دن ہی پاسکا۔

"It was the Will of Creartor and Divine order,
For hereafter, sooner was your departure.
You bade us farewell I was under eleven
May you rest in peace under skies seven!"

(Jundran)

Marfat.com

وہ ایک دہائی۔۔۔ماں کی محبت کی جو میں نے پائی اسے زندگی بھر نہ بھلا سکوں گا۔تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے دیہات ڈھُنی کلاں میں ہماری رہائش تھی۔والدہ محترمہ وہاں پرائمری سکول میں صدر معلمہ تھیں۔ہمارا وہاں ایک چوبارے میں قیام تھا۔سرکاری گرلز سکول کی اپنی کوئی عمارت نہ تھی۔والدہ محترمہ گھر میں ہی وہ سکول چلا رہی تھیں۔وہ خود مڈل (جے۔وی) جونیئر ورنیکلر ڈپلومہ ہولڈر تھیں اپنی شاگردان عزیز کے سامنے وہ اپنا یہ خواب بیان کرتیں کہ میں ان شاءاللہ اپنے بیٹے کو سولہ جماعتیں پڑھاؤں گی۔آپ نے یہ خواب تو دیکھا بہرحال اس کی تعبیر دیکھے بغیر ۱۱/اکتوبر ۱۹۷۶ء کو اللہ کو پیاری ہوگئیں میں اُس وقت چھٹی جماعت میں تھا۔اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ۱۹۹۱ء میں آپ کی اُس خواہش کی تکمیل اور خواب کی تعبیر آپ کے بیٹے کو عطا کی۔ ۱۹۹۱ء میں مجھے ایم۔اے (انگلش) کی صورت میں سولہ جماعتیں پاس کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔والدہ محترمہ خود تو دارِ آخرت کی طرف سفر کر گئیں بہرحال ان کی دعا ماشاءاللہ ہر پل مرے سفر و حضر ہمسفر رہی۔اللہ کے فضل و کرم سے اولاد کی کامیابی میں ماں کی دعا کا بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔اس کا اعتراف ہر انسان کرتا ہے مثلاً:

"I remember my mother's prayers and they have always followed me. They have clung to me all my life." (Abraham Lincoln)

والدہ محترمہ جب تک زندہ رہیں انہوں نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا۔مسجد میں روزانہ صبح باقاعدگی سے قرآن پاک کی تعلیم کے لیے بھجواتیں۔ختم قرآن کے پرمسرت موقع پر ہمارے محسن اساتذہ کرام کے حضور اظہار تشکر اور نیازمندی کو خوب یاد رکھا جاتا۔گھر میں کھانے اور دسترخوان کے موقع پر اسلامی عادات کی پاسداری پر پوری توجہ دی جاتی۔جہاں تک میری بچپن کی یاد میرا ساتھ دے رہی ہے مجھے یاد

پڑتا ہے کہ ایک دفعہ امی جان نے مجھے بائیں ہاتھ سے کھانا کھانے پر دستر خوان پر بیٹھے ہی سزا دے دی۔ وہ چاہتی تھیں کہ بری عادات کسی طور راسخ نہ ہوں۔ آپ ہمارے اباجی سے فرمایا کرتی تھیں: "ماسٹر صاحب! ادائیں سراں تائیں!"

وارث شاہ نہ عادتاں جاندیاں نیں
بھانویں کٹیے پوریاں پوریاں جی

والدہ محترمہ خود نہایت منکسر المزاج تھیں اپنے بچوں کو بھی عجز وانکساری اپنانے اور غرور وتکبر سے بچنے کا درس دیا کرتی تھیں۔ آپ ہمیں مثالوں سے سمجھاتیں کہ بیٹے جس ٹہنی پہ پھل لگتا ہے وہ ٹہنی جھک جاتی ہے۔ انار، امرود کا پھل جس ٹہنی پہ ہو گا وہ ثمر بار ہو کر جھکی نظر آئے گی مگر سَرو کا درخت بالکل سیدھا اوپر جاتا ہے۔ اس پر پھل نہیں لگا ہوتا۔

رتبہ جسے دنیا میں خدا دیتا ہے
وہ دل میں فروتنی کو جا دیتا ہے
(انیسؔ)

والدہ محترمہ گھر پر تو ماشاء اللہ بہت اچھے کھانے کھلاتیں۔ قدرت کی عطا کردہ انواع واقسام کی نعمتوں سے دستر خوان مزین رکھتیں مگر بازار جا کر کچھ خرچ کرنے یا خود ہمیں جیب خرچ وغیرہ استعمال کرنے کی اجازت نہ دیتیں۔ مجھے بڑی اچھی طرح یاد ہے یہ ۱۹۷۴ء کے لگ بھگ کی بات ہے اس وقت شیزان بینز ٹائپ بوتل (کولڈ ڈرنک) کی قیمت ایک روپیہ بیس پیسے تھی۔ گھر میں بڑی ضد کے بعد والدہ محترمہ نے ایک روپیہ بیس پیسے عطا کیے ساتھ بارہا سمجھایا کہ جو کچھ بھی کھایا پیا جائے جب حلق سے وہ لقمہ یا قطرہ کی صورت نیچے اتر جاتا ہے اُس کا ذائقہ ختم ہو جاتا ہے۔ جبکہ لباس یا پوشاک جو بھی پہنیں وہ انسانی شخصیت کی زینت ہوتا ہے اور نظر آتا رہتا ہے۔

Marfat.com

والدہ محترمہ بچپن میں ہمیں محلے کی مسجد میں نمازِ جمعہ، نمازِ عید کے لیے بڑے اہتمام اور تیاری کے ساتھ بھجواتیں۔ حجاج کرام نے تبرکات کے طور پر ہمارے گھر میں ایک ریشمی رومال پیش کیا تھا۔ مجھے اُس تحفہ کا علم نہ تھا۔ عید کے روز والدہ محترمہ نے وہ نکالا اور بڑے خوبصورت انداز میں میرے سر اور گلے کے ارد گرد لپیٹا اور نماز کے لیے بڑی دعاؤں اور دعوات کے ساتھ بھیجا۔ بچپن کا وہ منظر کتنا حسین اور یادگار تھا۔ جہاں تک میری یادداشت ساتھ دے رہی ہے پہلی نعتِ پاک جو محلے کی مسجد میں نمازِ جمعہ کے موقع پر بچوں کے جلو میں، امام صاحب کے خطاب سے پہلے میں نے اپنی زندگی میں پیش کی وہ میری والدہ محترمہ نے مجھے گھر پر خود منتخب کر کے لکھ کر دی۔ یاد کروائی۔ رہنمائی فرمائی۔ والدہ محترمہ کی اس تحریر کی تصویر اور اس کے نقوش میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اس نعت پاک کی ابتدائی سطور یہ تھیں۔

؎ محبت غیر کی مجھ سے چھڑا دو یا رسول اللہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رسول اللہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ عالی ہے:

"اپنی اولاد کے ساتھ حسن سلوک اور رحم و کرم کا معاملہ کرو اور انہیں اچھے آداب سکھاؤ۔" (ابن ماجہ)

والدہ محترمہ ہمیں گھر پر نصیحت فرماتیں کہ گاؤں میں ابا جان کے ہم عمر جو اصحاب بھی ملیں اُنہیں چچا جان/ چاچا جی کہہ کر بلایا جائے۔ امی جان کی ہم عمر، ہمعصر خواتین سے کسی کام کے سلسلہ میں مخاطب ہونا پڑے تو خالہ جان کے لقب سے پکارا جائے۔ اپنے سے بڑے طلبا سینئر سکول فیلوز کو بھائی جان کہہ کر بلایا جائے۔

؎ بات کر تُو بعد میں پہلے تُو سلام کر
جو تیرے بزرگ ہیں ان کا احترام کر

Marfat.com

اگرچہ ہم سب بہن بھائیوں کی پیدائش اور پرورش ٹھیٹھ دیہاتی ماحول میں ہوئی مگر والدہ محترمہ نے تطہیر ماحول کا ہر ممکن خیال رکھا۔ گلی میں، پٹھو گرم، لکن میٹی، گلی باندر، گولنا چپاتی، جیسے کھیل مروج تھے مگر والدہ محترمہ ہمیں کم ہی گھر سے باہر جانے دیتیں۔ گھر پر ہی لڈو، کیرم بورڈ، شاپو وغیرہ میں مصروف رکھتیں۔ بلامقصد آوارہ گردی کی اجازت نہ دیتیں۔ دوست، احباب اور اعزہ و اقرباء سے ملنے ملانے خود ساتھ لے جاتیں۔ دیہاتی ثقافت کے مثبت پہلوؤں سے بہرہ مند رکھتیں مگر گنوار پن سے بچانے کی ہر ممکن سعی فرماتیں۔ الگ تھلگ رکھتیں۔ بڑی حد تک امی جان نے ہمیں اپنی گھر کی بولی سے ہی شناسا رکھا۔ ٹھیٹھ مقامی بولی سے ہماری زیادہ شناسائی نہ تھی مثلاً ایک روز میرے ساتھی طلبا نے 'کھاتوں' میں جانے اور 'کھاتے' دیکھنے کا آپس میں ذکر کیا میں نے اُن سے تعجب سے پوچھا ''کھاتے'' کیا ہوتے ہیں؟ دراصل گاؤں کے ارد گرد کچا مٹی کا بند بنایا جا رہا تھا۔ بند کے ایک طرف کھدائی کر کے مٹی نکالی جا رہی تھی کھاتوں سے مراد وہ گھری نشیبی جگہ تھی۔ گلی محلہ کے سب مقامی بچوں کے لیے وہ سرگرمی بڑی رونق افزا تھی۔

والدہ محترمہ خوفِ خدا رکھنے والی خاتون تھیں۔ ہر نعمت، ہر رحمت، ہر خوشی کو خدا کی عطا ہی سمجھتی تھیں اور خدا کی ملکیت ہی باور کراتی تھیں۔ مثلاً خالہ جان کشور سلطانہ اپنے ایک انٹرویو (مورخہ ۱۱/اگست ۲۰۱۲ء/ ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ بمقام شیخوپورہ) میں مجھے بتاتی ہیں کہ باجی سے جب بھی جہاں بھی کوئی پوچھتا آپ کے کتنے بچے ہیں آپ فرماتیں ''اللہ کی امانت۔۔۔ اللہ کا مال'' یہ جملے پہلے لازمی بولتیں پھر بچوں کے بارے بتاتیں۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○

''ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔'' (البقرہ:۱۵۶)

اللہ کے مال، آپ کی اولاد میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں شامل تھیں۔ آپ گیارہ

Marfat.com

اکتوبر ۷ ۱۹۶۷ء کو اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ اس وقت آپ کے سب سے بڑے بچے راقم الحروف کی عمر دس برس چار ماہ بارہ دن تھی۔ آپ کے سب سے چھوٹے بچے (بیٹی) کی عمر ایک ماہ پانچ دن تھی۔ ایک بیٹا وسیم اللہ آپ کی زندگی مبارک میں ہی فوت ہو گیا تھا۔ اپنے چار بیٹوں اور دو بیٹیوں کو اللہ کی امان میں دیتے ہوئے، اپنے مختصر عرصہ حیات کی سنہری یادیں چھوڑتے ہوئے، چونتیس برس، سات ماہ، چھ دن (۳۴ سال۔ ۷ مہینے۔ ۶ دن) کی عمر میں اپنے ابدی گھر کی طرف روانہ ہو گئیں۔ آپ کی جائے ولادت کولوتارڑ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ (حال ضلع حافظ آباد) تھی۔ آپ کی ابدی جائے سکونت قادر آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات (حال ضلع منڈی بہاؤ الدین) ٹھہری اللہ تعالیٰ جل جلالہ سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا صدقہ آپ کی ابدی آرام گاہ جنت کا باغ بنا دے۔ (آمین ثم آمین)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

"اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔" (ابراہیم:۴۱)

❀ ❀ ❀

"ماں کے نام پر رفاہی ادارے اُس کے جانے کے بعد کیوں بنائے جاتے ہیں.... ماں اپنے نام پر بنائے گئے ہسپتال، مساجد، مدارس یا دیگر رفاہی کاموں کو اپنی زندگی میں کیوں نہیں دیکھ سکتی۔" (طیبہ ضیاء، مئی ۲۰۱۰ء، ص:۵)

❀ ❀ ❀

"جس گھر میں تعلیم یافتہ نیک ماں ہوتی ہے وہ گھر ادب کی یونیورسٹی ہے۔"
(فریڈریکس)

Marfat.com

حصہ دوم

(د)

شعریات: منظومات

Marfat.com

HOW CAN I THANK MY KIND MOTHER?

(By: Saleem Ullah Jundran)

Whatsoever is my status or my seat,
Paradise indeed lies under your feet. (1)

Weakness upon weakness you bore for my birth, (2)
You would feed me with fine fun and mirth.

You sewed my suit with your holy hands,
Lovingly, laced it with buttons and bands.

You did comb my hair; up me feet gear,
Ever kept me away from fret and fear.

My sound education was your dream,
What I'm today, better you did it deem.

You were my first and foremost teacher,
You built my early figure and feature.

Treat you served for my class five's position, (3)
Was sweet, splendid, never to-be-forgotten.

Marfat.com

It was the Will of Creator and Divine order,
For hereafter, sooner was your departure.

You bade us farewell when I was under eleven,
May you rest in peace under skies seven!

You were serving as a School Head, then,
Pray for peace, your pupils and children.

Each mother may reside in the paradise,
Her kith and kin there too may arise!

References:

(1). Al-Hadith: Sunan Nasai

(2). Al-Quran: Surah Luqman: 14

(3). The 1st position among the 14 schools of Dhunni Klan Centre.

❀ ❀ ❀

(والد گرامی کی چوتھی برسی کے موقع پر والدہ محترمہ کی یاد میں پیش کی گئی نظم)

"(O my Rubb (The Sustainer), and make me among the heirs of the Paradise of delight."
(Ash-Shua'ra: (26: 85))

Marfat.com

A Commendatory Letter about the Poem

My Dear Saleem Ullah,

Thank you very much for sending me a copy of your poem: "How Can I Thank My Kind Mother?" It is a beautiful poem which expresses the feelings of a son in an excellent style and (excellent) words.

I feel pride in writing that it has been written by one of my former students.

Best wishes,

Prof. Dr. Abdul Hafeez,
Chairman Department of English Language & Applied Linguistics, Allama Iqbal Open University, Islamabad.

Dairy No 14, Dated 3-1-2013
(Out going Mail)

I live to learn their story;
Who've suffered for my sake;
To emulate their glory;
And follow in their wake!

(G.L. Banks)

حصہ سوم

ضمیمہ جات

Marfat.com

ضمیمہ جات

① والدگرامی اور والدہ محترمہ کے بہنوں بھائیوں کے نام برسی پروگرام کے ایک اطلاع نامہ کا عکس۔

② والدین کی یادوں پر مبنی برسی مضامین اور منظومات اخبارات و جرائد کے آئینہ میں۔

③ بیٹیوں اور بیٹوں کے نام والدگرامی کے ایک مکتوب کا قلمی عکس (Scanned) اور اُس کا کمپوز شدہ ڈرافٹ

④ والدگرامی کی آخری آرام گاہ (بیرونی عکسی منظر)

دعوت نامہ برسی والدین مرحومین (نظر ثانی شدہ)

برائے سال ۲۰۱۲ء (بطور نمونہ):

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبَّنَا اغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِینَ یَوْمَ یَقُومُ الْحِسَابُ○

اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا (سورہ ابراہیم، آیت: 41)

ماں باپ کی موجودگی کا خوب فائدہ تو اُٹھا

راہنمائی ان کی پا کر روشن مستقبل اپنا بنا

(انتخاب)

برسی والدین مرحومین

محترم ماسٹر محمد حسین صاحب و محترمہ منور سلطانہ صاحبہ

بمقام: بھوآحسن تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

براستہ قادرآباد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب کوئی شخص اپنے مسلمان کی طرف سے صدقہ کرتا ہے تو اس کے والدین کو اس کا اجر ملتا ہے اوران کے اجر میں کمی کیے بغیر اس آدمی کو بھی ان کے برابر اجر ملتا ہے۔ (الحدیث)

محترمی ومکرمی جناب.................. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

پیارے والدین مرحومین کا سالانہ ختم مبارک (برسی پروگرام) انشاء اللہ تعالیٰ ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۳ھ/۱۶/اکتوبر۲۰۱۲ء بمقام رہائش گاہ ماسٹر محمد حسین صاحب منعقد ہوگا۔ اس بابرکت بزم میں آپ کی شمولیت ہمارے لیے دلجوئی کا باعث ہوگی اور انشاء اللہ نیکی وبرکت میں اضافہ کا سبب بنے گی!

چشم براہ

پسران ماسٹر محمد حسین صاحب
بھوآحسن تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین
(براستہ قادرآباد)
موبائل نمبر: 0345-4479221
0345-5765402

Marfat.com

ترتیب پروگرام ان شاء اللہ تعالیٰ:

تاریخ: ۱۶/اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز: منگل

متوقع آمد مہمانانِ گرامی: 10:00 بجے دن

آغاز پروگرام: 11:00 بجے دن

نشست اوّل

- ☆ تلاوت وترجمہ قرآن حکیم: محمد احمد
- ☆ حمد باری تعالیٰ (Allah Is One): حبیب فاروق / محمد ابوبکر
- ☆ نعت رسول مقبول ﷺ: عظیم اللہ
- ☆ استقبالیہ کلمات: سلیم اللہ
- ☆ میری دادی اماں جان: صدر معلمہ محترمہ منور سلطانہ: میمونہ حلیم
- ☆ میرے میاں جی: دادا ابو جان: عائشہ حلیم
- ☆ میاں جی کے ارشاداتِ عالیہ: مریم عظیم، فاکہہ سلیم
- ☆ مکالمہ: نانا ابو کا نام کیسے روشن رکھا جا سکتا ہے؟ زینب فاروق / زہیرہ آصف
- ☆ نظم: ماں باپ کا تو دل نہ دُکھا: عبداللہ مشتاق

نشست دوم

- ☆ والدین کی نصیحت پر دائمی عمل (سامعین سے سوال وجواب): حلیم اللہ / کلیم اللہ
- ☆ پنجابی منظوم کلام: بیادِ ماسٹر محمد حسین صاحب: غلام نبی احمد
- ☆ محترم ماسٹر محمد حسین صاحب کا اپنے بچوں کے نام نادر خط: فاطمہ سلیم / جویریہ سلیم
- ☆ سلام بحضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام: عظیم اللہ / حلیم اللہ
- ☆ دعا: سلیم اللہ
- ☆ اختتام پروگرام: 1:30 قبل از نماز ظہر

Marfat.com

ایمان کے ساتھ والدین کی اطاعت

"اور جو ایمان لائے اور اُن کی اولاد نے ایمان کے ساتھ اُن کی پیروی کی ہم نے اُن کی اولاد اُن سے ملادی اور اُن کے عمل میں اُنہیں کچھ کمی نہ دی"

ترجمہ القرآن کنزالایمان: (سورۃ الطّور: ۲۱)

"جنت میں اگرچہ باپ دادا کے درجے بلند ہوں تو بھی ان کی خوشی کیلئے ان کی اولاد ان کے ساتھ ملادی جائے گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس اولاد کو بھی وہ درجہ عطا فرمائے گا۔"

(تفسیر خزائن العرفان)

تصویر قبر مبارک (ماسٹر محمد حسین صاحب)

Marfat.com

والدین کی یادوں پر مبنی برسی مضامین اور منظومات:

اخبارات و جرائد کے آئینہ میں

(مئی ۲۰۰۹ء تا مئی ۲۰۱۴ء)

۱) سلیم اللہ جندران — اباجی: ایک تاثر
(۲۰۰۹ء) — ششماہی علم کی روشنی، شمارہ نمبر ۲، جلد نمبر ۱۱، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد (۲۰۰۹ء) صفحات (۶۳_۶۶)

۲) سلیم اللہ جندران — پیارے اباجی
(۲۰۰۹ء) — روزنامہ علاقہ منڈی بہاؤالدین۔ ۲۰ مئی ۲۰۰۹ء/ ۲۳ جمادی الاول ۱۴۳۰ھ، ص: ۳

۳) سلیم اللہ جندران — پیارے اباجی
(۲۰۰۹ء) — روزنامہ پاکستان، لاہور۔ ۵ رجون ۲۰۰۹ء/ ۱۱ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ

۴) سلیم اللہ جندران — پیارے اباجی
(۲۰۰۹ء) — سہ ماہی تعلیمی زاویے پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن اسلام آباد۔ شمارہ نمبر ۳، جلد نمبر ۲۰۔ جولائی ۲۰۰۹ء، صفحات: ۴۲_۴۸

۵) سلیم اللہ جندران — پیارے اباجی
(۲۰۰۹ء) — پندرہ روزہ تعلیمی جائزہ لاہور۔ شمارہ نمبر ۱۹، جلد نمبر ۲، ۱۵_۳۱ جولائی ۲۰۰۹ء، ۲۲ رجب تا ۷ شعبان ۱۴۳۰ھ، صفحہ: ۶

Marfat.com

۶) سلیم اللہ جندران آج یہ گھر مجھے اپنا نہیں لگتا!

(۲۰۰۹ء) روزنامہ علاقہ منڈی بہاؤالدین۔ ۱۷ر نومبر ۲۰۰۹ء/ ۲۹ ذیقعد ۱۴۳۰ھ، صفحہ: ۲

۷) سلیم اللہ جندران پیارے اباجی

(۲۰۱۰ء) ماہنامہ رموز لاہور۔ شمارہ نمبر ۴۔ ۵، جلد نمبر ۳۔ اپریل/ مئی ۲۰۱۰ء، صفحات: ۴۲-۴۸

۸) سلیم اللہ جندران ماسٹر محمد حسین: حیات و خدمات۔ میں نے کیوں لکھی؟

(۲۰۱۰ء) روزنامہ جذبہ منڈی بہاؤالدین۔ شمارہ نمبر ۱۲۷، جلد نمبر ۱۵ ۳رنومبر ۲۰۱۰ء/ ۲۵ ذیقعد ۱۴۳۱ھ، صفحہ: ۳

۹) سلیم اللہ جندران ماسٹر محمد حسین: پیشۂ معلمی پر جن کو ناز تھا

(۲۰۱۱ء) ماہنامہ نوائے اساتذہ، لاہور۔ شمارہ نمبر ۱۰، جلد نمبر ۲۱، اکتوبر ۲۰۱۱ء/ ذیقعد ۱۴۳۲ھ، صفحات: ۵۲۔ ۵۶

۱۰) سلیم اللہ جندران میرا آئیڈیل: ٹیچنگ پروفیشن

(۲۰۱۱ء) روزنامہ اوصاف لاہور۔ ۲۷راکتوبر ۲۰۱۱ء/ ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۲ھ

۱۱) سلیم اللہ جندران میرا آئیڈیل: ٹیچنگ پروفیشن

(۲۰۱۱ء) روزنامہ پوسٹ مارٹم لاہور۔ ۲۷راکتوبر ۲۰۱۱ء/ ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۲ھ، صفحہ: ۲

۱۲) سلیم اللہ جندران میرا آئیڈیل: ٹیچنگ پروفیشن

(۲۰۱۱ء) روزنامہ صاحب لاہور۔ ۲۷راکتوبر ۲۰۱۱ء/ ۲۸ ذیقعد ۱۴۳۲ھ، صفحہ: ۳

Marfat.com

۱۳)	سلیم اللہ جندران (۲۰۱۱ء)	میرا آئیڈیل: ٹیچنگ پروفیشن روزنامہ علاقہ منڈی بہاؤالدین۔ ۲۹/اکتوبر ۲۰۱۱ء/ یکم ذوالحج ۱۴۳۲ھ، صفحہ: ۲ (قسط اول)
۱۴)	سلیم اللہ جندران (۲۰۱۱ء)	میرا آئیڈیل: ٹیچنگ پروفیشن روزنامہ علاقہ منڈی بہاؤالدین ۔ ۴ نومبر ۲۰۱۱ء/ ۷ ذوالحج ۱۴۳۲ھ (قسط دوم) ص ۲
۱۵)	سلیم اللہ جندران (۲۰۱۳ء)	میرا آئیڈیل: ٹیچنگ پروفیشن سہ ماہی تعلیمی زاویے پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن اسلام آباد، شمارہ نمبر ا، جلد نمبر ۲۴۔جنوری ۲۰۱۳ء۔صفحات: ۹۵۔۹۷
۱۶)	مہدی خان گوندل (۲۰۱۲)	عظیم شخصیت، عظیم انسان، عظیم استاد محمد حسین مرحوم آف بھوآحسن ''پر کھٹکا'' کی اشاعت خاص، ہفت روزہ ''کھٹکا'' منڈی بہاؤالدین، شمارہ نمبر ا۔ ۲، جلد نمبر ۸، ۲ تا ۱۵ جنوری ۲۰۱۲ء، صفحہ نمبر ۳، ۴
۱۷)	سلیم اللہ جندران (۲۰۱۳ء)	میرے والد محترم کی محبت، نصیحت اور وصیت روزنامہ خبریں لاہور ۲۴ ذیقعد ۱۴۳۴ھ/ یکم اکتوبر ۲۰۱۳ء
۱۸)	سلیم اللہ جندران (۲۰۱۳ء)	والد کی محبت، نصیحت اور وصیت روزنامہ دن لاہور شمارہ نمبر ۱۳۶، جلد نمبر ۱۸ ۲۶ ذیقعد ۱۴۳۴ھ/ ۳، اکتوبر ۲۰۱۳ء

Marfat.com

۱۹) سلیم اللہ جندران (۲۰۱۳ء) میرے والد محترم کی محبت، نصیحت اور وصیت
روزنامہ لیکن منڈی بہاؤ الدین، شمارہ نمبر ۲۳۳، جلد نمبر ۵
(صفحہ: ایڈیٹوریل) ۲۷ ذیقعد ۱۴۳۴ھ/ ۴، اکتوبر ۲۰۱۳ء

۲۰) سلیم اللہ جندران (۲۰۱۳ء) میرے والد محترم کی محبت، نصیحت اور وصیت
روزنامہ مساوات لاہور
۲۷ ذیقعد ۱۴۳۴ھ/ ۴، اکتوبر ۲۰۱۳ء

۲۱) سلیم اللہ جندران (۲۰۱۳ء) میرے والد محترم کی محبت، نصیحت اور وصیت
روزنامہ آگاہ منڈی بہاؤ الدین
شمارہ نمبر ۴۵، جلد نمبر ۶
۲۷ ذیقعد ۱۴۳۴ھ/ ۴، اکتوبر ۲۰۱۳ء

۲۲) سلیم اللہ جندران (۲۰۱۳ء) میرے والد محترم کی محبت، نصیحت اور وصیت
روزنامہ محاسب منڈی بہاؤ الدین
شمارہ نمبر ۹۳، جلد نمبر ۱۹ (صفحہ ایڈیٹوریل)
۲۷ ذیقعد ۱۴۳۴ھ/ ۴، اکتوبر ۲۰۱۳ء

۲۳) سلیم اللہ جندران (۲۰۱۳ء) والد محترم کی محبت، نصیحت اور وصیت!
روزنامہ جناح لاہور
۲۰ اکتوبر ۲۰۱۳ء

۲۴) سلیم اللہ جندران (۲۰۱۴ء) والدہ محترمہ کی خدمت میں ہدیہ عقیدت!
تعلیمی زاویے سہ ماہی
پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن اسلام آباد
جنوری ۲۰۱۴ء، شمارہ نمبر ۱، جلد نمبر ۲۵، صفحات ۱۰۵ تا ۱۰۸

Marfat.com

۲۵) سلیم اللہ جندران میرے والد محترم کی محبت، نصیحت اور وصیت
(۲۰۱۴ء) ہفت روزہ کھٹکا منڈی بہاؤالدین
شمارہ نمبر ۴۰، جلد نمبر ۹
۱۳ مارچ تا ۱۹ مارچ ۲۰۱۴ء، صفحہ: ۲

۲۶) سلیم اللہ جندران میرے والد محترم کی محبت، نصیحت اور وصیت
(۲۰۱۴ء) تعلیمی زاویے سہ ماہی
پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن اسلام آباد
اپریل ۲۰۱۴ء، شمارہ نمبر ۲، جلد نمبر ۲۵، صفحات ۱۰۴ تا ۱۱۱

۲۷) سلیم اللہ جندران والدہ محترمہ کی خدمت میں ہدیہ عقیدت
(۲۰۱۴ء) ہفت روزہ کھٹکا منڈی بہاؤالدین
شمارہ نمبر ۴۸، جلد نمبر ۹
۱۸ مئی تا ۲۴ مئی ۲۰۱۴ء، صفحہ: ۲

Saleem Ullah Jundran (2010).
How Can I Thank My Kind Father? (April, 2010). *The Islamic Times,* 138 Northgate Rd. Stockport, Sk3 9NL, England. Vol.25 No. 6, P.28.

Saleem Ullah Jundran (2010).
How Can I Thank My Kind Father? (June 19, 2010). *The Nation,* Islamabad. P.7 (Readers Column).

Saleem Ullah Jundran (2011).
How Can I Thank My Kind Father? (October, 2011). Monthly *Nawa-i-Asatizah,* Lahore. Vol. 21, No.10, PP. 70-71.

Marfat.com

والدگرامی کا اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے نام قلمی خط

(خط کا عکس (Scanned Image))

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نہایت ہی پیاری بیٹیوں اور بیٹو اللہ تعالیٰ آپکو مسرور رکھیں۔ آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بیٹا۔ عزیزو یہ ہے۔ یہ تو ہر ایک کا عقیدہ ہے کہ ہر کسی نے موت کا
ذائقہ چکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کا آخر اچھا کریں اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دیں
زندگی کو اللہ تعالیٰ اور پیارے رسول اکرم صلعم کے احکامات کے مطابق بسر کریں۔
کوئی بھی کام شریعت کے خلاف نہ کریں۔ ماں باپ زندہ ہوں تو اُن کی خدمت اور محبت
میں زندگی بسر کریں۔ اپنی اولادوں کو نیک تربیت کریں تاکہ یہ آپکی بخشش کا
وسیلہ بن سکیں۔ میری بڑی خواہش ہے کہ میری نسل سے کوئی حافظ قرآن
حافظہ قرآن۔ قاری۔ قاریہ۔ عالم فاضل اور شہید ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری یہ
خواہش پوری کریں۔ آمین

آپس میں پیار و محبت اور اتفاق سے اکٹھے مل کر زندگی گزارنا۔ لین دین کے معاملہ میں
صحیح انصاف برتنا۔ بڑا بھائی والد کی جگہ ہوتا ہے اس کا ہر نیک حکم ماننا
اپنی اولادوں کو بھی یہی درس دینا۔ اتفاق میں طاقت ہوتی ہے اور برکت بھی ہے
فضول خرچی سے بچنا۔ یہ ایک بیماری ہوتی ہے۔ اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا
نماز کی نہایت پابندی کرنا اور اپنی اولاد کو بھی اس کا پابند بنانا۔ قرض سے بچنا
ہر معاملہ میں دیانتداری اور راستبازی کو مدِ نظر رکھنا۔ غصے میں بالکل نہ آنا
غصہ حرام ہوتا ہے اس سے تمام زندگی کی محنت کو نقصان پہنچتا ہے۔ غصے میں نہ آنا۔
والدین کو ایصال ثواب کرتے رہنا۔ میری زندگی کے بعد اگر کوئی میرے ذمہ سے کوئی

Marfat.com

رقم مل جائے تو اُس سے جائز حد تک صدقہ جاریہ کے کام پر خرچ کر دینا تاکہ والدین
کو ثواب پہنچتا رہے۔

یہ دنیا فانی ہے۔ ہر کسی نے یہاں سے جانا ہے۔ بڑے صبر اور حوصلے سے زندگی بسر کرنا
ہر مشکل میں اپنے اللہ تعالیٰ سے مدد اور صبر مانگنا۔ بہنوں سے بہت اچھا
اور رشتہ داروں سے بھی بہت اچھا سلوک کرنا۔ بہنوں کو تمام عمر اپنے سینوں
سے لگائے رکھنا۔ انہیں پیار کی دعائیں لینا اور ان سے بے حد محبت
اچھا سلوک تمام عمر روا رکھنا۔ مصیبت میں گھبرا جانا ایک اور مصیبت کو دعوت
دینا ہوتا ہے۔ میری وفات کے بعد میری میت کو میرے بیٹے غسل دیں۔ کرنا عین
یہ بھی ایک بہت بڑا ثواب کا کام ہے۔ قبروں کو زیادہ پختہ کرنا اور خواہ مخواہ خرچ
کرنا۔ تیجہ دسواں اور چالیسواں پر ناجائز حد تک خرچ کرنا۔ زیادہ خرچ کرنا
اسلام میں جائز نہیں۔

کوٹھے وٹے کی رونق میں شاید آپ کو مشکل پیش آئے چونکہ آپ سب اکیلی گھر
لیکن اگر خدا توفیق دے تو اپنی گرہ سے رونق کے پیسے دیگر کسی سے پکڑ لی
جا سکتی ہے۔ ان بزرگوں اور عزیزوں کو خوشی والے گھر لے جانا روز مرہ وقت
بیچ ہونی تو ہی۔ سادگی میں سادگی رکھنا۔ قرآن پاک کی تلاوت روزانہ کرنا
والدین کی اور تمام مسلمانوں کی بخشش کیلئے دعائیں کرنا۔

بہنوں۔ بیویوں۔ رشتہ داروں سے نہایت ہی اچھا سلوک کرنا۔ آپس میں
بھی مکمل اتفاق سے رہنا۔ ایک دوسرے کی جائز بات کو خوشی سے ماننا
اور ہر معاملہ میں تحمل اور برداشت سے کام لینا۔ گھر میں ہر لحاظ سے

Marfat.com

انصاف سے پیش آنا۔ میرے تمام دوست احباب اور شاگردوں کا بھی احترام کرنا اور ان کو دل سے عزت و احترام بجا لانا ہے۔

آپ سب کیلئے میری دلی دعائیں اور نیک تمنائیں حاضر ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں ہم سب کو اکٹھا فرمائیں مع اہل و عیال

صدقہ اور خیرات کریں اپنی حیثیت کے مطابق جاری رکھیں

خدا حافظ
آپکا والد محمد حسین

Marfat.com

خط کا کمپوز شدہ متن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نہایت ہی پیاری بیٹیوں اور بیٹو اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھیں۔آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پیار۔مزید دعائیں۔یہ زندگی عارضی ہے ہر کسی نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔اللہ تعالیٰ ہر ایک کا آخر اچھا کریں اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دیں زندگی کو اللہ تعالیٰ اور پیارے رسول اکرم ﷺ کے احکامات کے مطابق بسر کریں کوئی بھی کام شریعت کے خلاف نہ کریں۔بنی نوع انسان کی خدمت اور محبت میں زندگی بسر کریں۔اپنی اولادوں کی نیک تربیت کریں تاکہ یہ آپ کی بخشش کا وسیلہ بن سکیں۔میری بڑی خواہش ہے کہ میری نسل سے کوئی حافظِ قرآن، حافظہ قرآن، قاری، قاریہ، عالم فاضل اور شہید ہوں۔اللہ تعالیٰ میری یہ خواہش پوری کریں۔آمین!

آپس میں چاروں بھائی اتفاق سے اکٹھے مل کر زندگی گزارنا۔ایک دوسرے کے ساتھ صحیح انصاف برتنا۔بڑا بھائی والد کی جگہ ہوتا ہے اس کا ہر نیک حکم ماننا۔اپنی اولادوں کو بھی یہی درس دینا۔اتفاق میں طاقت بھی ہے اور برکت بھی ہے۔فضول خرچی سے بچنا۔یہ ایک بیماری ہوتی ہے۔اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا۔نماز کی سخت پابندی کرنا اور اپنی اولاد کو بھی اس کا پابند بنانا۔قرض سے بچنا۔ہر معاملہ میں ایمانداری اور دیانتداری کو مدنظر رکھنا۔غصے میں بالکل نہ آنا، غصہ حرام ہوتا ہے اس سے تمام زندگی بچنے کی کوشش کرنا۔غصے میں نہ آنا۔والدین کو ایصال ثواب کرتے رہنا۔میری زندگی

Marfat.com

کے بعد اگر آپ کو میری وجہ سے کوئی رقم مل جائے تو اُسے جائز حد تک صدقہ جاریہ کے کام پر خرچ کر دینا تاکہ والدین کو ثواب پہنچتا رہے۔

یہ دنیا فانی ہے۔ ہر کسی نے یہاں سے جانا ہے۔ بڑے صبر اور حوصلہ سے زندگی بسر کرنا۔ ہر مشکل میں اپنے اللہ تعالیٰ سے مدد اور صبر مانگنا۔ بہنوں سے، بہت اچھا اور رشتہ داروں سے بھی بہت اچھا سلوک کرنا۔ بہنوں کو تمام عمر اپنے سینوں سے لگائے رکھنا۔ اپنی بیویوں کی دعائیں لینا اور اُن سے بھی بہت اچھا سلوک تمام عمر روا رکھنا۔ مصیبت میں گھبرا جانا ایک اور مصیبت کو دعوت دینا ہوتا ہے۔ میری وفات کے بعد میری میت کو میرے بیٹے غسل دیں۔ گھبرانا نہیں یہ بھی ایک بہت بڑا ثواب کا کام ہے۔ قبروں کی زیارت کرنا اور فاتحہ خوانی کرنا قُل، دسواں اور چالیسواں پر جائز حد تک خرچ کرنا۔ زیادہ خرچ کرنا اسلام میں جائز نہیں۔

کوڑے وٹے کی روٹی میں شاید آپ کو مشکل پیش آئے چونکہ آپ یہاں ایک ہی گھر ہیں لہٰذا خدا توفیق دے تو اپنی گرہ سے روٹی کے پیسے دے کر کسی سے پکوائی جا سکتی ہے۔ کسی پڑوسی اور عزیز کو۔ فوتگی والے گھر تو اس روز فرصت ہی نہیں ہوتی۔ لباس میں سادگی رکھنا۔ قرآن پاک کی تلاوت روزانہ کرنا۔ والدین کی اور تمام مسلمانوں کی بخشش کے لیے دعائیں کرنا۔

بہنوں، بیویوں، رشتہ داروں سے نہایت ہی اچھا سلوک کرنا۔ آپس میں بھی سلوک اتفاق سے رہنا۔ ایک دوسرے کی جائز بات کو ضرور ماننا اور ہر معاملہ میں تحمل اور برداشت سے کام لینا۔ گھر میں ہر کسی کے ساتھ انصاف سے پیش آنا۔ میرے تمام دوست احباب اور شاگردوں کا بھی احترام کرنا اور ان کی دل سے عزت و احترام بجالانا۔

آپ سب کے لیے میری دلی دعائیں اور نیک تمنائیں حاضر ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ جنت الفردوس میں ہم سب کو اکٹھا فرمائیں مع اہل و عیال!
صدقہ اور خیرات کو بھی اپنی حیثیت کے مطابق جاری رکھیں۔

خدا حافظ
آپ کا والد
محمد حسین

❀ ❀ ❀

میں اپنے والدین کے ایصالِ ثواب کے لیے ہر جمعہ کے دن بیس درہم خیرات کرتا ہوں۔ (امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

❀ ❀ ❀

دنیا اُتے رکھ فقیرا ایسا بہن کھلون
کول ہوویں تے ہسن لوکی ٹر جاویں تے رون
(ڈاکٹر فقیر محمد فقیر)

Marfat.com

والد گرامی کی آخری آرام گاہ

(بیرونی عکسی منظر)

فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِیۡ عِیۡشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ﴿۷﴾

تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں وہ تو من مانتے عیش میں ہیں۔

(القارعة:۶۔۷)(۱۰۱:۶۔۷)

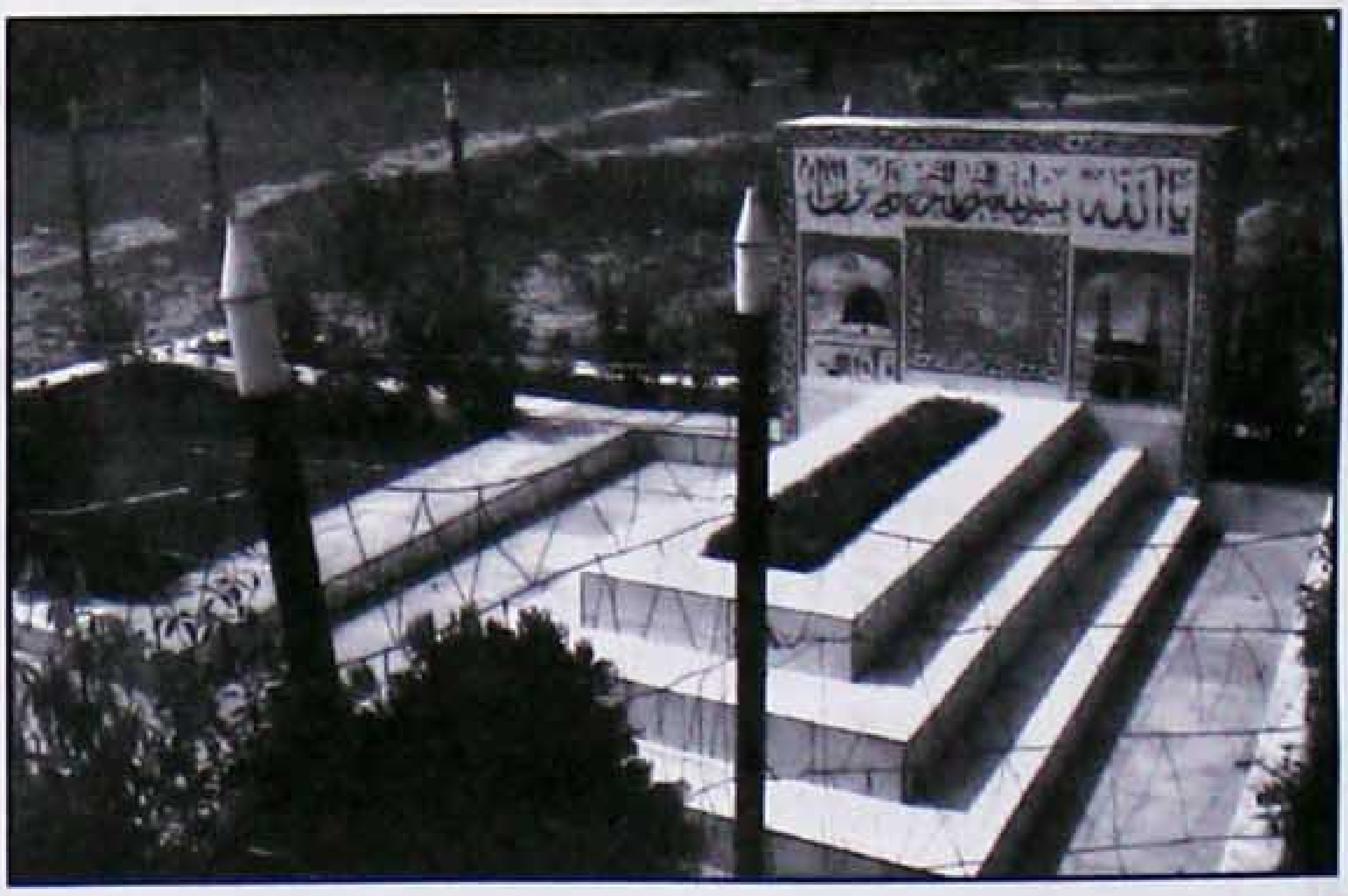

Marfat.com

وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾

"اور باقی رہنے والی نیک باتوں کا تیرے رب کے یہاں سب سے بہتر ثواب اور سب سے بھلا انجام۔"

(مریم:٧٦)

(١٩:٧٦)

فی امان اللہ!

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاثراتی پیغام

والدین کی یادوں کے دریچے

اَلسَّعِیۡدُ مَنۡ وُعِظَ بِغَیۡرِہٖ ؕ

سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے سبق سیکھے۔ (الحدیث)

''کاش! اس کتاب کے پڑھنے والے اپنے والدین کی عزت و توقیر کرنا سیکھ لیں اور اُن کی نصیحت آموز باتوں پر عمل کر کے اپنے آپ کو جنت کا حق دار بنالیں!''

ڈاکٹر محمد سعید شاہد
(پروفیسر آف ایجوکیشن)
سابق چیئرمین
ڈیپارٹمنٹ آف ایلیمنٹری ایجوکیشن
انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ
پنجاب یونیورسٹی، قائد اعظم کیمپس، لاہور

22 جون 2014ء

358-جی، سنٹرل پارک ہاؤسنگ سکیم فیروز پور روڈ، لاہور

Marfat.com

WALDAIN
KI
YADOAN
KAY
DARIECHAY

A SOUVENIR

For

The PARENTS

Developed by:

Dr.Saleem Ullah Jundran